روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:48
طلوع آفتاب	06:09
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:18

آج کی حدیث

حضرت واثلہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پر اپنی خوشی ظاہر نہ کرو (یعنی اگر کسی ایسے مسلمان کو کسی مصیبت وآفت میں مبتلا دیکھو کہ جس سے تم دشمنی وعداوت رکھتے ہو تو اسکی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو) کیونکہ (ہوسکتا ہے کہ تمہاری بے جا خوشی سے ناراض ہوکر) اللہ اس پر اپنی رحمت نازل کردے (یعنی اس مصیبت سے نجات دیدے) اور تمہیں اس آفت ومصیبت میں مبتلا کردے۔'' (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 199, Sunday- 19 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۹۹ ۞ اتوار، ۱۹ر جولائی، ۲۰۲۶، ۴ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

یوکرین کا روس پر بڑا ڈرون حملہ، گودام کو نشانہ بنانے سے ۷ر افراد ہلاک

یوکرین نے روس کے تامبوف علاقے میں بڑے ڈرون حملے میں ایک لاجسٹکس گودام کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ۷ر افراد ہلاک اور ۴۹ر زخمی ہوئے۔

ماسکو: یوکرین نے روس کے مختلف علاقوں پر بڑے پیمانے پر ڈرون حملے کیے ہیں، جن میں روس کی سب سے بڑی آن لائن خوردہ کمپنی کے لاجسٹکس مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ روسی حکام کے مطابق اس حملے میں کم از کم 7 افراد ہلاک اور 49 زخمی ہوئے ہیں، جبکہ متعدد عمارتوں اور تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ روسی حکام کے مطابق تامبوف علاقے کے کوتوفسک شہر میں واقع ایک بڑے گودام پر ہونے والے حملے میں 7 ملازمین موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ یہ تمام ملازمین رات کی شفٹ میں اپنی خدمات انجام دے رہے تھے۔ اسی حملے میں 25 افراد زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر طبی امداد فراہم کی گئی۔ دوسری جانب ماسکو کے قریب الیکٹروستال میں واقع اسی کمپنی کے ایک اور گودام کو بھی نشانہ بنایا گیا، جہاں 24 افراد زخمی ہوئے۔ اس طرح دونوں حملوں میں زخمی ہونے والوں کی مجموعی تعداد 49 تک پہنچ گئی ہے۔ تامبوف کے گورنر یوگینی پیرویشوف نے بتایا کہ روسی فضائی دفاعی نظام نے حملے کے دوران 28 یوکرینی ڈرون فضا ہی میں مار گرائے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر تمام ڈرون اپنے اہداف تک پہنچ جاتے تو جانی نقصان کہیں زیادہ ہوسکتا تھا۔ حملے کے بعد گودام میں آگ لگ گئی تھی، جس پر بعد میں قابو پا لیا گیا۔ ادھر ماسکو کے نواحی علاقے نوگنسک میں ایک تیل ذخیرہ گاہ میں بھی آگ لگنے کی اطلاع ملی ہے۔ روسی حکام کے مطابق یہ آگ ایک ڈرون کے ملبے کے گرنے کے نتیجے میں بھڑکی۔ اس واقعے میں دو افراد زخمی ہوئے، جبکہ احتیاطی تدابیر کے طور پر قریبی زچگی اسپتال کو خالی کرا لیا گیا۔ روسی حکام کا کہنا ہے کہ متعلقہ تیل ذخیرہ گاہ میں پٹرول، ڈیزل اور مٹی کے تیل سمیت ہلکے پیٹرولیم مصنوعات ذخیرہ کی جاتی ہیں۔ واقعے کے بعد امدادی اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں اور نقصان کا مکمل تخمینہ لگایا جا رہا ہے۔ یوکرین کے صدر وولودی میر زیلنسکی نے حملوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کارروائیوں میں ان لاجسٹکس مراکز کو نشانہ بنایا گیا جو مبینہ طور پر ڈرون سازی اور نیوی گیشن آلات میں استعمال ہونے والے پابندی عائد شدہ پرزوں کی ترسیل کے لیے استعمال ہو رہے تھے۔ ان کے مطابق بحیرہ آزوف، بحیرہ اسود اور روس کے زیر قبضہ کریمیا میں بھی متعدد اہداف کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارروائیاں یوکرین کے شہروں اور شہری بنیادی ڈھانچے پر روسی حملوں کے جواب میں کی گئی ہیں۔ روس اور یوکرین کے درمیان فروری 2022 سے جاری جنگ میں حالیہ مہینوں کے دوران ڈرون حملوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ روس کے مغربی علاقے تامبوف میں یوکرین کے ایک بڑے ڈرون حملے کے نتیجے میں گودام (لاجسٹکس سینٹر) پر کام کرنے والے 7 افراد ہلاک اور کم از کم 24 زخمی ہوگئے ہیں۔ نشانہ بننے والی جگہ: یہ حملہ روس کی سب سے بڑی آن لائن ریٹیل اور ای کامرس کمپنی وائلڈ بیریز کے ایک بڑے لاجسٹک مرکز اور گودام پر کیا گیا۔ جانی نقصان: رات کی شفٹ کے دوران ہونے والے اس حملے میں 7 ملازمین ہلاک ہوئے جبکہ 24 سے زائد افراد زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر طبی امداد کے لیے منتقل کیا گیا۔ نقصانات اور شدت: سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیوز میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ڈرون لگنے کے بعد گودام میں بڑے پیمانے پر آگ لگ گئی اور آسمان پر کالے دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ بڑے پیمانے پر ڈرون لہر: ماسکو کے میئر اور روسی وزارت دفاع کے مطابق، یوکرین نے اس رات ماسکو ریجن اور اس کے اطراف کے علاقوں کی طرف 370 سے زائد ڈرونز فائر کیے، جن میں سے بیشتر کو فضائی دفاعی نظام نے مار گرایا۔ حالیہ مہینوں میں یوکرین کی جانب سے روس کی حدود کے اندر فوجی تنصیبات، آئل ڈپو اور رسد (لاجسٹکس) کے مراکز کو نشانہ بنانے کے واقعات میں تیزی آئی ہے۔

سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کی اہلیہ چنّما دیوے گوڑا کا انتقال، اہم سیاسی رہنماؤں کا اظہارِ تعزیت

سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کی اہلیہ چنّما دیوے گوڑا کا بنگلورو میں انتقال ہوگیا۔ وہ 89 برس کی تھیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی اور متعدد سیاسی رہنماؤں نے ان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کی اہلیہ چنّما دیوے گوڑا کا ہفتہ کے روز بنگلورو کے ایک نجی اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ وہ 89 برس کی تھیں اور گزشتہ چند روز سے سانس لینے میں دشواری کے باعث زیرِ علاج تھیں۔ اسپتال انتظامیہ کے مطابق علاج کے دوران انہیں دل کا دورہ پڑا، جس کے بعد وہ جانبر نہ ہوسکیں۔ چنّما دیوے گوڑا کو بدھ کی شب بنگلورو کے منی پال اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کی حالت میں بہتری کے آثار بھی نظر آرہے تھے، لیکن ہفتہ کی شام اچانک ان کی طبیعت بگڑ گئی اور شام تقریباً چار بجے انہوں نے آخری سانس لی۔ چنّما دیوے گوڑا، سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کی طویل سیاسی اور خاندانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی رہی تھیں۔ ان کی شادی سنہ 1954 میں ہوئی تھی اور ان کے خاندان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کے صاحبزادوں میں سابق وزیر اعلیٰ کرناٹک ایچ ڈی کمارا سوامی اور ایچ ڈی ریونا بھی شامل ہیں۔ دیوے گوڑا خاندان کو کرناٹک کی سیاست میں ایک بااثر سیاسی خاندان کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ چنّما دیوے گوڑا کے انتقال کی خبر نہایت افسوس ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحومہ اپنی سادگی، خلوص اور سماجی خدمات کے جذبے کے لیے ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے ایچ ڈی دیوے گوڑا اور ان کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کی روح کے لیے دعا کی۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں گہرے دکھ کا اظہار کیا اور دعا کی کہ خداوندِ کریم اہل خانہ کو اس ناقابلِ تلافی نقصان کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے بھی چنّما دیوے گوڑا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہایت مضبوط شخصیت کی مالک تھیں، جنہوں نے زندگی کے نشیب وفراز کا ثابت قدمی سے سامنا کیا اور اپنے خاندان کو ہمیشہ یکجا رکھا۔

ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دوں گا

ٹی ایم سی چھوڑ کر جا چکے لیڈران کو ابھیشیک بنرجی کا کھلا آفر

ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ ''جو لوگ پارٹی چھوڑ کر آج مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں، یا مجھ پر الزامات عائد کر رہے ہیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دیدی کے پاس واپس آ جائیں۔'' ایک طرف ہفتہ (18 جولائی) کو مغربی بنگال میں ٹی ایم سی رہنما ابھیشیک بنرجی کے دفتر پر بلڈوزر کی کارروائی ہوئی ہے، تو دوسری طرف انہوں نے پارٹی میں پھوٹ کے بعد ایک گروپ کے نشانے پر آنے والے لیڈران کو چیلنج کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے ممتا بنرجی کے پاس واپس لوٹنے کو کہا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو وہ خود ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دیں گے۔ ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ جو لوگ پارٹی چھوڑ کر آج مجھے برا بھلا کہہ رہے ہیں، یا مجھ پر الزامات عائد کر رہے ہیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دیدی کے پاس واپس آ جائیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو میں ایک گھنٹے کے اندر پارٹی سے استعفیٰ دے دوں گا، لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے بی جے پی کے ساتھ ڈیل کی ہے۔ پارٹی چھوڑو، باغی گروپ یا بی جے پی میں شامل ہو جاؤ، ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر ایجنسیوں سے تحفظ حاصل کرو، اور پھر ابھیشیک بنرجی پر الزامات عائد کرو اور انہیں برا بھلا کہو۔ اس کے علاوہ ابھیشیک بنرجی نے کہا ہے کہ ''ہر کسی کو اپنا فیصلہ لینے اور جہاں چاہے وہاں جانے کا پورا حق ہے۔ لیکن اگر کوئی ای ڈی کا سمن ملتے ہی پالا بدل لیتا ہے، تو صاف ہے کہ وہ لڑنا نہیں چاہتے۔ وہ ڈرے ہوئے ہیں، اور صرف خوفزدہ لوگ ہی ہار مانتے ہیں۔'' ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ مجھے بھی ای ڈی نے سمن بھیجا ہے، لیکن میں بھاگا نہیں ہوں۔ مجھے تقریباً 10 بار بلایا گیا۔ سی بی آئی، ایس ٹی ایف اور ریاستی پولیس نے بھی مجھے سمن بھیجا ہے۔ میرے خلاف 20 سے 30 ایف آئی آر درج ہیں، مجھے خود ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔ میں نے ہائی کورٹ سے اپیل کی ہے کہ ڈی جی پی سے میرے خلاف درج تمام ایف آئی آر کی لسٹ مانگی جائے۔

عامر خان کو بشنوئی گینگ سے دھمکی ملنے کے بعد ممبئی کرائم برانچ الرٹ، سیکورٹی میں کیا گیا اضافہ

بشنوئی گینگ لوگوں کو دھمکی دے کر صرف وصولی کی کوشش کرتا ہے، ہماری پولیس ایسے معاملات میں فوری ایکشن لیتی ہے۔

یوگیش کدم نے بتایا کہ ''ہم نے عامر خان کے گھر پر پولیس کی نگرانی بڑھا دی ہے۔ بشنوئی گینگ لوگوں کو دھمکی دے کر صرف وصولی کی کوشش کرتا ہے، ہماری پولیس ایسے معاملات میں فوری ایکشن لیتی ہے۔'' بالی ووڈ کے معروف اداکار عامر خان کو لارنس بشنوئی گینگ کی طرف سے دھمکی ملنے کے بعد ممبئی کرائم برانچ الرٹ ہوگئی ہے۔ کرائم برانچ نے عامر خان کی ٹیم سے بات چیت کی۔ ممبئی کرائم برانچ بنیادی طور پر یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ یہ دھمکی عامر خان یا ان کی ٹیم کو براہ راست ملی ہے یا پھر سوشل میڈیا یا خبروں کے ذریعہ ہی جانکاری ہی ملی ہے۔ رپورٹس کے مطابق عامر خان یا ان کی ٹیم کی طرف سے پولیس سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اب تک کوئی شکایت درج کرائی گئی ہے۔ دوسری جانب مہاراشٹر کے وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم نے بتایا کہ انہیں بھی اس بات کی اطلاع سوشل میڈیا کے ذریعہ ملی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ عامر خان یا ان کی ٹیم کی طرف سے اب تک کوئی شکایت درج نہیں کروائی گئی ہے، لیکن پولیس نے ازخود نوٹس لیتے ہوئے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ یوگیش کدم کے مطابق عامر خان کو پہلے سے ہی سیکورٹی ملی ہوئی ہے (ایک پولیس اہلکار ساتھ میں ہے)، لیکن اس واقعے کے بعد ان کی سیکورٹی کا جائزہ لے کر ضرورت کے مطابق اسے مزید بڑھایا جائے گا۔ ہم نے ان کے گھر پر پولیس کی نگرانی بڑھا دی ہے۔ بشنوئی گینگ لوگوں کو دھمکی دے کر صرف وصولی کی کوشش کرتا ہے، ہماری پولیس ایسے معاملات میں فوری ایکشن لیتی ہے۔ یوگیش کدم نے مزید بتایا کہ انمول (گینگسٹر لارنس بشنوئی کا چھوٹا بھائی) کو جلد ہی ہندوستان واپس لایا جائے گا۔ ان کے مطابق عامر خان بھی اس وقت ہندوستان میں نہیں ہیں۔ واپس آنے کے بعد ان سے رابطہ کیا جائے گا۔ کسی کو بھی اس بات پر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ممبئی پولیس ہر لحاظ سے قابل ہے، وہ ابھی معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ دھمکی ان کی حالیہ شادی اور اس سے متعلق ذاتی فیصلے کو لے کر دی گئی ہے، جسے دھمکی دینے والوں نے ثقافتی اور مذہبی اقدار کے خلاف قرار دیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

احمد آباد: پٹاخہ فیکٹری میں شدید دھماکہ، آگ لگنے کے سبب ۸ر لوگوں کی موت، وزیر اعظم مودی کا اظہار افسوس

آر اے ایف 100 کے کمانڈنٹ آفیسر رتول داہ نے بتایا کہ دوپہر 3:24 بجے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس کے فوراً بعد کوئیک ری ایکشن ٹیم، ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ گجرات کے احمد آباد میں ہفتہ (18 جولائی) کو غیر قانونی طور پر چلنے والی پٹاخوں کی ایک فیکٹری میں ہولناک دھماکہ ہوگیا۔ یہ حادثہ رامول-گاتراڈ روڈ نہر کے کنارے کھلے میدان میں چلنے والی ایک یونٹ میں پیش آیا۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ آس پاس کے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ پولیس کے مطابق ابتدائی طور پر 2 افراد کی موت کی اطلاع ملی تھی، لیکن امدادی اور بچاؤ کی کارروائی آگے بڑھنے پر ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 8 ہوگئی۔ اس حادثے میں 8 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے قریبی اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ اور بچاؤ کی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پا لیا۔ افسران نے بتایا کہ فی الحال صورتحال قابو میں ہے۔ پولیس نے کہا کہ فیکٹری غیر قانونی طور پر چلائی جا رہی تھی۔ اس معاملے میں غیر ارادتاً قتل سے متعلق دفعات اور دھماکہ خیز مواد ایکٹ کے تحت معاملہ درج کیا جائے گا۔ دھماکے کی وجوہات کا پتہ لگانے اور حفاظتی قوانین کی خلاف ورزی کی جانچ کے لیے فارنزک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) سمیت دیگر تحقیقاتی اداروں کی ٹیموں کو موقع پر بلایا گیا ہے۔ جوائنٹ پولیس کمشنر جے پال سنگھ راٹھور نے بتایا کہ پولیس، احمد آباد میونسپل کارپوریشن اور 108 ایمبولینس سروس کی ٹیموں نے فوری طور پر امدادی اور بچاؤ کی کارروائی شروع کی۔ زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ اب تک 8 افراد کی موت کی تصدیق ہوچکی ہے، جبکہ 8 سے زائد افراد زخمی ہیں۔ کچھ زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ آر اے ایف 100 کے کمانڈنٹ آفیسر رتول داہ نے بتایا کہ دوپہر 3:24 بجے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس کے فوراً بعد کوئیک ری ایکشن ٹیم، ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ بچاؤ کی کارروائی کے دوران کئی لاشیں اور زخمی افراد جائے وقوعہ سے تقریباً 50 میٹر دور آس پاس کے کھیتوں میں بکھرے ہوئے ملے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا اور ہلاک ہونے والوں کی لاشیں بھی اسپتال پہنچائی گئیں۔ پولیس اب اس بات کی جانچ کر رہی ہے کہ فیکٹری کے مالکان کے پاس قانونی لائسنس تھا یا نہیں۔ اگر کوئی بے ضابطگی یا قانون کی خلاف ورزی پائی گئی، تو ایف آئی آر درج کر کے متعلقہ افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ریسکیو اور سرچ آپریشن اب بھی جاری ہے اور تحقیقات کے بعد ہی حادثے کی اصل وجوہات کا پتہ لگایا جائے گا۔ دوسری جانب وزیر اعظم نریندر مودی نے پٹاخہ فیکٹری میں پیش آنے والے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''گجرات کے احمد آباد میں پٹاخوں کی ایک فیکٹری میں حادثے کے باعث قیمتی جانوں کے ضیاع پر شدید دکھ ہوا ہے۔ دکھ کی اس گھڑی میں میری ہمدردیاں غمزدہ خاندانوں کے ساتھ ہیں۔ زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔ مقامی انتظامیہ متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کر رہی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا کہ ''وزیر اعظم کے قومی امدادی فنڈ (پی ایم این آر ایف) سے ہر مرنے والے کے لواحقین کو 2 لاکھ روپے کی مالی امداد دی جائے گی، جبکہ ہر زخمی کو 50,000 روپے دیے جائیں گے۔''

لکھنؤ میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس

مولانا ارشد مدنی کا نفرت کے ماحول کے خلاف ملک گیر مہم کا اعلان

لکھنؤ میں ہندو مسلم اتحاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ارشد مدنی نے فرقہ واریت اور نفرت کے خلاف ملک گیر مہم کا اعلان کیا۔ مقررین نے ملک میں انصاف، بھائی چارے اور آئینی اقدار کے تحفظ پر زور دیا۔ لکھنؤ میں جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر اہتمام منعقدہ ہندو مسلم اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے ملک میں بڑھتی ہوئی نفرت اور فرقہ واریت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند محبت، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کر رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمعیۃ علماء ہند ایک مذہبی اور سماجی تنظیم ہے، اس کا سیاست یا انتخابی عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں میں نفرت کی سیاست نے ملک کے سماجی ماحول کو شدید متاثر کیا ہے اور اس کے اثرات نہ صرف مسلمانوں بلکہ پورے معاشرے پر مرتب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نفرت کی ان آندھیوں میں محبت کے چراغ روشن کرنے کے عزم کے ساتھ میدان میں اتری ہے اور اس مہم میں ہر انصاف پسند شہری کو شامل ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق ملک میں پائیدار تبدیلی اسی وقت ممکن ہے جب مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے ہم خیال افراد متحد ہو کر نفرت اور تعصب کے خلاف آواز بلند کریں۔ انہوں نے تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آزادی کی جدوجہد میں علماء نے نمایاں کردار ادا کیا اور ملک کے اتحاد وسالمیت کے لیے قربانیاں پیش کیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ مذہب سے بالاتر ہو کر انسانیت کی بنیاد پر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کیرالا کے سیلاب متاثرین کی امداد اور آسام میں شہریت کے مسئلے سے متعلق قانونی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم نے بلا امتیاز تمام ضرورت مندوں کی مدد کی ہے۔ مولانا مدنی نے تعلیمی نظام میں مسلسل پیپر لیک کے واقعات پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لاکھوں طلبہ کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے اور ایسے کمزور نظام کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق تنازع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر نقشہ کی منظوری سے متعلق کوئی قانونی مسئلہ ہو تو اس کا حل قانونی اور انتظامی طریقے سے نکالا جانا چاہیے اور اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ ہزاروں طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہنومان سنکٹ موچن مندر، بنارس کے مہنت ڈاکٹر بشمبر ناتھ مشرا نے کہا کہ ملک کی آزادی میں تمام مذاہب کے لوگوں کی قربانیاں شامل ہیں اور اس مٹی کو کسی بنیاد پر تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

آئی ایم ڈی الرٹ کے بعد امرناتھ یاترا کے

دونوں راستے ۱۹ر جولائی سے عارضی طور پر بند

کشمیر کے ڈویژنل کمشنر انشل گرگ نے بتایا کہ ''ہندوستانی محکمہ موسمیات نے آنے والے کچھ دنوں میں شدید بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور اچانک سیلاب کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔'' ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی جانب سے خراب موسم کی وارننگ جاری کیے جانے کے بعد جموں وکشمیر انتظامیہ نے احتیاطاً بڑا اقدام اٹھایا ہے۔ زائرین کی حفاظت اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے سالانہ 'شری امرناتھ یاترا' کو 19 جولائی، 2026 سے پہلگام اور بالتال دونوں راستوں سے عارضی طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ کشمیر کے ڈویژنل کمشنر انشل گرگ نے ہفتے کے روز اس فیصلے کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستانی محکمہ موسمیات نے آنے والے کچھ دنوں میں شدید بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور اچانک سیلاب کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ اس وجہ سے اتوار، 19 جولائی سے بالتال اور نونوان/ چندن واڑی (پہلگام) دونوں ہی بیس کیمپوں سے کسی بھی عقیدت مند کو مقدس غار کی طرف آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انتظامیہ نے کہا کہ موسم میں بہتری اور یاترا کے راستوں کی حفاظت کا جائزہ لینے کے بعد ہی یاترا دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ عقیدت مندوں سے انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ انتظامی افسران کے مطابق یہ معطلی مکمل طور پر ایک احتیاطی اقدام ہے تاکہ پہاڑی راستوں پر عقیدت مندوں کو موسم کی وجہ سے پیدا ہونے والے کسی بھی خطرے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ موسم صاف ہونے اور پورے یاترا روٹ کی حفاظت کا جامع جائزہ لینے کے بعد ہی یاترا کو دوبارہ بحال کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ یاترا کے دوبارہ آغاز کے سلسلے میں جلد ہی تازہ ترین اپ ڈیٹ جاری کی جائے گی۔ انتظامیہ نے تمام زائرین سے اپیل کی ہے کہ وہ موسم کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے آفیشیل گائیڈ لائنز پر عمل کریں اور حفاظتی انتظامات میں تعاون کریں۔ واضح رہے کہ موجودہ امرناتھ یاترا کے دوران اب تک 3.7 لاکھ سے زیادہ زائرین مقدس غار میں بابا برفانی کے درشن کر چکے ہیں۔

ہماچل پردیش میں ۲۲ر جولائی تک موسلا دھار بارش کا الرٹ، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب کا خطرہ

ہماچل پردیش میں ۲۲ر جولائی تک شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ کئی اضلاع میں لینڈ سلائیڈنگ، اچانک سیلاب اور آبی ذخائر میں پانی کی سطح بڑھنے کا خدشہ ہے

شملہ: محکمہ موسمیات نے ہماچل پردیش میں 18 سے 22 جولائی تک شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ کے مطابق آئندہ پانچ دنوں کے دوران ریاست کے متعدد اضلاع میں موسلا دھار بارش ہونے کا امکان ہے، جس کے باعث لینڈ سلائیڈنگ، اچانک سیلاب، آبی ذخائر میں پانی کی سطح میں اضافے اور سڑکوں کی بندش جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 18 جولائی کو چمبہ، کانگڑا اور منڈی اضلاع میں شدید بارش متوقع ہے جبکہ کلو میں درمیانی سے شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ 19 جولائی کو بارش کی شدت میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ اس روز کانگڑا، شملہ اور منڈی میں شدید سے انتہائی شدید بارش ہوسکتی ہے، جبکہ چمبہ، کلو، ہمیر پور اور سرمور میں شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اونا، بلاس پور اور سولن میں بھی درمیانی سے شدید بارش کا امکان ہے۔ 20 اور 21 جولائی کو صورت حال مزید سنگین ہوسکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے چمبہ، کانگڑا، منڈی اور سرمور میں انتہائی شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ اس کے علاوہ کلو، شملہ، ہمیر پور، بلاس پور اور اونا سمیت کئی اضلاع میں شدید سے انتہائی شدید بارش ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ قبائلی اضلاع کنور اور لاہول و اسپتی میں بھی درمیانی سے شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ 22 جولائی کو کانگڑا، منڈی، سرمور اور شملہ میں شدید بارش کا سلسلہ برقرار رہنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ مسلسل بارش کے باعث حساس علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ، مٹی کے تودے گرنے، اچانک سیلاب، زمین دھنسنے اور نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کے واقعات پیش آ سکتے ہیں۔ دریاؤں، ندی نالوں اور دیگر آبی ذخائر میں پانی کی سطح تیزی سے بلند ہونے سے قریبی علاقوں کو خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ کمزور عمارتوں اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچنے کے ساتھ باغبانی اور کھڑی فصلوں پر بھی منفی اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔ محکمہ نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ لینڈ سلائیڈنگ اور اچانک سیلاب کے خطرے والے علاقوں میں جانے سے گریز کریں، دریاؤں اور ندی نالوں سے محفوظ فاصلہ برقرار رکھیں اور ٹریکنگ سمیت دیگر بیرونی سرگرمیوں کو وقتی طور پر ملتوی کر دیں۔ گاڑی چلانے والوں کو محتاط رہنے اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ٹریفک ہدایات پر عمل کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ موسم سے متعلق تازہ اطلاعات پر نظر رکھیں اور کسی بھی ہنگامی صورت حال میں مقامی انتظامیہ کے احکامات پر فوری عمل کریں۔ ہماچل پردیش میں انڈین میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ (IMD) نے ۲۳ر جولائی تک شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔

ممبئی تمام زیر تعمیر سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (STPs) کو

مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جانا چاہیے: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سمندر میں خارج ہونے والے پانی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن ورلی، دھاراوی، باندرہ، گھاٹ کوپر، بھنڈوپ، ورسووا اور ملاڈ میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (STPs) تعمیر کر رہی ہے۔ زیر تعمیر ان 7 منصوبوں کی کل پروسیسنگ کی گنجائش 464,2 ملین لیٹر یومیہ (MLD) ہے۔ کولابا میں 37 ایم ایل ڈی کی صلاحیت کے ساتھ ایک ایس ٹی پی تعمیر کیا گیا تھا اور اپریل 2020 میں آپریشنل ہو گیا تھا۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ہدایت دی کہ تمام زیر تعمیر ایس ٹی پیز پر کام مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ فوری طور پر کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملاڈ ایس ٹی پی میں تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے اور وہاں کی پیشرفت تسلی بخش ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے آج صبح (18 جولائی 2026) ملاڈ ایس ٹی پی کے جاری تعمیراتی کام کا ذاتی طور پر معائنہ کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے پراجیکٹ کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات اور ہدایات جاری کیں ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، مقامی کارپوریٹر قمر جہاں صدیقی، ڈپٹی کمشنر (زون- 4) ڈاکٹر بھاگیہ شری کاپسے، ڈپٹی کمشنر (کمشنر آفس) پرشانت گائیکواڑ، ڈپٹی کمشنر (انجینئرنگ) ششانک بھورے، چیف انجینئر (ممبئی سیوریج ڈسپوزل پروجیکٹ) (انچارج) شری اشوک مینگڑے، اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ شروع میں بھیڈے نے ملاڈ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کے سول، مکینیکل اور الیکٹریکل انجینئرنگ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے پروجیکٹ کے مختلف اجزاء کی موجودہ صورتحال، کام کی پیشرفت، معیار کے معیار اور باقی کاموں کی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات جمع کیں۔ انہوں نے مشینری اور برقی نظام کی تنصیب، پروسیسنگ یونٹس کی کارکردگی اور حفاظتی اقدامات کا معائنہ کیا۔ مزید برآں، انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت کی کہ وہ ہر مرحلے پر معیار کے معیارات پر سختی سے عمل کرتے ہوئے پراجیکٹ کو مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنے کے لیے ضروری منصوبہ بندی کو یقینی بنائیں۔ بھیڈے نے 501,2 ملین لیٹر یومیہ (MLD) کی مشترکہ صلاحیت کے ساتھ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کی موجودہ آپریشنل حالت کا بھی جائزہ لیا۔ جن میں ملاڈ (454 MLD)، ورلی (MLD500)، بھنڈوپ (215 MLD)، باندرہ (MLD 360)، دھاراوی (MLD418)، گھاٹکوپر (ایم ایل ڈی)، ایم ایل ڈی (MLD(MLD)، اور Colaba 37) MLD) بی ایک کمپیوٹر پریزنٹیشن کے ذریعے۔ انہوں نے تمام ٹھیکیداروں کو ہدایت کی کہ وہ کام کو اعلیٰ معیار اور مقررہ مدت کے اندر انجام دیں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے بتایا کہ ممبئی سیوریج ڈسپوزل پروجیکٹ ڈپارٹمنٹ نے جولائی 2022 سے 454 ایم ایل ڈی صلاحیت والے ملاڈ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (زمین کی بہتری کے کاموں سمیت) کے ڈیزائن، تعمیر، اور آپریشن اور دیکھ بھال کا کام شروع کیا ہے۔ ڈیزائن اور تعمیر کا مرحلہ چھ سال پر محیط ہے، اس کے بعد آپریشن اور دیکھ بھال کی مدت پندرہ سال ہے۔ اس پروجیکٹ کے لیے سیکوینشل بیچ ری ایکٹر (SBR) ٹیکنالوجی تجویز کی گئی ہے۔ اس سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ میں روزانہ 454 ملین لیٹر سیوریج کو سیکنڈری ٹریٹمنٹ کیا جائے گا۔ اس میں سے 227 ملین لیٹر بعد میں ترتیری علاج سے گزریں گے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن ایوان میں کارپوریٹروں کیلئے نشستیں دستیاب

کارپوریٹروں یا شہریوں نے نشستوں سے متعلق بدانتظامی یا دشواری کی کوئی شکایت نہیں کی؛ آر ٹی آئی میں بی ایم سی کی تردید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گزشتہ تین برسوں میں ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے مرکزی ایوان میں کارپوریٹروں کے نشستوں کو لے کر شہری یا اراکین کی طرف سے ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں پچھلے پانچ سالوں کے دوران ہال میں بیٹھنے کی ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ یہ معلومات حق (آر ٹی آئی) ایکٹ 2005 کے تحت حاصل کردہ اعداد و شمار کے ذریعہ سامنے آئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایوان میں کارپوریٹروں کے بیٹھنے کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوتاہی کے بارے میں انتظامیہ کو کوئی شکایت درج نہیں کرائی گئی ہے۔ آر ٹی آئی کارکن انل گلگلی نے میونسپل کارپوریشن کے ہال میں بیٹھنے کے انتظامات سے متعلق مختلف پہلوؤں پر معلومات مانگی تھیں۔ یہ تفصیلات ایگزیکٹو انجینئر (ہیڈ کوارٹرز) کے دفتر کی جانب سے فراہم کردہ جواب میں سامنے آئیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ممبئی میونسپل کارپوریشن ہال میں فی الحال کل 237 نشستیں دستیاب ہیں۔ ان میں 227 منتخب کارپوریٹروں اور 10 نامزد کارپوریٹروں کے لیے نشست کے انتظامات شامل ہیں۔ کارپوریشن نے یہ بھی واضح کیا کہ پچھلے پانچ سالوں میں بیٹھنے کے اس انتظام میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ انیل گلگلی نے اپنی درخواست میں کارپوریٹروں، عہدیداروں، میڈیا کے نمائندوں، سامعین اور دیگر افراد کے بیٹھنے کی درجہ بندی کے بارے میں بھی تفصیلات طلب کی تھیں۔ وہ تاریخ جس کے بعد سے موجودہ انتظام نافذ ہے اور پچھلے پانچ سالوں میں کی گئی کسی بھی تبدیلی کی تفصیلات فراہم کی گئی۔ تاہم، کارپوریشن نے اپنے جواب میں کہا کہ یہ معاملات متعلقہ محکمے کے دائرہ کار میں نہیں آتے، اس لیے ان سے متعلق معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ مزید برآں، بیٹھنے کے انتظامات سے متعلق شہریوں یا ممبران کی طرف سے درج کردہ کسی بھی شکایت کے بارے میں تفصیلات طلب کی گئیں۔ جواب میں، کارپوریشن نے واضح کیا کہ پچھلے تین سالوں میں سیٹنگ لے آؤٹ سے متعلق ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی نے تبصرہ کیا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن ہال شہر کے اعلیٰ ترین جمہوری فیصلہ سازی کے عمل کا مرکز ہے۔ اس تناظر میں، اس کے بیٹھنے کے انتظامات، صلاحیت اور انتظامی سیٹ اپ کے بارے میں معلومات عام کرنا شفافیت کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

ممبئی میں اے ٹی ایم فراڈ کرنے والے گروہ کا پردہ فاش

دو خواتین سمیت ۳/ ملزمان گرفتار

ممبئی: (قمر انصاری) ممبئی پولیس نے اے ٹی ایم (ATM) مشین سے دھوکہ دہی کرنے والے ایک سرگرم گروہ کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے دو خواتین سمیت تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گروہ اے ٹی ایم مشین میں چالاکی سے پلاسٹک کی پٹی لگا کر صارفین کے پیسے غائب کر دیتا تھا۔ ان تمام کو ممبئی کے بھانڈوپ علاقے سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ممبئی پولیس کمشنر شری دیوین بھارتی، جوائنٹ سی پی شری منوج کمار شرما اور ایڈیشنل سی پی دھننجے کلکرنی کی ہدایات پر اس کارروائی کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ ڈی سی پی شری ابھے سنگھ دیشمکھ کی قیادت میں اے سی پی اے جے جوشی، بھانڈوپ کی سینئر پولیس انسپکٹر (Spi) سپنا کھیر ساگر، پی آئی نتن چوان اور اے پی آئی مدنے کی ٹیم نے مستعدی دکھاتے ہوئے اس گروہ کو دبوچ لیا۔ پولیس کے مطابق یہ گروہ انتہائی شاطرانہ انداز میں وارداتوں کو انجام دیتا تھا: پلاسٹک پٹی کا جال: ملزمان سب سے پہلے اے ٹی ایم مشین کے کیش نکلنے والے سلاٹ (ڈسپنسر) میں ایک باریک پلاسٹک کی پٹی چپکا دیتے تھے۔

صارف کا انتظار: پٹی لگانے کے بعد ملزمان اے ٹی ایم بوتھ کے آس پاس ہی کھڑے ہو کر کسی گاہک کے آنے کا انتظار کرتے تھے۔ پیسے پھنس جانا: جب کوئی صارف پیسے نکالنے آتا، تو مشین سے کیش تو باہر آتا تھا لیکن پلاسٹک پٹی کی وجہ سے وہ اندر ہی پھنس جاتا تھا۔ صارف کو لگتا تھا کہ کوئی تکنیکی خرابی ہے اور وہ پریشان ہو کر بغیر پیسے لیے وہاں سے چلا جاتا تھا۔ کیش لے کر فرار: جیسے ہی صارف اے ٹی ایم سے باہر جاتا، یہ گروہ فوری طور پر اندر داخل ہوتا اور پلاسٹک کی پٹی ہٹا کر پھنسے ہوئے پیسے نکال کر رفو چکر ہو جاتا تھا۔ پولیس کے مطابق، گزشتہ چند دنوں سے یہ گروہ علاقے میں کافی سرگرم تھا اور کئی لوگوں کو اپنا شکار بنا چکا تھا۔ پولیس اب ملزمان سے پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ انہوں نے اب تک کتنے اے ٹی ایمز کو نشانہ بنایا ہے اور کل کتنی رقم کی ٹھگی کی ہے۔ پولیس کی اپیل: پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اے ٹی ایم سے پیسے نکالتے وقت کیش سلاٹ کو دھیان سے دیکھیں۔ اگر پیسے نہ نکلیں یا کوئی مشکوک چیز نظر آئے تو فوری طور پر بینک یا پولیس کو مطلع کریں۔

ووٹر لسٹوں کے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) میں شدت پیدا کریں: میونسپل کمشنر

۲۶/ ممبئی شمالی لوک سبھا حلقہ کے لیے اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن افسران کے کام کا جائزہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ممبئی کے علاقے میں ووٹر لسٹوں کے لیے خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) پروگرام شروع کیا ہے۔ تاہم، اس پروگرام کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے، مجموعی ورک فلو کو تیز کرنا بہت ضروری ہے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ انہوں نے یہ ریمارکس آج (18 جولائی 2026) لبرٹی گارڈن، ملاڈ کے ممبئی پبلک اسکول میں 26 ممبئی شمالی لوک سبھا حلقہ کے لیے اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن افسران کے کام کے سلسلے میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران کہی میٹنگ میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (ای آر اوز)، اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز اور دیگر موجود تھے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے بتایا کہ ممبئی میں اسپیشل انٹینسیو نظر ثانی کا کام کچھ دن پہلے شہر میں ہونے والی شدید بارش سے متاثر ہوا تھا۔ آنے والے دنوں میں مزید بارش کے امکان کے ساتھ، گھر گھر دوروں اور ڈیجیٹلائزیشن کے عمل کو تیز کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے سب کو ہدایت کی کہ مقررہ وقت میں تفویض کردہ کاموں کو مکمل کریں۔ ابھیجیت بانگر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) نے کہا کہ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی سے متعلق کام کو مقررہ وقت کے اندر اور مقررہ مدت میں مکمل کیا جانا چاہیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تمام اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن افسران کو بیک وقت گنتی کے فارموں کی تقسیم اور ڈیجیٹائزیشن کے عمل کو تیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جبکہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اس کام کے لیے توسیع کی منظوری دے دی ہے، اس کے لیے کسی کے والدین کے محکمے میں فرائض اور مستقبل قریب میں ممکنہ بارش جیسے عوامل کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ مسٹر بنگر نے اس بات پر زور دیا کہ گھر گھر دوروں اور ڈیجیٹائزیشن کے عمل کو اضافی گھنٹے کام کر کے اور جب بھی ضروری ہو چھٹیوں پر مکمل کیا جانا چاہئے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ پوری مشق کو موثر طریقے سے اور مقررہ مدت کے اندر انجام دیا جائے۔ میونسپل کمشنر نے انتخابی فہرستوں کی شفافیت اور درستگی کو یقینی بنانے کے لیے ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی کی مہم میں تیزی لانے اور اسے مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی سخت ہدایت دی ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد ووٹر لسٹوں کو خامیوں سے پاک کرنا اور تمام اہل شہریوں کا اندراج یقینی بنانا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل اہم اقدامات اور ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جمع کیے گئے فارموں کو فوری طور پر آن لائن پورٹل پر اپ لوڈ اور ڈیجیٹلائز کرنے کی رفتار بڑھانے کی تاکید کی گئی ہے۔

اے پی سی آر کا دفتر بلارڈ اسٹیٹ ممبئی میں منتقل

افتتاح میں معروف قانون داں، سماجی کارکنان اور معززین شہر نے شرکت کی

ممبئی: اے پی سی آر بے آواز طبقہ کی آواز ہے، یہ انسانی حقوق کے تحفظ اور انصاف کے حصول کی ایک تنظیم ہے۔ یہ باتیں جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے کہی، اور موقع تھا بلارڈ اسٹیٹ ممبئی کے ریکس چیمبر میں شہری حقوق کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنے والی نمائندہ تنظیم اے پی سی آر (ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس) مہاراشٹر کے نئے دفتر کے افتتاح کا۔ اے پی سی آر کے دفتر کے افتتاح کی تقریب میں ملک کے ممتاز قانون داں اور اس برادری سے تعلق رکھنے والوں کی بڑی تعداد، انسانی حقوق کے کارکنان اور سماجی و مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ خصوصی طور پر جسٹس ابھیئے تھپسے، سینئر ایڈوکیٹ مہیر دیسائی، ایڈوکیٹ گایتری سنگھ، پروفیسر وجے راگھون، جماعت اسلامی مہاراشٹر کے حلقہ سکریٹری ظفر انصاری، ایڈوکیٹ روی پی جادھو، ایڈوکیٹ کنال پھولے، سندھیا گوکھلے، مولانا اقبال چونا والا، فادر ایس۔ ایم۔ مائیکل، ڈولفی ڈیسوزا اور دیگر معززین و سماجی کارکنان نے شرکت کی۔ اے پی سی آر مہاراشٹر کے سکریٹری شاکر شیخ نے بتایا کہ پہلے اے پی سی آر کا دفتر کرلا میں تھا جہاں متاثرین اور وکلا کو پہنچنے میں کافی پریشانیوں کا سامنا تھا نیز وقت بھی کافی لگتا تھا۔ بلارڈ اسٹیٹ سی ایس ٹی میں دفتر کی منتقلی کی وجہ سے ہمیں مظلوموں کی دادرسی کرنے اور انہیں قانونی امداد پہنچانے میں آسانی رہے گی۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس مظلوں اور بے گناہوں کی لڑائی اور قوت کے ساتھ لڑے گی۔ انہوں نے عوام اور سماجی و انسانی حقوق کے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ ان کی جانب سے برابر تعاون مل رہا ہے۔ دفتر کے افتتاح میں سپریم کورٹ کے وکیل یوسف حاتم مچھالہ اور اے پی سی آر کے قومی سکریٹری ندیم خان بھی شریک تھے۔

جوہر یونیورسٹی کے حوالے سے

حکومت اتر پردیش سے منصفانہ اور آئینی فیصلہ کرنے کی اپیل

گوونڈی/ممبئی: تحریک علماء اہل سنت، گوونڈی، ممبئی کے جنرل سکریٹری قاری عبدالرحمٰن ضیائی نے محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق حالیہ پیش رفت پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومتِ اتر پردیش سے اپیل کی ہے کہ اس حساس معاملے میں ہر فیصلہ آئینِ ہند، قانون اور عدالتی تقاضوں کے مطابق کیا جائے، تاکہ انصاف، شفافیت اور عوامی اعتماد برقرار رہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ تعلیمی ادارے قوموں کی علمی، فکری اور سماجی ترقی کا بنیادی ستون ہوتے ہیں۔ ایسے اداروں سے متعلق کسی بھی فیصلے میں ہزاروں طلبہ، اساتذہ اور ملازمین کے مستقبل کو بھی مدنظر رکھنا ناگزیر ہے۔ اگر کسی معاملے میں قانونی اعتراضات موجود ہوں تو ان کا حل قانون اور عدالت کے دائرے میں تلاش کیا جانا چاہیے، نہ کہ ایسے اقدامات سے جن سے بے چینی اور بداعتمادی پیدا ہو۔ قاری عبدالرحمٰن ضیائی نے مزید کہا کہ گزشتہ کچھ عرصے سے ملک کے مختلف حصوں، بالخصوص اتر پردیش میں قدیم درگاہوں، مساجد، مدارس اور قبرستانوں کے خلاف بلڈوزر کارروائیوں کی خبریں بھی انتہائی تشویشناک ہیں۔ جو عبادت گاہیں، دینی ادارے اور قبرستان کئی دہائیوں بلکہ بعض مقامات پر صدیوں سے قائم ہیں، وہ اچانک غیر قانونی کیسے قرار دیے جا سکتے ہیں؟ اگر کسی جگہ قانونی یا انتظامی نوعیت کا کوئی تنازع موجود ہے تو اس کا فیصلہ عدالتی اور قانونی طریقۂ کار کے مطابق ہونا چاہیے، تاکہ کسی بھی فریق کے ساتھ ناانصافی کا تاثر پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا آئین تمام شہریوں کو مساوات، مذہبی آزادی اور قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہی تقاضا ہے کہ تمام مذہبی و تعلیمی اداروں کے معاملات میں بھی قانون کا یکساں اور غیر جانبدارانہ نفاذ ہو، اور کسی بھی کارروائی سے قبل متعلقہ فریق کو اپنا موقف پیش کرنے کا مکمل موقع دیا جائے۔ قاری عبد الرحمٰن ضیائی نے حکومتِ اتر پردیش سے مؤدبانہ گزارش کی کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی سمیت تمام مذہبی، تعلیمی اور تاریخی اداروں کے معاملات میں آئینی اصولوں، عدالتی رہنمائی، تاریخی ریکارڈ اور قانونی تقاضوں کی مکمل پاسداری کو یقینی بنایا جائے، تاکہ انصاف ہوتا ہوا بھی نظر آئے اور ملک کے جمہوری و آئینی وقار پر عوام کا اعتماد مزید مستحکم ہو۔ انہوں نے ملک کے تمام علماء، دانشوروں، وکلاء، سماجی کارکنوں اور انصاف پسند شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے انصاف، مذہبی آزادی اور تعلیمی اداروں کے تحفظ کے لیے پُرامن اور متحد آواز بلند کریں۔ یہ اپیل ناظم شعبہ نشر و اشاعت تحریک علماء اہل سنت، گوونڈی، ممبئی نے کی ہے۔

بی ایم سی صحت کی مشینری کو مانسون کے موسم میں مریضوں کی دیکھ بھال کیلئے

ہمیشہ تیار اور مضبوط رہنا چاہیے زیادہ خطرے والے علاقوں پر توجہ مرکوز کریں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مانسون کے موسم کے پیش نظر، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی صحت کی مشینری کو مستقل طور پر تیار رہنا چاہیے اور مریضوں کی دیکھ بھال کی فراہمی کے لیے انتہائی قابل ہونا چاہیے۔ پراجکتا ورمالاونگارے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہدایات جاری کیں کہ تمام ضروری احتیاطی اقدامات کو تمام اسپتالوں میں مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ آج (18 جولائی 2026) پراجکتا ورما-لاونگرے نے جوگیشوری (مشرق) میں ہندو ہردائیسمرت بالاصاحب ٹھاکرے ٹراما کیئر میونسپل اسپتال کا دورہ کیا اور صحت سے متعلق مختلف امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے زونل ڈپٹی کمشنرز اور تمام اسسٹنٹ کمشنرز کو ہدایت کی کہ وہ ہر وارڈ کے لیے صحت سے متعلق ترجیحات کا تعین کرنے کے لیے محکمہ صحت کے افسران اور عملے کے ساتھ رابطہ کریں۔ انہوں نے انہیں ہدایت کی کہ وہ صحت کے معاملات کا باقاعدگی سے جائزہ لیں اور شہریوں کی رائے اکٹھی کرنے کے لیے ایک موثر طریقہ کار وضع کریں۔ مزید برآں، انہوں نے ہدایت کی کہ بی ایم سی کی مجموعی صحت کی پالیسی کے ساتھ منسلک نئے اقدامات کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ مانسون سے متعلق بیماریوں سے بچاؤ کے لیے خصوصی اقدامات: انہوں نے تعمیراتی مقامات کا معائنہ کرنے اور مون سون کے موسم کی روشنی میں احتیاطی صحت کے اقدامات کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہدایات بھی جاری کیں۔ احتیاطی تدابیر کو کچی آبادیوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ لاگو کیا جانا چاہیے۔ مانسون سے متعلقہ اور وبائی امراض جیسے ڈینگی، ملیریا، لیپٹوسپائروسس اور گیسٹرو میں مبتلا مریضوں کی شناخت کے ساتھ ساتھ ان کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے خصوصی مہمات اور ضروری احتیاطی تدابیر پر عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔ مسز ورما-لاونگرے نے ہدایت دی کہ اس مقصد کے لیے زیادہ خطرہ والے علاقوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ صحت کے اقدامات کی باقاعدہ نگرانی: زون 4 میں تمام اسسٹنٹ کمشنرز اور محکمہ صحت کے افسران کو صحت سے متعلق اقدامات کے نفاذ کی باقاعدگی سے نگرانی کرنی چاہیے۔ ہیلتھ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (HMIS)، آوارہ کتوں پر قابو پانے کے اقدامات، صحت کی سہولیات میں ضروری معمولی مرمت اور مراکز صحت میں صفائی مہم کے حوالے سے باقاعدہ جائزہ لیا جائے۔ اسسٹنٹ کمشنرز کو ہدایت کی گئی کہ وہ ذاتی طور پر کام کا معائنہ کرنے کے لیے فیلڈ وزٹ کریں اور فیصلہ سازی کے لیے ڈیٹا پر مبنی طریقہ اختیار کریں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ صحت سے متعلق خالی آسامیوں جیسا کہ اسسٹنٹ میڈیکل آفیسرز اور انسیکٹائڈ آفیسرز کو مقررہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے جلد از جلد پُر کیا جائے۔ صحت کی سہولیات کی مرمت کے لیے ترجیح: اسپتال انفراسٹرکچر سیل (HIC) کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک پالیسی مرتب کرنی چاہیے کہ زون میں صحت کی سہولیات کی مرمت کے کام ترجیحی بنیادوں پر اور تیزی سے مکمل کیے جائیں۔ زون کو ایک اکائی کے طور پر ماننے اور مشن موڈ میں مرمت کے کاموں کو تیزی سے مکمل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر نے ایس کے کی کارروائیوں کا بھی جائزہ لیا۔ پاٹل ہسپتال، ایم ڈبلیو ڈیسائی ہسپتال، اور سدھارتھ ہسپتال، یہ سبھی زون 4 کے تحت آتے ہیں۔ ورمالاونگرے نے تمام متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ذمہ داری اور خلوص سے کام کریں، مریضوں کو مرکز میں رکھتے ہوئے اور ان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، خاص طور پر مانسون کے موسم کے پس منظر میں۔ ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز ہسپتالوں کا باقاعدگی سے جائزہ لیں لاونگارے نے زون 4 کے اسپتالوں سے متعلق مسائل اور زیر التوا معاملات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ہدایت کی کہ وہ باقاعدگی سے اسپتالوں کا دورہ کریں اور مختلف مسائل کو بروقت حل کرنے کے لیے ضروری کارروائی کریں۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورمالاونگیرے نے جوگیشوری (مشرق) میں ہندو ہردائیسمرت بالاصاحب ٹھاکرے ٹراما کیئر میونسپل اسپتال میں صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات اور آپریشنز کا معائنہ کیا۔ متعلقہ محکموں کے پاس ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ذریعہ جاری کردہ مختلف لائسنسوں کے بارے میں واضح نقطہ نظر ہونا چاہئے اور لائسنسنگ کے تمام ضوابط کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے اور شہریوں کو آسانی سے خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے، موثر نفاذ اور شہری مرکوز نظاموں کو اپنانے پر زور دیا جانا چاہیے- جیسے کہ آن لائن درخواست کے عمل اور آن لائن لائسنس کا اجراء۔ سٹیزن فیسیلیٹیشن سینٹر BMC(CFC) کی صحت کی خدمات اور عوام کے درمیان ایک اہم لنک کے طور پر کام کرتا ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

اوم برلا نے شندے کی شیوسینا میں ۶/ ارکان پارلیمنٹ کے انضمام کو دی منظوری

لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے ادھوٹھاکرے گروپ کے ۶/ ارکان پارلیمنٹ کے شندے کی شیوسینا میں انضمام کی منظوری دے دی ہے

ممبئی: لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے قبل ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) کے 6 ارکان پارلیمنٹ کے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا میں انضمام کو منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد لوک سبھا میں شندے گروپ کے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد بڑھ کر 13 ہو گئی ہے، جبکہ ادھو ٹھاکرے گروپ کے پاس اب صرف تین ارکان باقی رہ گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق لوک سبھا سکریٹریٹ نے ان 6 ارکان پارلیمنٹ کے انضمام کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ ان ارکان میں اوم راجے نمبالکر، ناگیش پاٹل آشتیکر، سنجے ہری بھاؤ جادھو، سنجے اُتم راؤ دیشمکھ، بھاؤ صاحب راجارام واکچورے اور سنجے دینا پاٹل شامل ہیں، جنہوں نے گزشتہ ماہ شندے گروپ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی لوک سبھا اسپیکر نے ترنمول کانگریس کے 20 باغی ارکان پارلیمنٹ کی اس درخواست کو بھی منظور کر لیا ہے کہ وہ آئندہ اجلاس کے دوران ایوان میں اپنی سابق جماعت سے الگ نشستوں پر بیٹھ سکیں گے۔ تاہم، ان ارکان کو 'نیشنلسٹ سٹیزنس پارٹی آف انڈیا' کے ارکان پارلیمنٹ کے طور پر باضابطہ شناخت دی جائے گی یا نہیں، اس بارے میں ابھی کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے ترجمان آنند دوبے نے اس فیصلے پر سخت اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی جماعت کو مسلسل کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق پہلے جماعت کا نام اور انتخابی نشان چھینا گیا اور اب ان کے منتخب ارکان پارلیمنٹ کو دوسری جماعت کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ دونوں فریقوں کو سنے بغیر فیصلہ سنایا گیا، جو جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ آنند دوبے نے کہا کہ ان کی جماعت کے ارکان اسی جماعت کے نام اور انتخابی نشان پر منتخب ہو کر لوک سبھا پہنچے تھے، اس لیے انہیں کسی دوسری جماعت کے کھاتے میں شامل کرنا جمہوری اقدار کے لیے نقصان دہ ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں عدالتی کارروائی کے سست عمل پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ ایکناتھ شندے کی شیوسینا نے جسے سیاسی حلقوں میں 'آپریشن ٹائیگر' کا نام دیا گیا، اس کے نتیجے میں ادھو ٹھاکرے کی جماعت میں بڑی دراڑ پیدا ہوئی تھی۔ اب لوک سبھا اسپیکر کی منظوری کے بعد یہ سیاسی تبدیلی باضابطہ شکل اختیار کر چکی ہے۔ آنے والے پارلیمانی اجلاس میں اس فیصلے کے اثرات پارلیمانی سیاست اور حکومت و اپوزیشن کی حکمت عملی پر بھی نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

ڈونالڈ ٹرمپ کا چین پر انتخابات میں مداخلت کا نیا دھماکہ خیز الزام

۲۰۲۰ء کے انتخابات میں مداخلت کو "تاریخ کی سب سے بڑی سازش" قرار دے دیا

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر چین پر 2020 کے امریکی صدارتی انتخاب میں مداخلت کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ امریکی تاریخ کی "سب سے بڑی سازش" تھی۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی خفیہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین نے کروڑوں امریکی ووٹرز کا ڈیٹا حاصل کیا تھا اور اس معاملے کو امریکی انٹیلی جنس اداروں نے عوام سے چھپایا۔ ٹرمپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ امریکی عوام کو حقیقت سے آگاہ نہیں کیا گیا اور ان کے بقول اس معاملے کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ متعلقہ اداروں نے قومی سلامتی سے متعلق اہم معلومات کو دبانے کی کوشش کی۔ دوسری جانب چین نے ان الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے انہیں "بے بنیاد" اور "من گھڑت" قرار دیا ہے۔ بیجنگ نے امریکی سیاست دانوں پر زور دیا کہ وہ چین کو اپنی داخلی سیاسی کشمکش کا حصہ نہ بنائیں اور دوطرفہ تعلقات کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔ ادھر متعدد امریکی میڈیا اداروں اور سابق انٹیلی جنس جائزوں کا کہنا ہے کہ اب تک عوامی سطح پر سامنے آنے والے شواہد 2020 کے انتخابی نتائج کو تبدیل کرنے کے لیے چینی مداخلت ثابت نہیں کرتے۔ بعض رپورٹس کے مطابق ٹرمپ کی جانب سے پیش کیے گئے کئی دعووں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی۔ جب کہ ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین خود کو عالمی حکمرانی کے نظام میں اصلاحات اور ترقی پذیر ممالک، یا "گلوبل ساؤتھ" کی آواز کو مضبوط بنانے والے ملک کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اس کردار کے حوالے سے عالمی سطح پر مختلف آراء پائی جاتی ہیں اور اس پر بحث جاری ہے کہ آیا چین واقعی ترقی پذیر دنیا کی نمائندگی کر رہا ہے یا اپنے اسٹریٹجک مفادات کو آگے بڑھا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین کی جانب سے جاری کیے گئے پالیسی دستاویزات میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ موجودہ عالمی ادارے بدلتے ہوئے عالمی حالات، جغرافیائی سیاسی کشیدگی، معاشی عدم توازن اور ترقی پذیر ممالک کی ضروریات کا مؤثر طور پر جواب دینے میں ناکام رہے ہیں۔ بیجنگ کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ، عالمی مالیاتی اداروں اور دیگر بین الاقوامی فورمز میں زیادہ نمائندہ اور شمولیتی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین گزشتہ چند برسوں میں بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو، برکس، شنگھائی تعاون تنظیم اور دیگر پلیٹ فارمز کے ذریعے ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو وسعت دیتا رہا ہے۔ حالیہ عرصے میں مصنوعی ذہانت، ٹیکنالوجی اور عالمی ضابطہ سازی کے شعبوں میں بھی چین نے ترقی پذیر ممالک کے ساتھ تعاون بڑھانے اور خود کو ایک متبادل عالمی شراکت دار کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسری جانب بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ چین گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن اس کی معاشی طاقت، قرضوں کی سفارت کاری، تجارتی مفادات اور جغرافیائی سیاسی اہداف کے باعث کئی ممالک اس کے کردار کو محتاط انداز میں دیکھتے ہیں۔ تجزیے کے مطابق یہی وجہ ہے کہ گلوبل ساؤتھ کی قیادت کے سوال پر مختلف خطوں میں متبادل نقطۂ نظر بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مستقبل کی عالمی حکمرانی کا نظام صرف بڑی طاقتوں کے درمیان مقابلے سے نہیں بلکہ اس بات سے بھی متعین ہوگا کہ ترقی پذیر ممالک اپنی ترجیحات اور مفادات کے تحفظ کے لیے کس حد تک مشترکہ مؤقف اختیار کرتے ہیں اور عالمی اداروں میں مؤثر اصلاحات کو آگے بڑھاتے ہیں۔

ہانگ کانگ کی آزاد ادبی فضا پر گھیرا تنگ

چین کے قومی سلامتی قوانین کے تحت کتاب فروشوں اور ناشروں کے خلاف کارروائیاں تیز

ہانگ کانگ: چین کی جانب سے قومی سلامتی کے قوانین کے نفاذ کے بعد ہانگ کانگ کی ایک زمانے میں آزاد سمجھی جانے والی ادبی اور اشاعتی فضا مسلسل دباؤ کا شکار ہے۔ حالیہ دنوں میں پولیس نے دو آزاد کتاب فروش اداروں پر چھاپے مارے اور مبینہ طور پر "اشتعال انگیز" مواد رکھنے کے الزام میں کارروائی کی، جس کے بعد اظہارِ رائے اور اشاعتی آزادی سے متعلق خدشات مزید بڑھ گئے۔ رپورٹس کے مطابق، ماضی میں ہانگ کانگ ایسے موضوعات پر کتابوں کی اشاعت اور فروخت کا اہم مرکز تھا جن میں 1989 کے تیانانمن اسکوائر کریک ڈاؤن، عظیم قحط اور چینی کمیونسٹ قیادت پر تنقیدی تحریریں شامل تھیں۔ تاہم، 2020 میں قومی سلامتی قانون اور بعد ازاں 2024 میں سڈیشن (بغاوت پر اکسانے (سے متعلق قوانین میں توسیع کے بعد متعدد آزاد کتاب فروش، ناشر اور مصنفین حکومتی کارروائیوں کی زد میں آ چکے ہیں۔ تازہ کارروائی میں مونگ کوک کے علاقے میں واقع دو آزاد کتاب فروش اداروں پر چھاپے مارے گئے، جہاں سے پولیس نے مبینہ طور پر ایسے کتب اور اشاعتی مواد ضبط کیے جنہیں حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے والا قرار دیا گیا۔ اس کارروائی کے دوران پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا، جبکہ ایک معروف آزاد کتاب فروش ادارے نے قانونی غیر یقینی صورتحال اور بڑھتے دباؤ کے باعث اپنی بندش کا بھی اعلان کر دیا۔ ہانگ کانگ کے سیکریٹری برائے سلامتی کرس تانگ نے کہا ہے کہ کتاب فروشوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے فروخت کردہ عنوانات قومی سلامتی کے لیے خطرہ نہ ہوں۔ تاہم حکومت نے ایسی کسی سرکاری فہرست کے وجود سے انکار کیا ہے جس میں ممنوعہ کتابوں کے نام درج ہوں۔ دوسری جانب انسانی حقوق کی تنظیموں اور آزادیٔ اظہار کے حامی حلقوں نے ان کارروائیوں کو اختلافی آوازوں کو دبانے اور ہانگ کانگ کی روایتی فکری آزادی کو محدود کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ اقدامات کے نتیجے میں شہر کے آزاد اشاعتی شعبے میں خود ساختہ سنسر شپ اور خوف کی فضا مزید گہری ہو رہی ہے۔ چین کی جانب سے نافذ کردہ قومی سلامتی قوانین کے تحت ہانگ کانگ کی ایک زمانے میں آزاد اور متحرک سمجھی جانے والی ادبی اور اشاعتی فضا مسلسل شدید دباؤ کا شکار ہے۔ حالیہ مہینوں میں ہانگ کانگ پولیس کے نیشنل سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ نے کئی آزاد کتاب فروش اداروں پر چھاپے مار کر مالکان اور صحافیوں کو "اشتعال انگیز مواد" رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے، جس سے وہاں خوف اور خود سنسری کی فضا گہری ہوگئی ہے۔

پاپوانیو گنی کی جانب سے تائیوان کے دفتر کو بند کرنے کے حکم کے بعد امریکہ نے تشویش کا اظہار کیا

پورٹ مورسبی: امریکہ نے ان رپورٹس پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پاپوانیوگنی نے پورٹ مورسبی میں تائیوان کے نمائندہ دفتر کو بند کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اقدام تائیوان اور اس کے بین الاقوامی شراکت داروں کو ڈرانے کی بیجنگ کی وسیع مہم کا حصہ ہے۔ یہ بیان جمعہ کو پاپوانیوگنی کی جانب سے اس فیصلے کے اعلان کے بعد سامنے آیا، جس سے چین اور تائیوان کے متضاد ردعمل سامنے آئے۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے ترجمان نے کہا کہ واشنگٹن کو ان رپورٹس پر "سخت تشویش" ہے کہ پاپوانیوگنی کی حکومت نے "پورٹ مورسبی میں تائی پے اکنامک آفس کو یکطرفہ طور پر بند کرنے کا حکم دیا ہے"۔ ترجمان نے مزید کہا کہ تائیوان ایک قابل اعتماد جمہوری پارٹنر ہے جس کے بین الاقوامی تعلقات پاپوانیوگنی سمیت اس کے ساتھ منسلک ممالک کے لوگوں کو "اہم فوائد فراہم کرتے ہیں"۔ "یہ دنیا بھر میں تائیوان اور اس کے حامیوں کے خلاف بیجنگ کی دھمکی آمیز مہم کی ایک اور مثال ہے، جو تائیوان کے ساتھ شراکت کا انتخاب کرنے والے ممالک کے خودمختار فیصلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور بین الاقوامی امن اور خوشحالی کو خطرہ بناتی ہے۔" پاپوانیوگنی کے وزیر خارجہ جسٹن ٹکاچینکو نے جمعرات کو کہا کہ تائیوان کا دفتر بند کر دیا جائے گا۔ بیجنگ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا لیکن تائی پے نے اس پر تنقید کی۔ زیادہ تر ممالک کی طرح پاپوانیوگنی تائیوان کے بجائے چین کے ساتھ رسمی سفارتی تعلقات برقرار رکھتا ہے۔

اقوام متحدہ کا پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں ہلاکتوں کی تحقیقات کا مطالبہ

نیو یارک: اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران ہونے والی ہلاکتوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آزاد، شفاف اور مؤثر تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے تمام فریقوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور انسانی حقوق کے احترام کی اپیل بھی کی۔ اقوام متحدہ کے مطابق جون سے جاری بدامنی کے دوران کم از کم 31 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حالیہ مظاہرے انتخابی نظام، سیاسی نمائندگی، گرفتار رہنماؤں کی رہائی اور دیگر مطالبات کے سلسلے میں شروع ہوئے تھے، جن کے دوران متعدد مقامات پر مظاہرین اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ وولکر ترک نے اپنے بیان میں کہا کہ احتجاج کے دوران طاقت کے استعمال اور ہلاکتوں کے تمام واقعات کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں، جبکہ اظہارِ رائے اور پرامن اجتماع کے بنیادی حقوق کا بھی احترام کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے تمام متعلقہ فریقوں پر زور دیا کہ مزید کشیدگی سے گریز کیا جائے اور مسائل کا حل بات چیت کے ذریعے تلاش کیا جائے۔ رپورٹس کے مطابق احتجاجی تحریک کا مرکز انتخابی اصلاحات، قانون ساز اسمبلی میں مخصوص نشستوں کا معاملہ اور مقامی سیاسی نمائندگی کے مطالبات رہے ہیں۔ حالیہ جھڑپوں کے بعد خطے میں سیکیورٹی سخت کر دی گئی جبکہ متعدد علاقوں میں صورتحال کشیدہ برقرار ہے۔ اقوام متحدہ کی اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں سیاسی بے چینی برقرار ہے اور انسانی حقوق سے متعلق بین الاقوامی تشویش میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیشی فوج میں بڑھتا مذہبی رجحان؟ نئی پیش رفت نے بحث چھیڑ دی

ڈھاکہ: بنگلہ دیشی فوج میں بڑھتے مذہبی رجحانات سے متعلق ایک نئی رپورٹ نے ملک کے سیاسی اور دفاعی حلقوں میں بحث چھیڑ دی ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ فوج کے بعض حالیہ اقدامات اور روایات میں تبدیلی نے اس تاثر کو تقویت دی ہے کہ ادارے کے اندر اسلامی شناخت کو زیادہ نمایاں کیا جا رہا ہے، تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ اس رجحان کی حتمی نوعیت کے بارے میں فیصلہ کرنا ابھی قبل از وقت ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق حال ہی میں قائم کیے گئے ایک نئے فوجی بٹالین کی چار کمپنیوں کے نام پہلی مرتبہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے نام پر رکھے گئے ہیں، جبکہ بعض مبصرین کا دعویٰ ہے کہ فوج کے روایتی نعرے "جوائے بنگلہ" کی جگہ بعض مواقع پر "اللہ اکبر" کا استعمال بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں خدمات انجام دینے والے بعض سابق بھارتی سفارت کاروں اور فوجی افسران کے مطابق فوج کے اندر مذہبی رجحانات ماضی میں بھی موجود تھے، تاہم حالیہ برسوں میں ان کے زیادہ نمایاں ہونے کی بات کی جا رہی ہے۔ بعض مبصرین نے اس رجحان کو پاکستان کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ سے بھی جوڑا ہے، اگرچہ اس دعوے کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔ رپورٹ کے مطابق فوجی قیادت میں بھی ظاہری مذہبی علامات، جیسے داڑھی رکھنا اور اسلامی اقدار پر زور دینے والے خطابات، زیر بحث آئے ہیں۔ تاہم تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ انفرادی مذہبی رجحانات اور کسی ادارے کی باضابطہ پالیسی کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے، اور اس مرحلے پر یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا بنگلہ دیشی فوج بحیثیت ادارہ کسی بڑی نظریاتی تبدیلی سے گزر رہی ہے یا نہیں۔ دفاعی امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کی داخلی سیاست، آئندہ انتخابات اور علاقائی جغرافیائی سیاست کے تناظر میں فوج کے کردار پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے، جبکہ حالیہ پیش رفت نے ملک کی عسکری سمت اور مستقبل کی پالیسیوں سے متعلق نئی بحث کو جنم دیا ہے۔

مستونگ، قلات، کوئٹہ اور گومازی میں قابض فوج پر حملوں میں ۱۲/ اہلکار ہلاک

ناکہ بندی کے دوران سرمچاروں نے ۸/ گڈز ٹرالرز کو روک کر تفتیش بھی کی، تاہم بعد میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر انہیں بحفاظت رہا کر دیا گیا۔

مستونگ: بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں نے 15 جولائی 2026 کو مستونگ کے علاقے کھڈ کوچہ میں مدینہ ہوٹل کے قریب ناکہ بندی کی، ناکہ بندی کے دوران سرمچاروں نے آمد و رفت کرنے والی گاڑیوں کی تلاشی لی اور اس دوران پاکستانی فوج کے ایک میجر کے ڈرائیور کو بلٹ پروف گاڑی سمیت گرفتار کر لیا، جو اس وقت تنظیم کی تحویل میں ہے اور اس سے تفتیش جاری ہے۔ ناکہ بندی کے دوران سرمچاروں نے 8 گڈز ٹرالرز کو روک کر تفتیش بھی کی، تاہم بعد میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر انہیں بحفاظت رہا کر دیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ ایک اور کارروائی میں، سرمچاروں نے 14 جولائی 2026 کو قلات کے علاقے رودین جو کے ہسپتال پر قائم قابض پاکستانی فوج کی چوکی پر تعینات ایک فوجی اہلکار کو اسنائپر حملے کا نشانہ بنایا، جو موقع پر ہی ہلاک ہوگیا۔ 13 جولائی 2026 کو ہمارے سرمچاروں نے گومازی کے علاقے ماروار میں سویلین کپڑوں میں ملبوس، فوجی آپریشن کی غرض سے داخل ہونے والے قابض فوج کے اہلکاروں کو نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے انتہائی قریب سے مورچہ زن ہو کر قابض فوج پر جدید اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دو اہلکار موقع پر ہی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ قابض فوج کے دیگر اہلکار اپنے ہلاک اور زخمی ساتھیوں کو چھوڑ کر وہاں سے فرار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اور کارروائی میں سرمچاروں نے 13 جولائی 2026 کو جھاؤ کے علاقے زیلگ میں قابض پاکستانی فوج چوکی پر راکٹ لانچروں و ایل ایم جی و اسنائپر سے حملہ کیے، جس کے نتیجے میں قابض فوج کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ایک اور کارروائی کے دوران، سرمچاروں نے 10 جولائی 2026 کو قلات کے علاقے توک میں گدان ہوٹل کے قریب قابض پاکستانی فوج کی ایک گاڑی کو گھات لگا کر نشانہ بنایا۔ سرمچاروں نے قریبی فاصلے سے خودکار اور بھاری ہتھیاروں سے گاڑی پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار قابض فوج کے پانچ اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور ان کی گاڑی ناکارہ ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ 10 جولائی 2026 کو کوئٹہ کے علاقے دشت کمبیلہ میں سرمچار معمول کے گشت پر تھے کہ ان کا سامنا پاکستانی فوج کے 15 گاڑیوں پر مشتمل ایک قافلے سے ہوا، جس میں تین بکتر بند گاڑیاں بھی شامل تھیں۔ فوج نے سرمچاروں کو گھیرنے کی کوشش کی، تاہم مستعد سرمچاروں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے اپنی پوزیشنیں سنبھال لیں اور فوج پر حملہ آور ہو گئے۔ اس شدید جھڑپ کے دوران متعدد فوجی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ قابض فوج نے کواڈ کاپٹر کے ذریعے سرمچاروں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی لیکن سرمچاروں نے ایک کواڈ کاپٹر کو مار گرایا۔ جھڑپ کے دوران ایک فوجی افسر نے پیش قدمی کرنے کی کوشش کی، مگر سرمچاروں کی بروقت جوابی کارروائی میں وہ افسر مزید دو اہلکاروں سمیت ہلاک ہوگیا۔

کشیدگی کے درمیان پاکستان کی افغانستان پالیسی پر تنقید میں اضافہ

کابل: جیسے جیسے کابل اور اسلام آباد کے درمیان سیاسی اور سیکورٹی کشیدگی جاری ہے، پاکستان کے اندر بھی افغانستان کے حوالے سے پاکستان کی پالیسی پر تنقید بڑھ رہی ہے۔ خیبر پختونخوا کے وزیر اطلاعات کا کہنا ہے کہ افغانستان کے ساتھ اختلافات کو کشیدگی بڑھانے کی بجائے بات چیت کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ سرحدی گزرگاہوں کی مسلسل بندش سے پاکستان کے عوام اور معیشت کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ شفیع جان نے کہا کہ "ماضی میں، ہم نے افغانستان کے ساتھ بہت سے مسائل بات چیت، جرگوں اور قبائلی عمائدین کی مدد سے حل کیے، آج سرحد بند ہونے سے خیبر پختونخوا کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ صوبے کے تاجر، تاجر اور مزدور سب متاثر ہوئے ہیں۔" دریں اثنا، متعدد سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان بداعتمادی کو کم کرنے کے لیے مسلسل بات چیت ضروری ہے۔ ایک سیاسی تجزیہ کار، سید عباد اللہ صادق نے کہا کہ "ممالک کے درمیان تعلقات میں کوئی بھی مسئلہ چاہے سیاسی ہو، اقتصادی ہو یا سیکورٹی سے متعلق ہو، بات چیت کے بغیر حل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف بات چیت اور سفارتی ملاقاتوں کے ذریعے ہی دوسرے فریق کو قائل کیا جا سکتا ہے اور حل تک پہنچا جا سکتا ہے۔"

پاکستان میں بجلی کے صارفین کو ٹیرف میں اضافہ متوقع

اسلام آباد: پاکستان بھر میں بجلی کے صارفین کو اگلے ماہ بجلی کے بلوں میں ایک اور اضافے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جب پاور کمپنیوں نے اگست کے لیے 1.20 روپے فی یونٹ فیول لاگت ایڈجسٹمنٹ کی درخواست کی، جس میں مہنگے درآمدی ایندھن بالخصوص ری گیسیفائیڈ مائع قدرتی گیس کی وجہ سے زیادہ پیداواری لاگت کا حوالہ دیا گیا۔ اگر نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے تو، مجوزہ ایڈجسٹمنٹ سے پاور یوٹیلیٹیز بشمول سابق واپڈا ڈسٹری بیوشن کمپنیوں اور کے۔ الیکٹرک کو اگست کے بجلی بلوں کے ذریعے صارفین سے 7.15 بلین روپے اضافی وصول کرنے کا موقع ملے گا۔ نیپرا نے درخواست کی جانچ کے لیے 29 جولائی کو عوامی سماعت مقرر کی ہے۔ یہ درخواست سنٹرل پاور پرچیزنگ ایجنسی (سی پی پی اے) کی طرف سے دائر کی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ جون 2026 میں بجلی کی طلب گزشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں معمولی کم تھی۔ ایجنسی کے مطابق اس سال جون میں بجلی کی کھپت 13,066 ملین یونٹ رہی جبکہ جون 2025 میں یہ 13,310 ملین یونٹ تھی۔ سی پی پی اے کے مطابق ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے پیچھے بنیادی عنصر آر ایل این جی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔ آر ایل این جی پر مبنی جنریشن کی ایندھن کی قیمت تقریباً 35 روپے فی یونٹ تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال جون میں ریکارڈ کیے گئے 16 روپے فی یونٹ سے تقریباً دوگنا ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ جون 2026 کے لیے حوالہ ایندھن کی قیمت 7.714 روپے فی یونٹ مقرر کی گئی تھی، لیکن اصل قیمت 8.90 روپے فی یونٹ تک پہنچ گئی، جس سے ایک فرق پیدا ہوا جس کے لیے ماہانہ ایف سی اے میکانزم کے ذریعے صارفین سے اضافی 1.20 روپے فی یونٹ وصول کرنے کی ضرورت ہے۔ فرنس آئل اور ڈیزل سے چلنے والے پاور پلانٹس پر محدود انحصار کی وجہ سے ایندھن کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا، جو بالترتیب 52 روپے فی یونٹ اور 57 روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی پیدا کرتے تھے۔ تاہم، ان کا مل کر قومی بجلی کی فراہمی کا ایک فیصد سے بھی کم حصہ ہے۔ مجوزہ اضافے کے باوجود، ملک کے جنریشن مکس پر نسبتاً سستے گھریلو ذرائع کا غلبہ رہا۔ ہائیڈرو پاور، جس میں ایندھن کی کوئی لاگت نہیں آتی، نے جون میں بجلی کی کل پیداوار میں 39 فیصد حصہ ڈالا۔ مقامی کوئلے کا حصہ 10 فیصد، مقامی گیس 6.5 فیصد، اور جوہری توانائی 13.5 فیصد ہے، جب کہ ہوا کا حصہ 5 فیصد، شمسی توانائی 0.82 فیصد، اور بگاس پر مبنی پیداوار 0.35 فیصد ہے۔

سندھ میں بچوں میں ایچ آئی وی کے بڑھتے کیسز پر تشویش

طبی غفلت کو بڑی وجہ قرار دیا جا رہا ہے

کراچی: پاکستان کے صوبہ سندھ میں بچوں میں ایچ آئی وی (HIV) کے بڑھتے ہوئے کیسز نے صحت عامہ کے ماہرین کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ حالیہ رپورٹس کے مطابق متعدد سرکاری اسپتالوں میں بچوں کے ایچ آئی وی سے متاثر ہونے کے واقعات سامنے آئے ہیں، جن کی بنیادی وجہ طبی غفلت، غیر محفوظ طبی طریقہ کار اور انفیکشن کنٹرول کے ناقص انتظامات کو قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کراچی کے کلثوم بائی والیکا اسپتال میں 130 سے زائد افراد، جن میں اکثریت بچوں کی ہے، ایچ آئی وی سے متاثر پائے گئے۔ ابتدائی تحقیقات میں استعمال شدہ سرنجوں کے دوبارہ استعمال، جراثیم سے پاک آلات کے فقدان اور انفیکشن کنٹرول کے اصولوں کی خلاف ورزیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ صرف ایک اسپتال تک محدود نہیں۔ کراچی کے دیگر اسپتالوں میں بھی بچوں میں ایچ آئی وی کے مریضوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق 2026 کی پہلی سہ ماہی میں سندھ میں رپورٹ ہونے والے 894 نئے ایچ آئی وی کیسز میں سے 329 بچے تھے، جبکہ ماہرین کا خیال ہے کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ رپورٹ میں یاد دلایا گیا ہے کہ 2019 میں لاڑکانہ اور رتوڈیرو میں بھی بچوں میں بڑے پیمانے پر ایچ آئی وی پھیلنے کا واقعہ پیش آیا تھا، جس کی تحقیقات میں غیر محفوظ انجیکشن، عطائی ڈاکٹروں اور طبی غفلت کو اہم عوامل قرار دیا گیا تھا۔ ماہرین کے مطابق حالیہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ صحت کے شعبے میں انفیکشن کنٹرول سے متعلق بنیادی خامیاں اب بھی مکمل طور پر دور نہیں ہوسکیں۔ سندھ حکومت نے متاثرہ بچوں کے علاج اور واقعے کی تحقیقات کا اعلان کیا ہے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔ تاہم صحت عامہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے صرف تحقیقات کافی نہیں، بلکہ اسپتالوں میں انفیکشن کنٹرول کے سخت معیارات، طبی عملے کی تربیت، محفوظ طبی آلات کے استعمال اور مؤثر نگرانی کے نظام کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔

برطانیہ: اینڈی برنہم کی پیر کو بطور وزیراعظم حلف برداری، عوامی مفاد پر مبنی معیشت کا وعدہ

اینڈی برنہم پیر کو برطانیہ کے وزیراعظم کا حلف اٹھائیں گے، اس سے قبل انہوں نے ایسی معیشت کا وعدہ کیا جو سب کے لیے مفید ہو۔

اینڈی برنہم کی برطانیہ کی لیبر پارٹی کے نئے لیڈر کے طور پر تصدیق کر دی گئی ہے اور وہ آئندہ ہفتے وزیراعظم بننے کے لیے تیار ہیں، کیئر اسٹارمر کی جگہ لے کر ۱۰/ ڈاؤننگ اسٹریٹ کا چارج سنبھالیں گے۔ اس سے قبل اینڈی برنہم کی جمعہ کو برطانیہ کی حکمران لیبر پارٹی کے نئے منتخب لیڈر کے طور پر تصدیق دی گئی، جس سے وہ وزیراعظم کے عہدے کے دعویدار ہوگئے ہیں۔ بعد ازاں برنہم کو پیر کو کنگ چارلس سوم کی جانب سے نئی حکومت بنانے کی دعوت دی جائے گی، اس سے قبل موجودہ وزیراعظم کیئر اسٹارمر شاہ کو اپنا استعفیٰ پیش کریں گے۔ یہ اعلان لیبر کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی (این ای سی) کی چیئرپرسن شعبان محمود نے لندن میں ایک خصوصی پارٹی کانفرنس میں کیا۔ واضح رہے کہ اس عہدے کے لیے صرف ایک ایم پی (رکن پارلیمنٹ) کو نامزد کیا گیا تھا، لہٰذا یہ مقابلہ ایک رسمی نوعیت کا تھا۔ محمود نے کانفرنس سے کہا، "صرف ایک نامزد ایم پی تھے، یہ کوئی دشوار مقابلہ نہیں تھا۔" بی بی سی کے مطابق، لیبر لیڈر کے طور پر اپنی پہلی تقریر میں برنہم نے کہا کہ "وہ پارٹی کی قیادت کرنے اور کیئر اسٹارمر کی رکھی ہوئی بنیادوں کو مزید استوار کرنے کے لیے تیار ہیں۔" جبکہ انہوں نے اسٹارمر کو اس بات کا سہرا دیا کہ انہوں نے لیبر کو اس کی بدترین شکست سے اس کی بہترین فتح تک پہنچایا، اور پارٹی کو لوگوں کی زندگیاں بدلنے کے قابل بنایا۔ علاوہ ازیں برنہم نے این ایچ ایس (نیشنل ہیلتھ سروس) کے انتظار کے اوقات میں کمی اور عالمی سطح پر برطانیہ کی شہرت کی بحالی کو اپنے پیشرو کی اہم کامیابیوں کے طور پر اجاگر کیا۔ لیکن انہوں نے تبدیلی کا ایک پیغام بھی دیا، جس میں "اتحاد اور امید پر مبنی ایک نئی سیاست" اور "ایسی معیشت جو ہر کسی کے لیے کام کرے" کا وعدہ کیا، چاہے وہ کہیں بھی رہتے ہوں۔ یاد رہے کہ برنہم کا عروج کسی بھی طرح روایتی نہیں رہا۔ ایک دہائی قبل، انہوں نے لندن میں گریٹر مانچسٹر کے میئر کا انتخاب لڑا۔ ایک ماہ قبل، وہ ایک مشکل ضمنی انتخاب جیت کر پارلیمنٹ میں واپس آئے۔ اور پیر کو، وہ برطانیہ کے ۵۹ ویں وزیراعظم بن جائیں گے۔ صرف دو سال دفتر میں رہنے کے بعد کیئر اسٹارمر کا اچانک زوال ۵۶ سالہ برنہم کو اقتدار میں لے آیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق، وہ اس عہدے پر توقعات کے بوجھ اور اس بارے میں جواب طلب سوالات کے ساتھ پہنچ رہے ہیں کہ وہ اس سے کیسے نمٹیں گے۔ برنہم نے اپنا سیاسی نام مانچسٹر میں بنایا جبکہ وہ لیور پول میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد برٹش ٹیلی کام کے انجینئر تھے اور والدہ ایک ریسپشنسٹ تھیں؛ وہ ایک کیتھولک خاندان میں پلے بڑھے۔ جبکہ وہ اور ان کے بھائی اپنے خاندان کی پہلی نسل تھے جنہوں نے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی، جو برطانیہ کے قدیم اور معروف ترین اداروں میں سے ایک ہے۔ گریجویشن کے بعد، برنہم نے تجارتی رسالوں میں صحافی کے طور پر کام کیا، اس سے قبل وہ سیاست میں لیبر شخصیات کے محقق اور مشیر کے طور پر آئے۔ ذہن نشین رہے کہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت حکمران جماعت کو بغیر عام انتخابات کے اپنے لیڈر اور اس طرح وزیراعظم کو تبدیل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ لیبر اپنی اکثریت برقرار رکھتے ہوئے، اینڈی برنہم فوری طور پر عہدہ سنبھال سکتے ہیں، جبکہ آئندہ ملک گیر انتخابات ۲۰۲۹ء تک ہونے کی توقع ہے۔ واضح رہے کہ قیادت کی تبدیلیاں برطانوی سیاست میں تیزی سے عام ہوگئی ہیں، برنہم ۲۰۱۶ کے بعد برطانیہ کے ساتویں وزیراعظم بننے والے ہیں۔

حقوق نگراں ادارے نے PoK میں بحران پر تشویش ظاہر کی

تنظیم نے کہا کہ اس نے فیلڈ رضاکاروں، مقامی صحافیوں اور رہائشیوں کے ذریعے الگ الگ ۳۴/ اموات کی دستاویز کی ہے

مظفر آباد: انسانی حقوق کی ایک رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں مسلسل شہری حقوق کی تحریک کے دوران بڑے پیمانے پر ہلاکتیں، بڑے پیمانے پر زخمی، من مانی گرفتاریاں، گمشدگیاں، مسلح چھاپے اور مواصلاتی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ جموں کشمیر ہیومن رائٹس آبزرویٹری (جے کے ایچ آر او) نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں کہا ہے کہ کمیونٹی ذرائع نے مرنے والوں کی تعداد تقریباً 50 یا اس سے زیادہ بتائی ہے۔ تنظیم نے کہا کہ اس نے فیلڈ رضاکاروں، مقامی صحافیوں اور رہائشیوں کے ذریعے الگ الگ 34 اموات کی دستاویز کی ہے۔ 14 جولائی تک اپ ڈیٹ ہونے والی اس رپورٹ میں جون کے بعد کی پیش رفت کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس کی تفصیلات بتائی گئی ہیں جسے حقوق گروپ پی او کے میں بگڑتے ہوئے انسانی حقوق اور انسانی بحران کا نام دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ جامع سرکاری ہلاکت اور حراستی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان رینجرز نے مبینہ طور پر تیالمیرا میں دھرنے پر مظاہرین پر اس وقت فائرنگ کی جب نماز ادا کی جا رہی تھی۔ حقوق گروپ نے الزام لگایا کہ فائرنگ پی او کے میں شہری حقوق کے مظاہرین کے خلاف وسیع کریک ڈاؤن کا حصہ ہے۔ اس نے سینکڑوں زخمیوں کی بھی اطلاع دی، حالانکہ نقل و حرکت اور مواصلات پر پابندیوں کی وجہ سے ہسپتال پر مبنی مکمل ریکارڈ دستیاب نہیں تھا۔ جے کے ایچ آر او نے کہا کہ راولاکوٹ اور گردونواح میں چھ یا اس سے زیادہ دھرنے جاری ہیں۔ اس نے دعویٰ کیا کہ 60,000 سے زیادہ لوگوں نے وسیع تر متحرک ہونے اور متعلقہ مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔ رپورٹ میں حکام پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے مقتول مظاہرین کی لاشوں کو ان کے لواحقین پر دباؤ ڈالنے اور احتجاجی تحریک کو کمزور کرنے کے لیے روک دیا۔ واچ ڈاگ کے مطابق، سوگوار خاندانوں کو مبینہ طور پر بھتہ خوری، جبر اور شرائط کا نشانہ بنایا گیا، اس سے پہلے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی لاشیں واپس لے سکیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاشوں کی رہائی میں تاخیر نے خاندانوں کے مصائب کو مزید بڑھا دیا ہے اور متعدد اموات سے متعلق حالات کی آزادانہ تصدیق میں رکاوٹ ڈالی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

شہریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا اختیار نہیں!

سپریم کورٹ میں حالیہ سماعت کے دوران سامنے آنے والا یہ اہم آئینی مشاہدہ کہ کسی شخص کی شہریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا اختیار نہیں بلکہ کمیشن کا کام صرف ووٹر فہرست کی تیاری اور اس کی نگرانی تک محدود ہے" بظاہر ایک عدالتی ریمارک ہے لیکن اس کی آئینی اہمیت بہت دور رس ہے۔ اس ایک جملے نے ان لاکھوں شہریوں کی بے چینی کو زبان دی ہے جو گزشتہ چند برسوں سے اپنے نام ووٹر فہرستوں سے خارج ہونے کے بعد اس خوف میں مبتلا ہیں کہ کہیں ان کی شہریت بھی مشکوک نہ قرار دے دی جائے۔ اگرچہ یہ مشاہدہ ابھی عدالتی فیصلے کا حصہ نہیں بنا مگر اس نے ایک بنیادی اصول کو پھر سے اجاگر کیا ہے کہ ہندوستانی آئین میں شہریت کا سوال کسی انتظامی فہرست سے نہیں بلکہ قانون کے واضح تقاضوں سے طے ہوتا ہے۔

افتخار احمد قادری

سپریم کورٹ میں حالیہ سماعت کے دوران سامنے آنے والا یہ اہم آئینی مشاہدہ کہ کسی شخص کی شہریت کا تعین کرنا الیکشن کمیشن کا اختیار نہیں بلکہ کمیشن کا کام صرف ووٹر فہرست کی تیاری اور اس کی نگرانی تک محدود ہے، بظاہر ایک عدالتی ریمارک ہے لیکن اس کی آئینی اہمیت بہت دور رس ہے۔ اس ایک جملے نے ان لاکھوں شہریوں کی بے چینی کو زبان دی ہے جو گزشتہ چند برسوں سے اپنے نام ووٹر فہرستوں سے خارج ہونے کے بعد اس خوف میں مبتلا ہیں کہ کہیں ان کی شہریت بھی مشکوک نہ قرار دے دی جائے۔ اگرچہ یہ مشاہدہ ابھی عدالتی فیصلے کا حصہ نہیں بنا مگر اس نے ایک بنیادی اصول کو پھر سے اجاگر کیا ہے کہ ہندوستانی آئین میں شہریت کا سوال کسی انتظامی فہرست سے نہیں بلکہ قانون کے واضح تقاضوں سے طے ہوتا ہے۔

عملی سطح پر گزشتہ چند برسوں میں ایسی فضا پیدا ہوگئی جس میں ووٹر فہرست سے نام خارج ہونا محض ایک انتخابی مسئلہ نہیں رہا بلکہ بعض اوقات اسے شہریت پر شبہ کی بنیاد کے طور پر بھی دیکھا جانے لگا۔ یہی وہ رجحان ہے جس نے لاکھوں عام شہریوں کو ذہنی اذیت، قانونی پیچیدگیوں اور سرکاری دفاتر کے بے شمار چکروں میں الجھا دیا۔ حالانکہ ووٹر فہرست ایک انتظامی دستاویز ہے جس میں غلطی، تاخیر یا کوتاہی کا امکان ہمیشہ موجود رہتا ہے، لیکن کسی انتظامی غلطی کو کسی شہری کی شناخت اور آئینی حیثیت کے خلاف دلیل بنانا انصاف کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں ہوسکتا۔

ملک کے مختلف حصوں میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی کے دوران بڑی تعداد میں نام حذف کیے گئے۔ یقیناً ان میں ایسے افراد بھی شامل ہوں گے جو انتقال کر چکے تھے، مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل ہو گئے تھے یا جن کا اندراج تکنیکی وجوہات کی بنا پر درست نہیں تھا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے زندہ شہری بھی اس عمل کی زد میں آئے جو برسوں سے مسلسل ووٹ ڈالتے رہے تھے مگر اچانک انہیں معلوم ہوا کہ ان کا نام فہرست سے غائب ہے۔ ایسے شہریوں کے لیے یہ محض ایک سرکاری غلطی نہیں بلکہ اپنی شناخت، اپنی آواز اور اپنے آئینی حق کے چھن جانے کا احساس ہے۔ بہار، مغربی بنگال، اتر پردیش اور دہلی سمیت مختلف ریاستوں سے مسلسل ایسی شکایات سامنے آتی رہی ہیں کہ گزشتہ انتخابات میں ووٹ ڈالنے والے شہری تازہ فہرست میں اپنا نام تلاش کرتے ہیں تو وہ موجود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ان کے سامنے لمبا اور پیچیدہ انتظامی عمل آجاتا ہے جہاں ہر دفتر دوسرے دفتر بھیج دیتا ہے ہر افسر نئی دستاویز طلب کرتا ہے اور ہر مرحلے پر وقت، پیسہ اور ذہنی سکون قربان کرنا پڑتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایک اہل شہری نے پہلے ہی کئی انتخابات میں ووٹ دیا ہے تو اچانک اس کے حق رائے دہی پر سوال کیوں کھڑا ہو جاتا ہے؟ جب شہریوں کو یہ یقین ہو کہ ان کی آواز محفوظ ہے، ان کا ووٹ محفوظ ہے اور ان کے بنیادی حقوق محفوظ ہیں، تبھی جمہوری نظام مضبوط ہوتا ہے۔ لیکن اگر لاکھوں افراد کو ہر انتخاب سے پہلے یہ فکر لاحق ہو جائے کہ کہیں ان کا نام ووٹر فہرست سے غائب نہ ہو جائے تو یہ صورتحال نہ صرف انتخابی عمل پر سوال اٹھاتی ہے بلکہ جمہوری اداروں پر عوامی اعتماد کو بھی متاثر کرتی ہے۔

الیکشن کمیشن ایک نہایت اہم آئینی ادارہ ہے۔ اس کی غیر جانبداری، شفافیت اور پیشہ ورانہ دیانت ہی انتخابات کی ساکھ کی بنیاد ہے۔ اسی لیے اس ادارے سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ ہر اہل شہری کے حق رائے دہی کا سب سے بڑا محافظ بنے۔ اگر کسی شہری کا نام غلطی سے حذف ہو جائے تو اس کی بحالی کا عمل انتہائی آسان، تیز اور شفاف ہونا چاہیے نہ کہ ایسا دشوار کہ ایک عام آدمی کئی مہینوں تک دفاتر کے چکر لگاتا رہے۔ ووٹر فہرستوں کی درستگی ضروری ہے۔ جعلی اندراجات، ایک سے زیادہ مقامات پر نام درج ہونا یا انتقال کر جانے والے افراد کے نام برقرار رہنا بھی انتخابی شفافیت کے خلاف ہے۔ لیکن اصلاح اور احتیاط کے نام پر ایسے طریقے اختیار نہیں کیے جاسکتے جن سے حقیقی اور اہل شہری ہی سب سے زیادہ متاثر ہوں۔ انتظامی کارکردگی کا معیار یہی ہے کہ غلط اندراج ختم ہوں، مگر صحیح اندراج محفوظ رہیں۔

گزشتہ برسوں میں ایک اور تشویش ناک رجحان بھی دیکھنے میں آیا کہ بعض معاملات میں ووٹر فہرست سے نام حذف ہونے کو دیگر سرکاری کارروائیوں میں بھی غیر ضروری اہمیت دی گئی۔ کہیں سرکاری سہولتوں میں دشواریاں پیدا ہوئیں، کہیں پاسپورٹ سے متعلق مسائل سامنے آئے اور کہیں عام شہریوں کو اپنی شناخت ثابت کرنے کے لیے بار بار دستاویزات پیش کرنی پڑیں۔ اگر سپریم کورٹ خود یہ کہہ رہی ہے کہ ووٹر فہرست اور شہریت دو الگ الگ قانونی معاملات ہیں تو پھر کسی شہری کو صرف ووٹر لسٹ کی بنیاد پر مشکوک سمجھنا آئینی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ ان حقوق میں شناخت کا تحفظ، قانون کے سامنے مساوات اور ووٹ دینے کا حق جمہوریت کی بنیاد ہیں۔ ان میں سے کسی ایک حق پر بھی غیر ضروری انتظامی رکاوٹ کھڑی کرنا دراصل آئین کی روح کو کمزور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سپریم کورٹ کے حالیہ مشاہدے نے اس بحث کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے کہ آئینی اداروں کی حدود واضح رہنی چاہییں اور کوئی ادارہ دوسرے ادارے کے اختیارات میں مداخلت نہ کرے۔ عدالت میں سینئر وکیل گوپال شنکر نارائن کی جانب سے اپیلیٹ ٹریبونلوں کی سست رفتاری کا مسئلہ بھی نہایت اہم ہے۔ اگر کسی شہری کو اپنے بنیادی حق کی بحالی کے لیے برسوں انتظار کرنا پڑے تو یہ صرف انتظامی تاخیر نہیں بلکہ انصاف کی روح کے خلاف ہے۔ انصاف کی قدر اسی وقت باقی رہتی ہے جب وہ بروقت ملے۔ اگر ایک شخص پچیس برس بعد یہ ثابت کرے کہ اس کا نام غلطی سے حذف ہوا تھا تو اس عرصے میں وہ جن مشکلات، محرومیوں اور ذہنی اذیت سے گزرا اس کا ازالہ کون کرے گا؟ عدالتی نظام کی ذمہ داری صرف مقدمات نمٹانا نہیں بلکہ آئینی حقوق کا مؤثر تحفظ بھی ہے۔ اسی لیے سپریم کورٹ کے اس مشاہدے کو مستقبل میں ایک واضح اور دوٹوک قانونی اصول کی شکل دینا وقت کی اہم ضرورت محسوس ہوتی ہے، تاکہ ملک بھر کی تمام انتظامی ایجنسیاں اس کی پابند ہوں اور کسی بھی شہری کو ووٹر فہرست سے نام خارج ہونے کی بنیاد پر اپنی شہریت ثابت کرنے کی غیر ضروری آزمائش سے نہ گزرنا پڑے۔

اس وقت ملک میں سیاسی ماحول پہلے ہی خاصا حساس ہے۔ ایسے حالات میں ووٹر فہرستوں سے متعلق ہر اقدام غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ اگر انتخابی عمل پر عوام کا اعتماد کمزور ہو جائے تو اس کے اثرات صرف ایک انتخاب تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے جمہوری نظام پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر فیصلہ مکمل شفافیت، قانونی احتیاط اور عوامی اعتماد کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ الیکشن کمیشن کو جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل تصدیق اور مقامی سطح پر مؤثر جانچ کے ایسے طریقے اختیار کرنے چاہییں جن سے حقیقی ووٹروں کے نام بلاوجہ حذف نہ ہوں۔ اسی طرح اگر کسی غلطی کی نشاندہی ہو جائے تو اس کی اصلاح چند دنوں میں ممکن ہونی چاہیے، نہ کہ مہینوں یا برسوں پر محیط قانونی عمل کے ذریعے۔ حکومت اور الیکشن کمیشن عوامی آگاہی پر خصوصی توجہ دیں۔ بہت سے شہریوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ان کا نام ووٹر فہرست سے خارج ہو چکا ہے، یہاں تک کہ انتخاب کا دن آجاتا ہے۔ اگر بروقت اطلاع، آسان آن لائن سہولت اور مقامی سطح پر مؤثر مدد فراہم کی جائے تو ہزاروں تنازعات جنم لینے سے پہلے ہی ختم ہو سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ کا موجودہ مشاہدہ آئینی اعتبار سے امید کی ایک کرن ضرور ہے، لیکن صرف زبانی ریمارکس ہمیشہ کافی نہیں ہوتے۔ عدالتی تاریخ میں کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ زبانی تبصرے بعد میں فیصلے کا حصہ نہیں بن سکے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ عدالت اپنے حتمی فیصلے میں واضح طور پر یہ اصول درج کرے کہ ووٹر فہرست سے نام کا حذف ہونا کسی صورت شہریت ختم ہونے یا مشکوک ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ اس ایک اصول سے نہ صرف آئندہ کے تنازعات ختم ہوں گے بلکہ انتظامیہ، عوام اور دیگر اداروں کے لیے بھی ایک واضح قانونی رہنمائی موجود ہوگی۔ ایک مضبوط جمہوریت کی پہچان یہ نہیں کہ اس میں صرف انتخابات ہوتے رہیں، بلکہ یہ ہے کہ ہر اہل شہری کو بلا خوف و خطر اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کا پورا موقع ملے، اس کی شناخت محفوظ رہے، اس کے بنیادی حقوق غیر ضروری شبہات کی نذر نہ ہوں اور ریاست کے تمام ادارے اپنی آئینی حدود میں رہتے ہوئے عوام کے اعتماد کو مضبوط کریں۔ اگر ووٹر فہرست ایک انتظامی دستاویز ہے تو اسے انتظامی ہی رہنا چاہیے، اسے کسی شہری کی حب الوطنی، شہریت یا آئینی حیثیت کا پیمانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ یہی آئین کا تقاضا ہے، یہی قانون کی بالادستی ہے اور یہی ایک ایسے ہندوستان کی بنیاد ہے جہاں ہر شہری خود کو برابر، محفوظ اور باوقار محسوس کر سکے۔

□□□

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

جامع اخباری رپورٹ

پاسپورٹ اور بین الاقوامی شہریت کی قانونی حیثیت

عالمی امیگریشن قوانین اور ہندوستانی پاسپورٹ ایکٹ 1967ء کی دفعہ 6 کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ، شری وردھن: حالیہ دنوں میں زیرِ بحث آنے والی میڈیا رپورٹس، آڈیو کلپس اور بین الاقوامی سفارتی قوانین کی روشنی میں یہ سچائی مکمل طور پر عیاں ہو چکی ہے کہ کسی بھی انسان کی قومی شناخت اور قانونی شہریت کا سب سے معتبر، مستند اور ناقابلِ تردید ثبوت اس کا "پاسپورٹ" ہوتا ہے۔ پاسپورٹ محض ایک سفری دستاویز نہیں ہے، بلکہ یہ ریاست اور شہری کے درمیان اس قانونی رشتے کا عالمی اعلامیہ ہے جسے پوری دنیا تسلیم کرتی ہے۔ عالمی اصول اور شہریت کی بنیادی تعریف: عالمی قوانین اور سفارتی ضوابط کے مطابق، کوئی بھی خود مختار ملک اپنے شہریوں کو جو پاسپورٹ جاری کرتا ہے، وہ اس بات کی حتمی سند ہوتی ہے کہ حاملِ پاسپورٹ اس ملک کا قانونی شہری ہے۔ مثال کے طور پر، جب حکومتِ امریکہ اپنے کسی شہری کو پاسپورٹ جاری کرتی ہے، تو وہ بین الاقوامی سطح پر امریکی شہری" (American Citizen) کہلاتا ہے۔ اسی طرح، حکومتِ ہند کی جانب سے جاری کردہ پاسپورٹ کے حامل افراد کو دنیا کے ہر کونے میں انڈین سٹیزن (Indian Citizen) یعنی ہندوستانی شہری تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی قانون کا نکتہ: پاسپورٹ ایکٹ 1967ء کی دفعہ 6 اس ضمن میں دی گئی قانونی دلیل سب سے زیادہ وزنی اور دستاویزی ہے، جس میں ہندوستان کے پاسپورٹ ایکٹ 1967ء کی دفعہ 6 (Section 6 of The Passports Act, 1967) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قانون کی یہ دفعہ واضح طور پر حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی ایسے فرد کو پاسپورٹ جاری کرنے سے صاف انکار کرسکتی ہے جو ہندوستان کا قانونی شہری نہ ہو۔ اس کا سیدھا اور صاف قانونی مطلب یہ ہے کہ پاسپورٹ کے حصول سے پہلے فرد کی شہریت کی مکمل اور سخت جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس حکومتِ ہند کا پاسپورٹ موجود ہے، تو قانون کی روسے یہ اس بات کا حتمی اور عدالتی ثبوت ہے کہ وہ انڈین سٹیزن ہے۔ یہ دستاویز کسی بھی مقامی شناختی کارڈ سے بالاتر ہوکر شہریت کی حتمی تصدیق کرتی ہے۔ امریکہ کی شہریت اور پاسپورٹ کی تبدیلی: ایک غیر مبہم دلیل: شہریت اور پاسپورٹ کے اس لازمی رشتے کو سمجھنے کے لیے بین الاقوامی ہجرت (Migration) کا عمل ایک بہترین اور عملی دلیل فراہم کرتا ہے۔ جب ایک ہندوستانی شہری (Indian Citizen) اعلیٰ تعلیم، ملازمت یا کاروبار کی غرض سے امریکہ جاتا ہے اور وہاں کئی سالوں تک قیام پذیر رہتا ہے، تو طویل قیام اور وہاں کے تمام مقامی کارڈز بن جانے کے باوجود وہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستانی شہری ہی رہتا ہے، کیونکہ اس کے پاس ہندوستانی پاسپورٹ ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ فرد امریکہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے بعد تمام تر قانونی تقاضے پورے کرتا ہے اور "امریکی شہریت" (American Citizenship) کے لیے باضابطہ عریضہ (درخواست) دائر کرتا ہے، تو امریکی امیگریشن قوانین کے تحت اس کی درخواست منظور ہونے پر اسے ایک نیا امریکن پاسپورٹ عطا کیا جاتا ہے۔ چونکہ ہندوستان کا آئین بیک وقت دوہری شہریت کی اجازت نہیں دیتا، اس لیے امریکی پاسپورٹ ملتے ہی اس کی سابقہ قانونی شناخت (انڈین سٹیزن) ختم ہو جاتی ہے اور وہ اب ایک باقاعدہ "امریکی شہری" کہلاتا ہے۔ پاسپورٹ کا یہ تبادلہ ثابت کرتا ہے کہ پاسپورٹ کا بدلنا دراصل شہریت کی حتمی تبدیلی کا مظہر ہے۔ پاسپورٹ: شہریت کی بہترین اور عالمگیر شناخت کیوں؟: کسی بھی ملک کے اندرونی شناختی کارڈز (جیسے ووٹر آئی ڈی، راشن کارڈ یا دیگر مقامی دستاویزات) صرف اس ملک کی حدود کے اندر عارضی مقاصد کے لیے کام آتے ہیں اور ان سے کسی شخص کی بین الاقوامی قانونی شہریت کا حتمی فیصلہ نہیں ہوتا (کیونکہ غیر ملکی مقیم افراد کو بھی کچھ مقامی کارڈز جاری ہوسکتے ہیں)۔ اس کے برعکس، پاسپورٹ وہ واحد دستاویز ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر اور عالمی قوانین کے تحت بین الاقوامی سرحدوں پر کسی شخص کی قومیت کی تصدیق کرتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس کسی ملک کا پاسپورٹ موجود ہے، تو دنیا کی کوئی بھی عدالت یا حکومت اس کی شہریت سے انکار نہیں کرسکتی، کیونکہ اس کی پشت پر پوری ریاست کی طاقت اور خود مختاری کھڑی ہوتی ہے۔

سونم وانگ چک کی ۲۱ روزہ بھوک ہڑتال اور

کبھی کبھی ایک انسان کا خاموش بیٹھ جانا پوری ریاست کے شور پر بھاری پڑ جاتا ہے۔ جب کوئی انسان اپنی جان کی پروا کیے بغیر اپنے مطالبات کے لیے بھوک ہڑتال کرتا ہے تو وہ دنیا کو یہ پیغام دیتا ہے کہ اس کے پاس اب الفاظ نہیں بچے صرف قربانی باقی رہ گئی ہے۔ سونم وانگ چک کی اکیس روزہ بھوک ہڑتال بھی اسی خاموش احتجاج کی علامت بن چکی تھی۔ مگر ہفتہ کی صبح جو مناظر سامنے آئے انہوں نے بہت سے دلوں کو مضطرب کر دیا۔ احتجاجی مقام پر موجود متعدد افراد کا دعویٰ ہے کہ پولیس نے سونم وانگ چک کو زبردستی وہاں سے اٹھایا، ان کے ساتھ سختی کی گئی، انہیں گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لے جایا گیا اور احتجاج کرنے والوں کو منتشر کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا گیا۔ جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ انہیں صرف علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا کیونکہ ان کی صحت مسلسل بگڑ رہی تھی تاہم احتجاج میں شریک افراد اس کارروائی کو اپنے احتجاج کو کمزور کرنے کی کوشش قرار دے رہے ہیں۔ اگر واقعی کسی نہتے اور بھوک سے نڈھال انسان کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیا گیا، اس کی عزتِ نفس مجروح کی گئی یا اس کے ساتھیوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی تو یہ منظر ہر حساس انسان کے دل کو زخمی کرنے کے لیے کافی ہے۔ احتجاج کرنے والے دشمن نہیں ہوتے وہ بھی اسی ملک کے شہری ہوتے ہیں جنہیں آئین نے اپنی بات کہنے اور پرامن احتجاج کا حق دیا ہے۔ طاقت کا استعمال کبھی بھی مکالمے کا متبادل نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ احتجاجی شرکاء کا الزام ہے کہ کچھ عناصر جان بوجھ کر اس پرامن دھرنے کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے لوگ احتجاج کو بدنام کرنے، شرکاء کو مشتعل کرنے اور تحریک کو متنازع بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اصل مطالبات پس منظر میں چلے جائیں۔ اگر کسی بھی احتجاج میں ایسے عناصر واقعی سرگرم ہوں تو یہ نہ صرف تحریک کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ جمہوری ماحول کے لیے بھی خطرناک ہے۔ کسی بھی پرامن احتجاج کو خراب کرنا یا اسے تشدد کی طرف دھکیلنا کسی کے مفاد میں نہیں۔ جب کوئی تحریک عوامی توجہ حاصل کرنے لگتی ہے تو اکثر ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جن میں اصل مقصد سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ احتجاج کرنے والے بھی صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑیں اور انتظامیہ بھی ایسے کسی بھی عنصر کے خلاف کارروائی کرے جو حالات کو بگاڑنے کی کوشش کرے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے نے سونم وانگچک کو اسپتال منتقل کیے جانے کے بعد اعلان کیا کہ وہ خود بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سونم وانگ چک کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ غیر انسانی اور بزدلانہ تھا، لیکن اس کے باوجود تحریک ختم نہیں ہوگی۔ ان کے مطابق 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ ہر حال میں ہوگا اور احتجاج پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ جاری رہے گا۔ ہر تحریک کو طاقت سے دبایا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کے پیچھے عوامی احساسات موجود ہوں تو اسے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ لاٹھیاں جسموں کو زخمی کرسکتی ہیں مگر نظریات کو نہیں۔ گرفتاریوں سے راستے بند کیے جاسکتے ہیں مگر سوچ کو قید نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی احتجاج کو ختم کرنا مقصود ہو تو اس کا راستہ طاقت نہیں بلکہ انصاف، مکالمہ اور عوامی اعتماد ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ ہو۔ اگر پولیس نے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے صرف طبی ضرورت کے تحت کارروائی کی تو حقیقت سامنے آنی چاہیے اور اگر احتجاجیوں کے ساتھ غیر ضروری تشدد یا بدسلوکی ہوئی ہے تو اس کی بھی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ اسی طرح اگر واقعی کچھ عناصر احتجاج کو خراب کرنے یا پرامن ماحول کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ان کے خلاف بھی بلا امتیاز کارروائی ہونی چاہیے۔ ایک مہذب جمہوریت کی خوبصورتی یہی ہے کہ وہاں اختلاف کو دبایا نہیں جاتا بلکہ سنا جاتا ہے، احتجاج کو کچلا نہیں جاتا بلکہ اس کے اسباب دور کیے جاتے ہیں، اور شہریوں کے زخموں پر طاقت نہیں بلکہ انصاف کا مرہم رکھا جاتا ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو قوموں کو مضبوط بناتا ہے اور ریاست و عوام کے درمیان اعتماد کو برقرار رکھتا ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

بھوک کا مقدمہ، اقتدار کی عدالت میں!

شرف الدین سید

تاریخ میں بعض مقدمات عدالتوں میں نہیں، انسان کے ضمیر میں سنے جاتے ہیں۔ ریاست کے پاس آئین ہوتا ہے، قانون ہوتا ہے، پارلیمنٹ، عدالتیں، پولیس، فوج اور بے شمار اختیارات ہوتے ہیں۔ لیکن ایک طاقت ایسی بھی ہے جس کے سامنے کبھی کبھی یہ سارے وسائل بھی بے بس دکھائی دیتے ہیں۔ وہ طاقت کسی ہتھیار، کسی لشکر یا کسی انقلاب کی نہیں، بلکہ ایک ایسے انسان کی ہوتی ہے جو اپنے جسم کو ہی احتجاج کی آخری دلیل بنا لیتا ہے۔ یہی بھوک ہڑتال ہے۔ بظاہر یہ ایک شخص کا اپنے آپ کو تکلیف دینا ہے، مگر حقیقت میں یہ اقتدار کے ضمیر کو مخاطب کرنے کا ایک اخلاقی مقدمہ ہے۔ اس میں نہ دوسروں کا خون بہایا جاتا ہے، نہ املاک جلائی جاتی ہیں، نہ قانون کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ صرف ایک سوال ریاست کے سامنے رکھا جاتا ہے: "کیا تم اب بھی سننے کی صلاحیت رکھتے ہو؟" مہاتما گاندھی نے ہندوستان کو صرف سیاسی آزادی کا راستہ نہیں دکھایا، بلکہ سیاست کی ایک اخلاقی زبان بھی عطا کی۔ ان کے نزدیک بھوک ہڑتال کسی کو بلیک میل کرنے کا ذریعہ نہیں تھی، بلکہ خود احتسابی اور اجتماعی ضمیر کو بیدار کرنے کی ایک آخری کوشش تھی۔ اسی لیے انہوں نے بار ہا کہا کہ عدم تشدد کمزور کا ہتھیار نہیں، بلکہ اخلاقی جرات کا بلند ترین اظہار ہے۔ آزادی کے بعد بھی ہندوستان نے اس روایت کو کئی بار زندہ ہوتے دیکھا۔ پوتی سری راملو نے لسانی بنیادوں پر ریاست کی تشکیل کے مطالبے کے لیے جان دے دی۔ ارم شرمیلا نے سولہ برس تک مسلسل بھوک ہڑتال کر کے یہ ثابت کیا کہ ایک کمزور دکھائی دینے والا انسان بھی ریاست سے بڑے سوال پوچھ سکتا ہے۔ ان تحریکوں کے نتائج پر اختلاف ہوسکتا ہے، مگر ان کی اخلاقی معنویت سے انکار ممکن نہیں۔

آج ایک بار پھر یہی سوال ہمارے سامنے ہے۔ لداخ کے انجینئر، ماہر تعلیم، ماحولیات کے علمبردار اور رامن میگسیسے ایوارڈ یافتہ سونم وانگ چک اپنی بھوک کے ذریعے حکومت کی توجہ ایک عوامی مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے مطالبات سے اتفاق یا اختلاف ہر شہری کا حق ہے، لیکن ایک بات پر اختلاف نہیں ہونا چاہیے کہ جب کوئی شہری اپنی جان کو داؤ پر لگا دے تو حکومت کی پہلی ذمہ داری خاموش رہنا نہیں بلکہ مکالمہ کرنا ہوتی ہے۔ جمہوریت صرف اکثریت کا نام نہیں، بلکہ اختلاف کو سننے کے سلیقے کا نام بھی ہے۔ اگر اقتدار صرف ان آوازوں کو سنے جو اس کی تعریف کریں اور ان آوازوں سے منہ موڑ لے جو سوال پوچھتی ہیں، تو جمہوریت اپنی روح کھونے لگتی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہمارے عہد میں احتجاج کا جواب دلیل سے کم اور پروپیگنڈے سے زیادہ دیا جانے لگا ہے۔ مطالبات پر گفتگو کرنے کے بجائے احتجاج کرنے والے کی نیت پر بحث شروع کر دی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا کردار کشی کا میدان بن جاتا ہے اور اصل سوال کہیں پس منظر میں گم ہو جاتا ہے۔ اس رویے سے وقتی سیاسی فائدہ تو شاید حاصل ہو جائے، لیکن جمہوری معاشرے کا اخلاقی سرمایہ کمزور ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ ہمیں ایک مختلف روایت بھی یاد دلاتی ہے۔ 1956ء میں ریلوے کے

ایک حادثے کے بعد ریلوے وزیر لال بہادر شاستری نے یہ کہہ کر استعفیٰ پیش کیا کہ اگرچہ حادثہ ان کے ہاتھوں نہیں ہوا، لیکن اس کی اخلاقی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ یہی وہ سیاست تھی جس میں منصب سے زیادہ وقار، اور اقتدار سے زیادہ جواب دہی کی اہمیت تھی۔ اسی طرح پونا معاہدے کے موقع پر مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے درمیان اختلاف اپنی انتہا پر تھا۔ مگر دونوں نے بالآخر ایسا راستہ اختیار کیا جس میں اختلاف باقی رہا، لیکن انسانیت شکست نہ کھائے۔ تاریخ نے اسی رویے کو عزت بخشی۔

آج بھی سوال کسی ایک وزیر، کسی ایک حکومت یا کسی ایک تحریک کا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اخلاقی جواب دہی کی اس روایت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر ایک مذاکراتی وفد، ایک سنجیدہ ملاقات، یا کوئی ذمہ دارانہ سیاسی قدم ایک انسان کی جان بچا سکتا ہے تو اسے کمزوری نہیں، جمہوریت کی پختگی سمجھنا چاہیے۔ اور سونم وانگ چک سے بھی ایک مخلصانہ گزارش ہے کہ زندگی ہر جدوجہد کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ زندہ انسان تحریکوں کو آگے بڑھاتے ہیں، جبکہ موت اکثر سوال تو چھوڑ جاتی ہے مگر جواب تلاش کرنے والوں کی تعداد کم کر دیتی ہے۔ اگر مطالبات فوری طور پر پورے نہ بھی ہوں، تب بھی جدوجہد کے آئینی اور جمہوری راستے بند نہیں ہوتے۔ آخر کار، اقتدار کا اصل امتحان اپنے مخالف کو خاموش کر دینا نہیں، بلکہ اس کی آواز سننے کا حوصلہ پیدا کرنا ہے۔

بھوک کا مقدمہ، اقتدار کی عدالت میں ضرور پیش ہوتا ہے، مگر اس کا آخری فیصلہ ہمیشہ تاریخ کی عدالت سناتی ہے۔ وہاں نہ اکثریت کام آتی ہے، نہ طاقت، نہ عہدے؛ وہاں صرف یہ پوچھا جاتا ہے کہ جب ایک انسان اپنی جان بچانے کی امید لیے تمہارے دروازے پر کھڑا تھا، تب تم نے اپنے اقتدار کو بڑا سمجھا تھا یا اپنی انسانیت کو؟

ڈائٹ کرنے کے رجحان کو دنیا بھر میں اکثر اچھا سمجھا جاتا ہے اور بہت سی مشہور شخصیات بھی اس کی تائید اور توثیق کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اسے صحت مند زندگی اور تندرست زندگی کا ذریعہ کہا جاتا ہے اور اس نے دنیا میں تیزی سے بڑھتی ہوئی 250 بلین ڈالر کی صنعت کی بنیاد رکھی ہے۔

تقریباً 2،000 زیادہ وزن والے اور موٹے افراد جو وزن کم کرنا چاہتے تھے، پر کی گئی ایک تحقیق میں یہ پتہ چلا کہ جو لوگ ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے ان میں ڈپریشن کی علامات دوسرے لوگوں کے مقابلے میں تقریباً 80 فیصد زیادہ تھیں۔ کیلوریز کو کم کرنے کے لیے یہ شاید ایک زبردست سیلز پچ ہے، لیکن بھوکا رہنا ہمارے ذہنوں کو کئی طرح سے متاثر کر سکتا ہے، کم از کم ہمیں 'ہنگری' بنا کر، یعنی ہم کھانے کے وقت کے درمیان طویل وقفے کے باعث غصے کی کیفیت میں آ سکتے ہیں۔ درحقیقت، تحقیق سے ثابت ہو رہا ہے کہ بھوکا رہنا یا فاقہ کرنا ہمارے جذبات سے لے کر ہماری فیصلہ کرنے کی صلاحیت تک ہر چیز کو کم از کم مختصر مدت کے لیے منفی طور پر متاثر کر سکتا ہے۔ یہ تمام چیزیں بالآخر اس بات پر اثر انداز ہوتی ہیں کہ ہم کتنی اچھی طرح سے سوچتے ہیں اور فیصلے کرتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ڈائٹنگ سے کہیں زیادہ سنجیدہ ہے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں بہت سے لوگ اپنا پیٹ پالنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بھوک عدم مساوات کو بڑھا سکتی ہے۔ ایک تحقیق سے پتا چلا ہے کہ انڈیا کے سکولوں میں سکول کے کھانے کی فراہمی نے طلبہ کی علمی کارکردگی کو 13 فیصد سے 16 فیصد تک بہتر بنایا ہے۔ مناسب غذائیت اور کیلوریز کے بغیر ہمارے دماغ کی نشوونما اور اس کے کام کرنے کا طریقہ متاثر ہوسکتا ہے۔ لیکن روزمرہ کی بھوک ہماری سوچ کو کیسے متاثر کر سکتی ہے؟ ہمارے سوچنے کے طریقے پر جذبات کا گہرا اثر ہوتا ہے، خاص طور پر جب ہم انھیں سمجھ نہیں پاتے۔ لیکن جب ہم یہ جان جائیں کہ وہ ہماری سوچ اور فیصلہ سازی پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں تو اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا آسان ہوتا ہے۔ برا موڈ اکثر ہمیں زیادہ مایوسی کا شکار بناتا ہے، مثال کے طور پر یہ ہماری سوچ کو زیادہ منفی کرتا ہے۔ تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ اگر آپ پریشان نہیں ہیں تو آپ کوئی بھی مالی معاملات طے کرتے وقت نقصان کے خطرے میں نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ نے ایک ایسی فلم دیکھی ہے اجس نے آپ کو اداس کر دیا ہے تو اس کے بعد اگر آپ ایک جیکٹ آن لائن فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو امکان ہے کہ آپ اسے کم قیمت پر بیچیں گے۔

بھوک منفی جذبات اور خراب مزاج کا ایک عنصر لگتا ہے۔ 2022 کی ایک تحقیق میں، ماہر نفسیات نینکے جونکر اور نیدرلینڈز کی یونیورسٹی آف گرونگن کے محققین نے 129 خواتین جن میں سے نصف کو 14 گھنٹے بھوکا رہنے کے لیے کہا گیا تھا سے ان کی بھوک کی شدت، کھانے کی عادات اور مزاج کے بارے میں سوالات کیے گئے۔ ان محققین نے جانا کہ بھوکی خواتین میں زیادہ منفی جذبات سامنے آئے جن میں تناؤ، غصہ، ڈپریشن، تھکاوٹ اور الجھن شامل ہیں۔ محقق جونکر کہتے ہیں کہ 'ان خواتین میں یہ معمولی اثرات نہیں تھے۔ بلکہ بھوکی خواتین نے بتایا کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں دوگنا غصہ کرتی تھیں۔ وہ بالکل بھوک کے باعث غصے میں کیفیت میں تھیں۔ 'خراب مزاج دنیا کو دیکھنے کے نظریے کو یکسر بدل سکتا ہے۔ اگر آپ کا مزاج خراب ہے تو آپ کو سب منفی باتیں یاد آئیں گی جو آپ کے مزاج کو مزید خراب کر دیں گی۔ یہ منفی مزاج ہمیں صورتحال کو سمجھنے اور فیصلوں میں غلطیاں کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم دنیا کو سیاہ اور سفید کے انداز میں دیکھتے ہیں اور تمام اہم باتوں سے محروم رہتے ہیں۔ جب ہم مایوسی محسوس کرتے ہیں، تو ہم مثبت باتوں کے بجائے منفی باتوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، جو ہمیں اپنے بارے میں برا محسوس کروا سکتی ہیں۔' تحقیق اور تجربات کے ایک اور سلسلے میں امریکی یونیورسٹی آف نارتھ کیرولینا کے ماہر نفسیات اور نیورو سائنسدان کرسٹن لنڈ کوئسٹ اور دیگر محققین نے پایا کہ بھوک لوگوں میں منفی جذبات کے رجحان کو بڑھاتی ہے۔ انھوں نے 218 افراد (جن میں سے کچھ بھوکے تھے) کو غیر جانبدار، مثبت اور منفی تصاویر دکھائیں (جیسے کہ ایک غصیلا کتا)، اور پھر ان سے کہا کہ وہ اپنی آنتوں کے احساس کو یہ تعین کرنے کے لیے استعمال کریں کہ آیا زیادہ مبہم تصویر مثبت ہے یا منفی۔

□□□

غزل

ساقیا تو نے مرے ظرف کو سمجھا کیا ہے
زہر پی لوں گا ترے ہاتھ سے صہبا کیا ہے

میں چلا آیا ترا حسن تغافل لے کر
اب تری انجمن ناز میں رکھا کیا ہے

نہ بگولے ہیں نہ کانٹے ہیں نہ دیوانے ہیں
اب تو صحرا کا فقط نام ہے صحرا کیا ہے

ہو کے مایوس وفا ترک وفا تو کر لوں
لیکن اس ترک وفا کا بھی بھروسا کیا ہے

کوئی پابند محبت ہی بتا سکتا ہے
ایک دیوانے کا زنجیر سے رشتہ کیا ہے

ساقیا کل کے لیے میں تو نہ رکھوں گا شراب
تیرے ہوتے ہوئے اندیشۂ فردا کیا ہے

میری تصویر غزل ہے کوئی آئینہ نہیں
سیکڑوں رخ ہیں ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے

صاف گوئی میں تو سنتے ہیں فنا ہے مشہور
دیکھنا یہ ہے ترے منہ پہ وہ کہتا کیا ہے

نانظامی کانپوری

جوہر یونیورسٹی: کیا بلڈوزر ہی آخری راستہ ہے؟

محمد اویس سنبھلی

اتر پردیش کے ضلع رام پور میں واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی، ان دنوں اپنے تعلیمی کارناموں کے بجائے انہدام کے خطرے کی وجہ سے سرخیوں میں ہے۔ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے مطابق یونیورسٹی کی 40/ میں سے 38/ عمارتیں منظور شدہ نقشے کے بغیر تعمیر کی گئیں، اس لیے انہیں غیر قانونی قرار دیتے ہوئے یونیورسٹی انتظامیہ کو پندرہ دن کے اندر خود انہدام کا نوٹس جاری کیا گیا ہے، بصورت دیگر سرکاری مشینری کے ذریعے کارروائی کی جائے گی۔ جوہر یونیورسٹی کی داستان بھی کم دلچسپ نہیں۔ ابتدا میں اعظم خان کا خواب صرف ایک عام یونیورسٹی کا نہیں بلکہ اتر پردیش کی پہلی ریاستی اردو یونیورسٹی قائم کرنے کا تھا۔ 2004ء میں اس منصوبے کی بنیاد رکھی گئی اور تحریکِ خلافت کے ممتاز رہنما مولانا محمد علی جوہر کے نام پر یونیورسٹی کا نام تجویز کیا گیا۔ تاہم یہ خواب سیاسی اور انتظامی اختلافات کی نذر ہو گیا۔ اس وقت کے گورنر ٹی۔ وی۔ راجیشور نے اعظم خان کو تاحیات چانسلر بنانے کی تجویز منظور نہیں کی، جبکہ مرکز میں برسرِ اقتدار کانگریس حکومت نے بھی اردو یونیورسٹی کے قیام پر یہ شرط عائد کر دی کہ اگر اعظم خان تاحیات چانسلر نہ ہوں تو اسے اردو یونیورسٹی کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اعظم خان نے اس شرط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، یوں اتر پردیش کی پہلی اردو یونیورسٹی کا خواب تو شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا لیکن اعظم خان نے ہمت نہیں ہاری اور اسی خواب کو ایک نئے قالب میں ڈھالتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کی بنیاد رکھ دی، جو بعد میں ان کی سیاسی اور تعلیمی شناخت کا سب سے بڑا حوالہ بن گئی۔ 2006ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو نے یونیورسٹی کا سنگِ بنیاد رکھا، مگر اگلے ہی برس بہوجن سماج پارٹی کے اقتدار میں آنے سے یہ منصوبہ ایک بار پھر مشکلات میں گھر گیا۔ ایسے حالات میں اعظم خان نے انجینئرنگ کالج کے ذریعے اس تعلیمی سفر کو جاری رکھا۔ بالآخر 2012ء میں سماج وادی پارٹی کی حکومت کی واپسی کے بعد یہ خواب نئی زندگی لے کر ابھرا۔ اکھلیش یادو کی حکومت نے اسے مکمل نجی جامعہ کا درجہ دیا اور تقریباً آٹھ برس کی مسلسل جدوجہد، سیاسی نشیب و فراز اور انتظامی رکاوٹوں کے بعد 8/ ستمبر 2012ء کو ملائم سنگھ یادو کے ہاتھوں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ آج یہ ادارہ مغربی اتر پردیش میں اعلیٰ تعلیم کا ایک اہم مرکز ہے۔ رام پور شہر سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے کوسی کے کنارے واقع اس جامعہ کو 2012ء میں اتر پردیش حکومت نے یونیورسٹی کا درجہ دیا، جبکہ 28 مئی 2013ء کو قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی اداروں نے اسے اقلیتی تعلیمی ادارے کی حیثیت بھی عطا کی۔ اس وقت یہاں مختلف پیشہ ورانہ اور عصری علوم میں ہزاروں طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر واقعی اس کی عمارتیں منہدم کر دی جاتی ہیں تو اس کے اثرات کسی ایک سیاست داں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ ایک فعال تعلیمی ادارہ، اس کے طلبہ، اساتذہ، ملازمین اور ان کے خاندان سب اس کی زد میں آئیں گے۔ اعظم خان کی سیاسی زندگی تنازعات سے خالی نہیں رہی۔ اپنے بے باک اندازِ سیاست اور تند و تیز بیانات کے باعث وہ اکثر سرخیوں میں رہے، لیکن 2017 میں اتر پردیش میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت قائم ہونے کے بعد ان کے لیے مشکلات میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا۔ ایک مقدمے میں راحت ملتی تو کسی دوسرے مقدمے کا سامنا کرنا پڑتا۔ اسی دوران ان کے خلاف متعدد مقدمات قائم ہوئے، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ، انکم ٹیکس اور دیگر اداروں نے مختلف کارروائیاں کیں، اور وہ آج بھی جیل میں رہتے ہوئے عدالتی کارروائیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ایک سوال خود اعظم خان سے بھی بنتا ہے۔ ایک ایسے سیاست دان کو، جو برسوں اقتدار کا حصہ رہا، بخوبی معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اربوں روپے کے ایک تعلیمی منصوبے میں قانونی تقاضوں اور ضروری منظوریوں کو نظر انداز کرنا مستقبل میں کتنی بڑی مشکل پیدا کر سکتا ہے۔ بڑے خواب صرف جذبے سے نہیں، بلکہ مضبوط قانونی بنیادوں پر بھی استوار ہوتے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ برقرار ہے کہ کیا ایک انتظامی یا قانونی کوتاہی کی سزا پورے تعلیمی ادارے کو دی جانی چاہیے؟ عجیب تماشہ ہے! ایک ایسی یونیورسٹی، جس کے قیام میں سرکاری وسائل، حکومتی تعاون اور عوام کے ٹیکس سے حاصل ہونے والے کروڑوں بلکہ اربوں روپے بھی صرف ہوئے، آج اسی ریاستی نظام کی جانب سے اسے ملبے میں تبدیل کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اگر تعمیرات میں قانونی یا انتظامی بے ضابطگیاں ہیں تو یقیناً ان کا ازالہ قانون کے مطابق ہونا چاہیے، مگر کیا قانون کے پاس بلڈوزر کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں؟ کیا جرمانہ، ریگولرائزیشن، مشروط منظوری، عدالتی نگرانی یا مرحلہ وار اصلاح جیسے متبادل طریقے اب ہماری انتظامی لغت سے خارج ہو چکے ہیں؟ تعلیم گاہیں قوموں کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ ان کے بارے میں کیے جانے والے فیصلوں میں سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر وسیع تر عوامی مفاد، طلبہ کے مستقبل اور تعلیمی نقصان کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ ایک یونیورسٹی کو تعمیر ہونے میں برسوں لگتے ہیں، مگر اسے ملبے میں بدلنے کے لیے چند گھنٹے کافی ہوتے ہیں۔ جوہر یونیورسٹی کے معاملے میں حکومت سے جواب طلب کرنا جمہوری حق ہے، لیکن یہ صرف حکومت کا نہیں، اپوزیشن کا بھی امتحان ہے۔ 2027ء کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات اب زیادہ دور نہیں۔ ریاست میں بنیادی مقابلہ ایک بار پھر بھارتیہ جنتا پارٹی اور سماج وادی پارٹی کے درمیان متوقع ہے۔ ایسے میں سب سے بڑا سوال اکھلیش یادو سے ہے۔ اعظم خان نہ صرف ان کی جماعت کے بانی رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں بلکہ جوہر یونیورسٹی بھی سماج وادی دورِ حکومت کی ایک نمایاں تعلیمی یادگار ہے۔ اگر آج اس تعلیمی ادارے کی بقا ہی داؤ پر لگی ہوئی ہے تو کیا سماج وادی پارٹی کی ذمہ داری صرف پریس کانفرنسوں، احتجاجی بیانات اور سوشل میڈیا پوسٹوں تک محدود رہے گی، یا وہ عدالت، اسمبلی، عوام اور دیگر آئینی اداروں کے سامنے اس ادارے کے تحفظ کے لیے کوئی مؤثر اور سنجیدہ جدوجہد بھی کرے گی؟ اکھلیش یادو کو یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ یہ صرف اعظم خان کا معاملہ نہیں بلکہ ان کی اپنی سیاسی ساکھ کا بھی امتحان ہے۔ اگر وہ اپنی جماعت کے ایک بانی رہنما کے سب سے بڑے تعلیمی منصوبے کو بچانے کے لیے بھی بھرپور جدوجہد نہ کر سکے تو سیاسی وفاداری، رفاقت اور نظریاتی وابستگی جیسے الفاظ محض انتخابی تقریروں کی زینت بن کر رہ جائیں گے۔ سماج وادی پارٹی کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ 2027ء کا انتخابی میدان صرف نعروں سے نہیں بلکہ ایسے ہی عملی رویّوں سے ہموار ہوگا۔ اسی طرح آزاد سماج پارٹی کے سربراہ ایڈووکیٹ چندر شیکھر آزاد سے بھی توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اس معاملے کو صرف ایک سیاسی تنازع نہیں بلکہ تعلیم، آئینی انصاف اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کا مسئلہ سمجھتے ہوئے اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔ ایسے مواقع ہی سیاسی قیادت کے اصل قد کا تعین کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! آنے والی نسلیں شاید یہ نہ پوچھیں کہ جوہر یونیورسٹی کا نقشہ منظور تھا یا نہیں، مگر وہ یہ ضرور پوچھیں گی کہ جب جوہر یونیورسٹی خطرے میں تھی تو اسے بچانے کے لیے کون کھڑا ہوا تھا؟ طلبہ کے مستقبل کی فکر کس نے کی تھی؟ اور کس نے یہ ثابت کیا تھا کہ ایک مہذب ریاست کی اصل طاقت بلڈوزر کے شور میں نہیں، بلکہ انصاف، دانش اور قانون کی بالادستی میں ہوتی ہے۔ قانون کی حکمرانی ہر جمہوری نظام کی بنیاد ہے اور کوئی بھی ادارہ اس سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔ لیکن قانون کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ انصاف کرنا بھی ہے۔ اگر کسی قانونی بے ضابطگی کا ازالہ طلبہ کے مستقبل کو داؤ پر لگائے بغیر ممکن ہو تو ایسے راستے کو ترجیح ملنی چاہیے۔ لیکن کیا کہیے! یہ نیا بھارت ہے، جس کی پیدائش 2014ء میں ہوئی تھی، لہٰذا وہ ابھی جمہوری سنِ بلوغت تک پوری طرح نہیں پہنچ سکا۔ اسی لیے اسے تعمیر سے زیادہ انہدام، ادارے بنانے سے زیادہ انہیں مٹانے، اور اختلاف کا جواب دلیل سے دینے کے بجائے بلڈوزر سے دینے میں زیادہ دلچسپی ہے۔ مگر تاریخ کا اٹل سبق یہ ہے کہ بلڈوزر عمارتیں گرا سکتے ہیں، خواب نہیں؛ دیواریں منہدم کر سکتے ہیں، علم کی روشنی نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جوہر یونیورسٹی کو بچانے کے لیے کون آگے آتا ہے۔ حکومت کے ہر قدم پر یقیناً عوام کی نظر رہے گی، مگر اس سے بھی بڑھ کر اپوزیشن جماعتوں کا سیاسی مستقبل اب ان کے عملی کردار سے وابستہ ہے۔ یہ وقت محض بیانات، ٹویٹس اور پریس کانفرنسوں کا نہیں، بلکہ آئینی، قانونی اور عوامی جدوجہد کا ہے۔ جنتر منتر پر برسرِ احتجاج سونم وانگچک، ابھیجیت دیپکے، نیہا اور ان کے ساتھیوں سے بھی بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ 20/ تاریخ کو جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک ہونے والے اپنے مجوزہ مارچ میں وہ جوہر یونیورسٹی کے مسئلے کو بھی اپنے مطالبات میں شامل کریں۔ آخر جب کسی درسگاہ پر بلڈوزر کا سایہ منڈلانے لگے تو معاملہ صرف ایک ادارے کا نہیں رہتا۔

ڈاکٹر ظفر الدین انصاری کی تصنیف ادبی نگارشات کا فنی و فکری جائزہ

اسامہ فاروقی حاجی پور

ادبی تخلیق اگر دل کا گداز اور ذہن کی بیداری ہے، تو تنقید اس گداز کو پرکھنے اور اس بیداری کو سمت عطا کرنے کا عمل ہے۔ جب کوئی صاحبِ قلم طویل عرصہ علم و آگہی کی ترویج میں گزارنے کے بعد اپنے تجرباتِ فکر کو قرطاس کے حوالے کرتا ہے، تو تحریر میں صرف الفاظ نہیں ڈھلتے، بلکہ ایک عہد کی علمی تاریخ سانس لیتی ہے۔ للت نارائن متھلا یونیورسٹی، دربھنگہ کے سابق صدر شعبہ اردو ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری کا زیرِ نظر مجموعۂ مضامین ادبی نگارشات ایک ایسا ہی علمی سرمایہ ہے، جو تاثراتی نقد کی سطحی لہروں سے الگ، متن کی گہرائی اور معروضی تجزیے کی اساس پر استوار ہے۔ یہ کتاب محض چند رسمی مضامین کا مجموعہ نہیں، بلکہ کلاسیکی روایت کی پاسداری اور جدید رجحانات کی تفہیم کا ایک ایسا متوازن امتزاج ہے، جو خاص طور پر اردو ادب کے طلبہ کے لیے ایک بیش قیمت نصابی، درسی اور امتحانی تحفہ ہے۔ یہ تصنیف طلبہ کو روایتی گائیڈ بکس کے بازاری اور سطحی مواد سے بچا کر ان میں متن کو گہرائی سے پڑھنے اور پرکھنے کا حقیقی شعور بیدار کرتی ہے۔

کسی بھی تصنیف کی صحیح تفہیم اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کے مصنف کی علمی تربیت، فکری میلانات اور ادبی وابستگیوں کو پیشِ نظر نہ رکھا جائے۔ ڈاکٹر انصاری کی تنقید کسی مخصوص نظریاتی دبستان کی پابند نہیں دکھائی دیتی۔ وہ نہ تو محض تاثراتی تحسین کے قائل ہیں اور نہ خشک علمی موشگافیوں میں الجھتے ہیں، بلکہ متن، مصنف اور عہدِ ادبی ان تینوں کے باہمی رشتے کو سامنے رکھ کر اپنی گفتگو ترتیب دیتے ہیں۔ ان کے یہاں اعتدال، ترتیبِ فکر اور سادہ مگر باوقار اسلوب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اور یہی اوصاف ان کی تنقیدی نگارشوں کو عام روایتی کالموں سے ممتاز کرتے ہیں۔ کتاب کا انتساب مصنف نے اپنے والدِ محترم محمد صدیق انصاری، والدہ محترمہ حسینہ خاتون اور شریکِ حیات رقیہ خاتون کی محبتوں اور دعاؤں کے نام کیا ہے، جو اس فکری اساس کو ظاہر کرتا ہے جہاں محنت، اخلاص اور خود اعتمادی کو زندگی کا اصل حاصل سمجھا گیا۔ یہ کتاب چار اہم ابواب پر مشتمل ہے جو ایک سو چھہتر صفحات کے وسیع کینوس کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں، اور اس کا ہر صفحہ طلبہ کے لیے معلومات اور تنقیدی بصیرت کا ایک نیا دریچہ کھولتا ہے۔

کتاب کا پہلا اور سب سے ضخیم حصہ اردو ادب کے مقتدر اساطین اور اصنافِ سخن کے احاطے پر مبنی ہے، جہاں مصنف کا تنقیدی زاویہ کسی ایک مخصوص نظریے کا اسیرِ نظر نہیں آتا، بلکہ وہ موضوع کے مزاج کے مطابق نہایت شستہ اور کلاسیکی اردو کے حسن سے آراستہ بیانیہ اختیار کرتے ہیں۔ انہوں نے جہاں ایک طرف سرسید احمد خاں بحیثیت صحافی کے عنوان سے سرسید کی اصلاحی اور انقلابی صحافت کے نقوش کو اجاگر کرتے ہوئے طلبہ کے لیے تاریخِ صحافت کے پیچیدہ گوشوں کو

آسان بنایا ہے، وہیں دوسری طرف شاد عظیم آبادی بحیثیت غزل گو اور جمیل مظہری اردو کے نامور شاعر کے تحت عظیم آباد کی شعری روایت، ان کے لہجے کی شگفتگی اور فلسفیانہ گہرائی کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا ہے ۔ کلیم عاجز کی شاعرانہ عظمت کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف نے ان کے صوفیانہ رچاؤ، درد و کرب اور غزل میں میر تقی میر کی روایت کے احیا کو جس دردمندی اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے، وہ قاری کو پہلی ہی سطر سے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اصنافی تنقید کے ذیل میں آغا حشر کاشمیری اور اردو ڈرامہ کے تحت اردو تھیٹر اور مکالمہ نگاری کے فنی لوازمات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، جبکہ افسانوی ادب میں کرشن چندر کا مقام اور سہیل عظیم آبادی کی افسانہ نگاری جیسے مضامین طلبہ کو فکشن کی تکنیک، سماجی مسائل کی پیشکش اور ترقی پسند تحریک کے فکری پس منظر کو سمجھنے میں بھرپور معاونت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی شکیلہ اختر کے افسانوی مقام، شین مظفر پوری کی ادبی خدمات، اور پروفیسر گوپی چند نارنگ کی کثیر الجہات شخصیت پر لکھے گئے مضامین درسی تقاضوں کو پوری علمی وقار کے ساتھ تشنہ نہیں چھوڑتے، بلکہ انہیں ایک ٹھوس اور مستند مواد فراہم کرتے ہیں، یہاں تک کہ راحت اندوری پر لکھا گیا مضمون اس امر کی دلیل ہے کہ مصنف کی نگاہ معاصر شاعری کی عوامی مقبولیت، مزاحمتی لہجے اور عصری حسیت کو بھی تنقید کے ترازو پر تولنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کا ایک اور بڑا اور توسیعی اختصاص یہ ہے کہ یہ بہار، خصوصاً سرزمینِ حاجی پور کی علمی و ادبی تاریخ اور وہاں کی موجودہ اردو تحریک کا ایک مستند اور زندہ اشاریہ بن گئی ہے۔ مصنف نے معاصرانہ چشمک اور روایتی بخل سے بلند ہو کر اپنے اسلاف اور معاصرین کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ یادِ رفتگاں کے تحت اپنے استادِ مکرم پروفیسر محمد سلیمان کو یادوں کے دریچے سے خراجِ عقیدت پیش کرنا علم کی پاسداری کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ اسی باب میں غلام سرور بحیثیت ملّی رہنما اور عظیم صحافی اور پروفیسر عبدالمغنی کی شخصیت اور کارنامے کے عنوان سے جو خاکے اور مضامین شامل کیے گئے ہیں، وہ طلبہ کو بہار کی ان عبقری شخصیتوں کی سیاسی، لسانی اور تنقیدی خدمات کے تمام پہلوؤں سے متعارف کرواتے ہیں۔ حاجی پور کی موجودہ اردو تحریک کے تناظر میں انوار الحسن وسطوی کی کتاب نیرنگِ قلم پر کیا گیا تفصیلی مطالعہ اور دیگر معاصرین کی کتابوں پر لکھے گئے گراں قدر تبصرے اور رپورتاژ یہ ثابت کرتے ہیں کہ مصنف کا قلم ثقیل، بوجھل اور خشک اصطلاحات کے بجائے ایک ایسا عام فہم، رواں اور دل نشیں اسلوب رکھتا ہے جو علمی وقار اور ادبی لطافت کا خوبصورت امتزاج ہے۔

ڈاکٹر ظفیر الدین انصاری صاحب کے اس شگفتہ، بے لاگ اور سحر انگیز اسلوب کا بین ثبوت ان کی کتاب کے صفحہ 141 پر شامل تبصرے "پروفیسر فاروق احمد صدیقی شخصیت اور فن: ایک جائزہ" میں صاف دیکھا جا سکتا ہے، جہاں وہ روایتی تنقیدی خشکی سے دامن بچاتے ہوئے، ایک مثالی معلم اور مقتدر دانشور کے اوصاف کو نہایت پرکشش اور رواں نثر میں یوں ضبطِ تحریر میں لاتے ہیں: ہر وہ شخصیت جو بلند مقام حاصل کرتی ہے، وہ قوم و ملت کا سرمایہ ہوتی ہے جس پر قوم بجا طور پر ناز کرتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کے نام و کام کو ضبطِ تحریر میں لایا جائے اور اسے تاریخ کے زریں صفحات کی زینت بنا دیا جائے۔ پروفیسر فاروق احمد صدیقی کے عزیز شاگرد سے یہ سفارش کی جاسکتی ہے کہ تحقیق و ریسرچ کا عنوان بنا کر پروفیسر فاروق احمد صدیقی کی قابلِ فخر زندگی اور قابلِ رشک کارناموں پر علمی کام کیا جائے۔ موصوف کے شاگردِ عزیز ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی نے اپنی مرتب کردہ کتاب میں جس طرح کے جامع اور مستند خیالات کی نشاندہی کی ہے، وہ دراصل ان کی عالمانہ بصیرت اور سنجیدہ غور و فکر کی بہترین مثال ہے۔

لہٰذا انہوں نے اپنے اس تخلیقی و معروضی رویے سے یہ باور کرایا ہے کہ اگر دہلی، لکھنؤ، علی گڑھ اور پٹنہ اردو تہذیب کے روشن مراکز ہیں تو حاجی پور، مظفر پور اور بہار کے دوسرے علمی خطے بھی اس روایت کے ایسے ہی امین ہیں جنہیں نظر انداز کر کے اردو ادب کی مکمل تاریخ نہیں لکھی جا سکتی، اور یہی اعتراف اصلاحِ ملت کمیٹی ویشالی کے صدر ماسٹر محمد عظیم الدین انصاری جیسی تنظیمی و تحریکی شخصیت کے ذکر میں بھی نمایاں نظر آتا ہے۔

تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو جہاں یہ مجموعہ فکری پختگی اور نظریات کی صفائی کا آئینہ دار ہے، وہاں بعض مقامات پر یہ تشنہ بھی محسوس ہوتا ہے جہاں اختصار کے باعث بحث مزید طوالت اور گہرائی کی متقاضی تھی۔ احتجاجی اور ترقی پسند خیالات کے جائزے میں کہیں کہیں براہِ راست بیانیہ فنی رمزیت پر غالب آ جاتا ہے، اور یوں لگتا ہے کہ مصنف نے جذبے کی فوری ترسیل اور طلبہ کی درسی سہولت کو شعری ضبط پر فوقیت دی ہے۔ تاہم، یہ کمیاں اس کتاب کی مجموعی افادیت کو کم نہیں کرتیں۔ "ادبی نگارشات" اپنے متنوع موضوعات، وسیع علمی کینوس اور معروضی اندازِ بیان کی بدولت طلبہ کے لیے ایک لازمی اور ناگزیر رہنماء کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ امتحانی ضرورتوں، یونیورسٹی کے سوالات اور درسی نصاب کے پیچیدہ گوشوں کو جس سادگی، منطقی ربط اور مضبوط استدلال کے ساتھ اس کتاب میں سلجھایا گیا ہے، وہ طلبہ کو روایتی رٹّے بازی سے نجات دلا کر ان میں خود اعتمادی اور آزادانہ غور و فکر کا شوق پیدا کرتا ہے۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے اپنے اس گراں قدر علمی اثاثے کے ذریعے اردو ادب کی زلفِ پریشاں کو سنوارنے کا جو حق ادا کیا ہے، وہ تاریخِ ادب میں ہمیشہ سنہرے حرف سے لکھا جائے گا۔

آپریشن سندور نے ہندوستان کی عالمی سطح کی دفاعی تیاری کا مظاہرہ کیا

نئی دہلی میں ایک تقریب میں وزیر دفاع شری راج ناتھ آپریشن سندور کو ہندوستانی دفاعی افواج کی بے مثال بہادری کی یاد دہانی کے طور پر بیان کیا

نئی دہلی: ''آپریشن سندور ہندوستان کی تازہ ترین، جدید ترین اور جدید ترین دفاعی تیاریوں کی گواہی ہے، جو وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت حکومت کی گزشتہ 12 برسوں میں مسلسل کوششوں کے ذریعے دفاعی شعبے کی تبدیلی سے تیز ہوئی ہے، جس کی رہنمائی 'نیشن فرسٹ' کے جذبے سے ہوئی ہے۔ نئی دہلی میں ایک تقریب میں وزیر دفاع شری راج ناتھ آپریشن سندور کو ہندوستانی دفاعی افواج کی بے مثال بہادری کی یاد دہانی کے طور پر بیان کیا، جس نے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو منہ توڑ جواب دیا، جو دہشت گردی کے خلاف حکومت کے واضح زیرو ٹالرنس کے موقف کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس محض ایک بیان نہیں بلکہ ایک لائن آف ایکشن ہے، اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہ ہندوستان دہشت گردی کے خلاف نہ صرف اپنی دہلیز پر بلکہ جہاں وہ رہتا ہے وہاں بھی حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ رکشا منتری نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان کے بدلے ہوئے دفاعی شعبے نے آپریشن سندور جیسے پیچیدہ آپریشن کو کامیاب انجام دینے میں اہم کردار ادا کیا، اسے تکنیکی جنگ کی ایک روشن مثال اور ہندوستانی صنعتوں پر حکومت کے اعتماد کا ثبوت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آکاش تیر، آکاش میزائل سسٹم اور برہموس جیسے جدید نظاموں کو آپریشن کے دوران مختلف دیگر جدید آلات کے ساتھ مؤثر طریقے سے استعمال کیا گیا۔ اس کی وجہ گزشتہ 12 سالوں میں رکھی گئی بنیاد ہے۔ ''دفاع میں آتم نیربھرتا کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے، جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ اب تک، پانچ مثبت مقامی فہرستیں، دفاعی افواج کی طرف سے جاری کی گئی ہیں، جن میں 509 اشیاء شامل ہیں، پانچ کے علاوہ، دفاعی پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس کی طرف سے 5012 اشیاء پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم ایک خود انحصاری اور بااختیار دفاعی شعبے کی تعمیر کے لیے عزم اور ایک منظم انداز کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، اس نقطہ نظر کو مزید تیز کرنے کے لیے ایک اور مثبت انڈیجنائزیشن کی فہرست جلد ہی مطلع کی جائے گی۔ مسلسل خود انحصاری کی کوششوں سے حاصل ہونے والے مثبت نتائج کا ذکر کرتے ہوئے، رکشا منتری نے کہا کہ سالانہ دفاعی پیداوار مالی سال (مالی سال (2025-26 میں تقریباً 1.78 لاکھ کروڑ روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے جو 2014 کے قریب 40,000 کروڑ روپے تھی۔ ہمارا دفاعی پیداوار کا ہدف اس سال 2 لاکھ کروڑ روپے اور 2029 تک 3 لاکھ کروڑ روپے کے اعداد و شمار کو عبور کرنا ہے۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ 2029 تک دفاعی برآمدات 50,000 کروڑ روپے تک پہنچ جائیں۔ موجودہ ترقی کی رفتار کو دیکھتے ہوئے، مجھے یقین ہے کہ ہم اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ آپریشن سندور نے بلاشبہ جدید ترین ٹیکنالوجی، دیسی مینوفیکچرنگ اور مربوط فوجی حکمت عملی کے ذریعے عالمی سطح پر ہندوستان کی دفاعی تیاری اور عسکری طاقت کا لوہا منوایا ہے۔ یہ آپریشن مئی 2025 میں جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے جواب میں پاکستان اور پی او جے کے میں واقع دہشت گردوں کے نیٹ ورکس کے خلاف کیا گیا تھا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے مطابق، اس کامیاب مہم نے ثابت کیا کہ ہندوستان کا دفاعی نظام دنیا کے اعلیٰ ترین معیارات کے عین مطابق ہے۔

سونم وانگ چک کے والد نے ۱۹۸۴ء میں بھوک ہڑتال کیسے ختم کی؟

ان کے والد سونم وانگیال کی ۱۹۸۴ء کی ایک تاریخی جدوجہد دوبارہ توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔

ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کی جاری بھوک ہڑتال کے دوران ان کے والد سونم وانگیال کی ۱۹۸۴ء کی ایک تاریخی جدوجہد دوبارہ توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ اس وقت لداخ کو درجۂ فہرست قبائل (ST) دلانے کے مطالبے پر سونم وانگیال نے غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کی تھی، جسے اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے خود لیہہ پہنچ کر ختم کرایا تھا۔ موجودہ احتجاج کے تناظر میں یہ واقعہ ایک بار پھر سیاسی اور عوامی بحث کا حصہ بن گیا ہے، جبکہ سونم وانگچک کی صحت بگڑنے پر انہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ لداخ کے معروف ماحولیاتی کارکن اور تعلیمی مصلح سونم وانگچک کی جاری بھوک ہڑتال کے درمیان ان کے والد سونم وانگیال کی ۱۹۸۴ء کی جدوجہد ایک بار پھر خبروں کی زینت بن گئی ہے۔ موجودہ احتجاج کے بیسویں دن کے بعد سامنے آنے والی اس تاریخی داستان نے نہ صرف سیاسی حلقوں بلکہ عوامی سطح پر بھی نئی بحث چھیڑ دی ہے کہ چار دہائیاں قبل ایک وزیر اعظم نے احتجاج کرنے والے لیڈر سے براہِ راست ملاقات کر کے معاملہ حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق سونم وانگیال، جو اس وقت کانگریس سے وابستہ ایک ممتاز لیڈر اور سابق وزیر تھے، نے ۱۹۸۴ء میں لداخ کے عوام کو درجۂ فہرست قبائل (Scheduled Tribe) کا آئینی درجہ دلانے کے مطالبے پر غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ احتجاج کے کئی روز گزرنے کے بعد اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی خود لیہہ پہنچیں، سونم وانگیال سے ملاقات کی اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ حکومت ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔ اس یقین دہانی کے بعد سونم وانگیال نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی تھی۔ اندرا گاندھی کی یہ یقین دہانی بعد میں ان کے قتل کے باعث عملی شکل اختیار نہ کر سکی، تاہم چند برس بعد لداخ کے مختلف قبائل کو درجۂ فہرست قبائل کا درجہ دے دیا گیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ واقعہ آج بھی لداخ کی سیاسی تاریخ میں ایک اہم موڑ سمجھا جاتا ہے اور اسی لیے موجودہ حالات میں اس کا بار بار حوالہ دیا جا رہا ہے۔ یہ تاریخی واقعہ ایسے وقت میں دوبارہ موضوع بحث بنا ہے جب سونم وانگچک نئی دہلی کے جنتر منتر پر گزشتہ کئی ہفتوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے تھے۔ وہ تعلیمی اصلاحات اور حالیہ امتحانی تنازعات سے متعلق مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کی صحت مسلسل بگڑنے پر دہلی ہائی کورٹ کی ہدایت اور ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد پولیس انہیں ہفتہ کے روز صفدر جنگ اسپتال منتقل کر گئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام طبی ضرورت کے تحت کیا گیا، جبکہ وانگچک کے حامیوں نے اسے زبردستی کی کارروائی قرار دیا۔ اس دوران کانگریس نے بھی وانگچک کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے ۱۹۸۴ء کے واقعے کا حوالہ دیا۔ پارٹی لیڈروں کا کہنا ہے کہ اندرا گاندھی نے اختلاف رکھنے والے ایک بھوک ہڑتالی لیڈر سے خود ملاقات کر کے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا تھا، اس لیے موجودہ حکومت کو بھی بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ دوسری جانب حکومت کی جانب سے اس معاملے پر کوئی باضابطہ سیاسی ردعمل سامنے نہیں آیا، جبکہ طبی نگرانی میں وانگچک کی حالت پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق سونم وانگیال اور سونم وانگچک کی بھوک ہڑتالوں کے درمیان تقریباً ۴۲ برس کا فاصلہ ضرور ہے، لیکن دونوں احتجاجات نے لداخ سے متعلق قومی سطح پر بحث کو نئی سمت دی۔ ایک طرف ۱۹۸۴ء میں آئینی شناخت کا مطالبہ تھا۔

اسرو اور ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی کا خلائی طب

ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی کی جانب سے ہفتہ کو جاری بیان میں کہا گیا کہ اسرو اپنے پرعزم انسانی خلائی مشن گگن یان

تروانت پورم: شری چترا ترونل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (SCTIMST) اور ہندوستانی خلائی تحقیقاتی ادارے (اسرو(کے ہیومن اسپیس فلائٹ سینٹر نے ہندوستان میں خلائی طب (اسپیس میڈیسن) اور بایو آسٹروناٹکس کے شعبے میں تحقیق اور تربیت کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم اشتراک کا آغاز کیا ہے۔ ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی کی جانب سے ہفتہ کو جاری بیان میں کہا گیا کہ اسرو اپنے پرعزم انسانی خلائی مشن گگن یان کی تیاریوں کو آگے بڑھا رہا ہے۔ بیان کے مطابق انسانی خلائی سفر اور خلا میں طویل قیام کے دوران مائیکرو گریویٹی، کائناتی شعاعوں، تنہائی اور دیگر خلائی ماحول کی وجہ سے خلا بازوں کو مختلف جسمانی اور طبی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات کے انسانی جسم پر اثرات کو سمجھنا اور مناسب حیاتیاتی و طبی ٹیکنالوجی تیار کرنا مستقبل کے انسانی خلائی مشنوں میں خلا بازوں کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ دونوں اداروں نے 24 اپریل 2025 کو اسرو کے مختلف انسانی خلائی مشنوں سے متعلق خلائی طب کی تحقیق کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے تھے۔ اس تعاون کے تحت 26 نومبر 2025 کو اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی میں سینٹر فار اسپیس میڈیسن ریسرچ کا افتتاح کیا تھا، تاکہ دونوں اداروں کے درمیان مشترکہ تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکے۔ اس اشتراک کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے 25 جون 2026 کو بنگلورو میں اسرو کے ہیڈکوارٹر میں ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی اور ایچ ایس ایف سی کے درمیان ایک نفاذی معاہدے پر دستخط کیے گئے، جس کے تحت ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ پروگرام برائے بایو آسٹروناٹکس شروع کیا جائے گا۔ اس موقع پر اسرو کے چیئرمین وی نارائنن نے کہا کہ انسانی خلائی پروگرام ملک کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے، اور مستقبل میں مزید انسانی خلائی مشنوں کے پیش نظر خلائی طب، تحقیق، تربیت اور افرادی صلاحیت میں اضافہ ناگزیر ہے۔ ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی کے صدر کرس گوپال کرشنن نے بایومیڈیکل ٹیکنالوجی کی ترقی میں ادارے کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسرو کے ساتھ یہ اشتراک خلائی طب کے میدان میں جدید تحقیق کے ذریعے انسانی خلائی مشنوں کے لیے نئی ٹیکنالوجی اور اختراعی حل تیار کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ بیان کے مطابق بایو آسٹروناٹکس پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ دو سالہ پروگرام ہوگا، جسے ایس سی ٹی آئی ایم ایس ٹی اور ایچ ایس ایف سی مشترکہ طور پر چلائیں گے۔

ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے رام نگر۔دہرادون ایکسپریس کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

اتراکھنڈ کے وزیر اعلی جناب پشکر سنگھ دھامی بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے اس موقع پر موجود تھے

نئی دہلی: ریلوے کے مرکزی وزیر جناب اشونی ویشنو نے آج رام نگر کو دہرادون سے جوڑنے والی پہلی براہ راست ایکسپریس ٹرین کے آغاز کے موقع پر رام نگر۔ دہرادون ایکسپریس کی افتتاحی سروس کو ورچوئل طور پر جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اتراکھنڈ کے وزیر اعلی جناب پشکر سنگھ دھامی بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے اس موقع پر موجود تھے۔ نئی ٹرین خطے کے لوگوں کی دیرینہ مانگ کو پورا کرے گی اور اتراکھنڈ کے کماؤں اور گڑھوال علاقوں کے درمیان ریل رابطے کو نمایاں طور پر مضبوط کرے گی۔ ایکسپریس ٹرین ہر بدھ اور جمعہ کو چلے گی۔ ٹرین نمبر۔ 15310 رام نگر سے 50:05 بجے روانہ ہوگی اور 40:12 بجے دہرادون پہنچے گی۔ واپسی کے سفر پر، ٹرین نمبر۔ 15309 دہرادون سے 55:15 بجے روانہ ہوگا اور 30:23 بجے رام نگر پہنچے گی۔ یہ ٹرین راستے میں کاشی پور، روشن پور، پیپلسانہ، مراد آباد، نجیب آباد اور ہریدوار میں رکے گی۔ ٹرین میں اے سی سیکنڈ کلاس، اے سی تھرڈ کلاس، اے سی چیئر کار، سلیپر کلاس، سیکنڈ سیٹنگ اور جنرل سیکنڈ کلاس کوچ شامل ہوں گے، جو مختلف زمروں میں مسافروں کے لیے آرام دہ سفر کو یقینی بنائیں گے۔ نئی سروس سے اتراکھنڈ کے نینی تال، ادھم سنگھ نگر، ہری دوار اور دہرادون اضلاع کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کے مراد آباد اور بجنور اضلاع کے رہائشیوں کو فائدہ پہنچے گا، جن میں طلباء، کسان، تاجر اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔ یہ دہرادون اور ہری دوار کے لیے ایک ہی دن میں آسان رابطہ فراہم کرے گا، جس سے مسافر گھر واپس آنے سے پہلے سرکاری، تعلیمی، کاروبار اور ذاتی کام مکمل کر سکیں گے۔ توقع ہے کہ اس ٹرین سے خطے میں سیاحت اور مذہبی سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ اس سے جم کاربیٹ نیشنل پارک، رام نگر کے قریب دریائے کوسی کے درمیان ایک بڑی چٹان پر واقع گریجا دیوی مندر اور سیتامڈھی/سیتاوانی کے قدیم مذہبی مقامات سے رابطے میں بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ، مسافروں کو ہری دوار اور دہرادون سے آگے کے رابطے کے ذریعے بدری ناتھ، کیدار ناتھ، گنگوتری اور یمنوتری سمیت چار دھام یاترا سرکٹ تک رسائی حاصل کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ عوام سے خطاب کرتے ہوئے جناب ویشنو نے کہا کہ رام نگر-دہرادون ایکسپریس اتراکھنڈ کے کماؤں اور گڑھوال علاقوں کے درمیان ریل رابطے کو مضبوط کرے گی۔ یہ دونوں شہروں کے درمیان پہلی براہ راست ایکسپریس ٹرین ہے اور توقع ہے کہ یہ اتراکھنڈ کے لوگوں کے لیے تیز، زیادہ آسان اور قابل اعتماد ریل رابطہ فراہم کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ رشی کیش ریلوے اسٹیشن کو ہری دوار پر دباؤ کم کرنے کے لیے ایک فیڈر اسٹیشن کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ اس کے لیے اضافی گنجائش پیدا کرنے اور ہریدوار اور رشی کیش آنے جانے والے مسافروں کیلئے رابطے کو بہتر بنانے کے لیے ایک ماسٹر پلان تیار کیا جا رہا ہے۔

بھارت کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 964 ملین ڈالر بڑھ کر 675.16 بلین ڈالر ہو گئے

نئی دہلی: ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے جمعہ کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 10 جولائی کو ختم ہونے والے ہفتے کے لیے ہندوستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 964 ملین ڈالر بڑھ کر 675.16 بلین ڈالر ہو گئے۔ تازہ ترین اضافہ پچھلے رپورٹنگ ہفتے میں 7.26 بلین ڈالر کے تیزی سے اضافے کے بعد ہوا، جب ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پہلے ریکارڈ کی گئی کمی کو تبدیل کرنے کے بعد 674.19 بلین ڈالر تک پہنچ گئے تھے۔ آر بی آئی کے مطابق، غیر ملکی کرنسی کے اثاثے (ایف سی اے)، جو ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کا سب سے بڑا حصہ ہے، زیر جائزہ ہفتے کے دوران 930 ملین ڈالر بڑھ کر 546.51 بلین ڈالر ہو گیا۔ ایف سی اے بڑی عالمی کرنسیوں جیسے یورو، پاؤنڈ سٹرلنگ اور جاپانی ین کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں تبدیلیوں کے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں۔ رپورٹنگ ہفتے کے دوران ہندوستان کے سونے کے ذخائر میں بھی 24 ملین ڈالر کا اضافہ ہو کر 105.23 بلین ڈالر ہو گیا۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ ملک کے اسپیشل ڈرائنگ رائٹس 3 ملین ڈالر بڑھ کر 18.626 بلین ڈالر ہو گئے، جبکہ آئی ایم ایف کے ساتھ اس کی ریزرو ٹرینچ پوزیشن 7 ملین ڈالر بڑھ کر 4.793 بلین ڈالر ہو گئی۔ اس سال 27 فروری کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 728.494 بلین ڈالر کی بلند ترین سطح کو چھو گئے تھے۔ تاہم، مشرق وسطی میں بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ نے بعد میں روپے پر دباؤ ڈالا، جس سے آر بی آئی کو ڈالر کی فروخت کے ذریعے غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی میں مداخلت کرنے پر مجبور کیا گیا، جس نے اگلے ہفتوں میں ذخائر میں کمی کا باعث بنا۔

بھارتی بحری جہاز آئی این ایس مالون کا نشان جاری

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ نے ہفتہ کو آئی این ایس مالون کا سرکاری نشان (کریسٹ (جاری کیا، جس میں تاریخی باغھ ناخ کی علامت کو شامل کیا گیا ہے۔ بحریہ کے مطابق باغھ ناخ، جو پنجے کی شکل کا ایک روایتی ہتھیار ہے، بہادری، چابک دستی اور جرات کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ نشان اس جنگی جہاز کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ ہندوستان کی سمندری سرحدوں کے تحفظ کے لیے ہر وقت مستعد رہے گا اور ضرورت پڑنے پر نہایت درستگی کے ساتھ کارروائی کرے گا۔ ہندوستانی بحریہ 22 جولائی 2026 کو ماہے کلاس اینٹی سب میرین وارفیئر شیلو واٹر کرافٹ کے دوسرے جنگی جہاز آئی این ایس مالون کو باضابطہ طور پر بحری بیڑے میں شامل کرے گی۔ کمیشننگ تقریب کی صدارت فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ کریں گے، جبکہ مغربی بحری کمان کے سربراہ وائس ایڈمرل سنجے واتسیائن بھی اس موقع پر موجود ہوں گے۔ تقریب میں بحریہ کے اعلیٰ افسران، کوچین شپ یارڈ لمیٹڈ (سی ایس ایل) کے نمائندے، سابق فوجی افسران اور دیگر معزز مہمان بھی شرکت کریں گے۔ کوچی کے کوچین شپ یارڈ لمیٹڈ میں تیار کیا گیا یہ جنگی جہاز آتم نربھر بھارت مہم کے تحت جدید بحری جہاز سازی اور ڈیزائن کی صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ اس میں 80 فیصد سے زیادہ مقامی ساختہ پرزے اور آلات استعمال کیے گئے ہیں، جو جنگی جہازوں کی تیاری، ڈیزائن اور انضمام کے میدان میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی خود کفالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ بحریہ کے مطابق اگرچہ یہ جہاز حجم میں نسبتاً چھوٹا ہے، لیکن اس میں چابک دستی، درستگی اور طویل آپریشنل صلاحیت جیسی خصوصیات موجود ہیں، جو اتھلے سمندری علاقوں میں کارروائیوں کے لیے نہایت اہم ہیں۔ آئی این ایس مالون کی شمولیت مقامی طور پر تیار کیے گئے نئی نسل کے شیلو واٹر جنگی جہازوں کی بحری بیڑے میں مسلسل شمولیت کی ایک اہم کڑی ہے۔

امریکی اسپتالوں کی بھارتی نرسوں میں بڑھتی دلچسپی، عملے کی کمی بڑی وجہ قرار

واشنگٹن: امریکہ میں نرسوں کی مسلسل بڑھتی ہوئی کمی کے باعث متعدد اسپتال اپنی افرادی قوت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھارت سمیت مختلف ممالک سے تربیت یافتہ نرسوں کی بھرتی پر توجہ دے رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق عمر رسیدہ آبادی، صحت کی خدمات کی بڑھتی طلب اور مقامی سطح پر نرسوں کی قلت نے بین الاقوامی بھرتیوں کی ضرورت میں اضافہ کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی نرسیں اپنی مضبوط طبی تربیت، انگریزی زبان پر عبور اور متنوع طبی ماحول میں کام کرنے کے تجربے کی وجہ سے امریکی اسپتالوں کے لیے پرکشش امیدوار سمجھی جاتی ہیں۔ متعدد امریکی صحت کے ادارے براہ راست بھرتی کے پروگراموں اور بین الاقوامی شراکت داریوں کے ذریعے بھارتی نرسوں کو ملازمت کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ میں نرسوں کی کمی آئندہ برسوں میں مزید بڑھنے کا امکان ہے، کیونکہ بڑی تعداد میں موجودہ نرسیں ریٹائرمنٹ کے قریب پہنچ رہی ہیں جبکہ مقامی نرسنگ ادارے مطلوبہ تعداد میں نئے پیشہ ور افراد تیار نہیں کر پا رہے۔ اس صورتحال نے بیرون ملک سے تربیت یافتہ نرسوں کی طلب میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ دوسری جانب ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ بھارت جیسے ممالک سے بڑی تعداد میں نرسوں کی بیرون ملک منتقلی مقامی صحت کے نظام کے لیے بھی چیلنج بن سکتی ہے۔ ان کے مطابق ترقی پذیر ممالک کو ایک طرف بین الاقوامی روزگار کے مواقع سے فائدہ پہنچتا ہے۔

بھارتی برادری نے ریاض میں سفیر سہیل خان کو شاندار الوداع دیا

آل انڈیا اسٹیئرنگ کمیٹی کی قیادت میں متنوع ہندوستانی کمیونٹی تنظیموں اور گروپوں کے نمائندوں نے سفیر کو مبارکباد دی

ریاض رنئی دہلی: سعودی عرب میں ہندوستانی سفیر سہیل خان نے ہفتہ کے روز ہندوستانی کمیونٹی کی طرف سے شاندار الوداع کیا، جنہوں نے ان کی سرشار خدمات کے لئے شکریہ ادا کیا۔ سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا سعودی عرب میں ہندوستانی کمیونٹی سفیر ڈاکٹر سہیل خان کو شاندار الوداع کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ آل انڈیا اسٹیئرنگ کمیٹی کی قیادت میں، متنوع ہندوستانی کمیونٹی تنظیموں اور گروپوں کے نمائندوں نے سفیر کو مبارکباد دی اور ان کی وقف خدمات کے لئے اپنی تعریف کا اظہار کیا۔ تقریب کے دوران، سفیر نے کمیونٹی کا ان کے جذبے کے لیے شکریہ ادا کیا اور ہندوستانی ثقافت کو فروغ دینے اور ہندوستان۔ سعودی عرب تعلقات کو مضبوط بنانے میں مدد کرنے کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔''سفیر نے کمیونٹی کے رضاکارانہ جذبے، ہندوستانی ثقافت کو فروغ دینے کی اس کی کوششوں، اور ہندوستان۔ سعودی عرب تعلقات کو مضبوط بنانے میں اس کے تعاون کی تعریف کی۔ انہوں نے سعودی عرب کے ساتھ اقتصادی تعلقات کو گہرا کرنے میں ہندوستانی کاروباری برادری کے اہم کردار کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ سفارت خانہ'' انتہائی عزم اور لگن کے ساتھ کمیونٹی کی خدمت جاری رکھے گا۔'' یہ الوداع اس وقت ہوا جب سفیر سہیل خان تجربہ کار سفارت کار وپل کو یہ ذمہ داری سونپ رہے ہیں، جنہیں گزشتہ ماہ سعودی عرب میں ہندوستان کا اگلا سفیر مقرر کیا گیا تھا۔ 1998 بیچ کا انڈین فارن سروس افسر قطر میں نئی دہلی کے ایلچی کے طور پر خدمات انجام دے رہا ہے، جو اپنی آنے والی اسائنمنٹ میں وسیع علاقائی تجربہ لا رہا ہے۔ سفارتی منتقلی کا اعلان کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے کہا تھا توقع ہے کہ وہ جلد ہی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ اس اسائنمنٹ کو وسیع پیمانے پر خلیجی ملک کے بڑھتے ہوئے علاقائی اثر و رسوخ اور مغربی ایشیا میں انتہائی غیر مستحکم جغرافیائی سیاسی بحران کی روشنی میں ایک اہم تعیناتی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ یہ اہم تقرری ان کے ممتاز سفارتی دور کے مطابق ہے، جس کے دوران آنے والے ایلچی کو دنیا بھر میں مختلف ہندوستانی سفارتی مشنوں میں تعینات کیا گیا ہے، جن میں قاہرہ، کولمبو، جنیوا اور دبئی میں اہم اسائنمنٹس شامل ہیں۔ ان تمام بین الاقوامی پوسٹنگ کے دوران، خارجہ سروس میں ان کے وسیع کیریئر نے انہیں سیاسی اور تجارتی تعلقات، ترقیاتی تعاون، تخفیف اسلحہ، بین الاقوامی سلامتی، اور میڈیا کے امور پر مشتمل متنوع محکموں کا انتظام کرتے دیکھا ہے۔ اپنے فیلڈ تجربے کے علاوہ، وپول نے دارالحکومت کے اندر سے پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس نے 2014 اور 2017 کے درمیان وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری کے طور پر اپنی مدت پوری کی۔

چنار بک فیسٹول نہایت مختصر وقت میں علم، تہذیب اور وراثت کی علامت بن گیا ہے: منوج سنہا

سری نگر: نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا، کے زیر اہتمام اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی و ضلع انتظامیہ، سری نگر کے باہمی اشتراک سے منعقد ہونے والے کتابوں کے سب سے عظیم جشن، چنار بک فیسٹول 2026 کا شاندار افتتاح عزت مآب منوج سنہا (لیفٹیننٹ گورنر، صوبہ جموں و کشمیر (کے ہاتھوں آج ایس کے آئی سی سی، سری نگر میں کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے اس سنہری موقعے پر نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا کے چیئرمین پروفیسر ملند سدھاکر مراٹھے، این بی ٹی کے ڈائرکٹر جناب یوراج ملک، قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال، ڈپٹی کمشنر، سری نگر جناب اکشے لابرو، سیکرٹری جموو کشمیر جناب اتل دلو اور سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن، جموو کشمیر جناب رام نواس شرما شریک رہے۔ افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی عزت مآب لیفٹیننٹ گورنر جناب منوج سنہا نے اس موقعے پر اپنے خیالات کے اظہار کا آغاز بشیر بدر کے چند اشعار سے کیا اور کہا کہ چنار بک فیسٹول نہایت مختصر وقت میں علم، تہذیب اور وراثت کی علامت بن گیا ہے۔ وادیِ کشمیر کے لیے یہ فیسٹول صبر، تسلسل اور استقامت کی نشانی ہے۔ یہ اب محض کتابوں کی نمائش نہیں ہے بلکہ خیالات کے لین دین کا مرکز بن کر ابھرا ہے۔ چنار بک فیسٹول میں قومی یکجہتی بھی نظر آتی ہے اور انیکتا میں ایکتا کی صورت بھی۔ یہ فیسٹول نوجوانوں کو پیغام دیتا ہے کہ قلم کی طاقت سب سے بڑی طاقت ہے۔ کتابیں زندگی سے مکالمہ قائم کرتی ہیں اور ہمیں بہتر بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ چنار بک فیسٹول نے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ادب اطفال کو پیش کر کے ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔ جب بچہ اپنی مادری زبان میں پڑھتا ہے تو اپنی جڑوں سے وابستہ ہوتا ہے۔ کتاب میلوں کی کامیابی کا اندازہ کتابوں کی فروخت کی درک کے بجائے علمی و ادبی خیالات کے تبادلے اور ڈسکورس سے لگانا چاہیے۔ فیسٹول تبھی کامیاب تصور کیا جائے گا جب یہ خیالات یہاں سے نکل کر کالج اور یونیورسٹی میں سنجیدہ ڈسکورس کا حصہ بن جائیں۔ انھوں نے اس بک فیسٹول کے منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنی گفتگو کو گوپال داس نیرج کے ان اشعار پر ختم کیا۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے سرینگر کے ایس کے آئی سی سی میں چنار بک فیسٹیول کے تیسرے ایڈیشن کا شاندار افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیسٹیول نہایت مختصر وقت میں جموں و کشمیر کے لیے علم، تہذیب اور وراثت کی ایک بڑی علامت بن گیا ہے۔

جھارکھنڈ میں ایس آئی آر کے فارم کی خانہ پُری کے لئے عوامی بیدار تحریک سرگرم عمل

ہر جگہ امارت شرعیہ کی جدوجہد کی ستائش

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) ریاست جھارکھنڈ میں انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کا کام چل رہا ہے، ووٹر لسٹ میں ناموں کو درج کرانے کے لئے امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی طرف سے عوامی بیداری لانے کی خاطر ریاست بھر میں گیارہ رکنی ٹیمیں مستقل متحرک و سرگرم عمل ہیں، یہ تمام ٹیمیں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ، ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب، قاضی شریعت مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صاحب اور نائب ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی صاحب کی نگرانی میں اضلاع کی سطح سے بلاک و قصبات تک ایس آئی آر کے فارم بھرنے کے طریقہ کار سے واقف کرا رہے ہیں، جس سے لوگوں میں بیداری آرہی ہے۔ امارت شرعیہ کی طرف سے رہنمائی کرنے والی ٹیموں کی رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ فکر و عمل کی یکسانیت اور مسئلہ کی حساسیت و نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے بڑی دلچسپی سے تربیتی کیمپوں میں شرکت کر رہے ہیں، ضلع رانچی کے مانڈر اور بیڑو بلاک سے قاضی انور صاحب، مفتی محمد وسیم اختر صاحب، مولانا سہیل سجاد صاحب اور مولانا اسجد قاسمی صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتلایا کہ یہ ٹیم ہر اعتبار سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے، مانڈر بلاک کے پانچ مقامات پر ایس آئی آر ہیلپ ڈیسک لگائے جا چکے ہیں، اسی طرح بیڑو میں چار جگہوں پر تربیتی کیمپ منعقد ہوئے اور ہر جگہ فعال نوجوان کی ٹیم مقرر کر دی گئی ہے، ضلع گڈا سے قاضی سہیل اختر قاسمی صاحب اور مولانا مجیب الرحمٰن قاسمی صاحب نے کہا کہ مہگاواں بلاک اور بسنترائے کے خرد سانکھی، بسنت رائے، جمنی کولہ کیتھیا میں تربیتی پروگرام ہوئے۔ ضلع دھنباد سے قاضی شاہد قاسمی صاحب نے لکھا کہ ضلع بوکارو کے چندنکیاری، انصار محلہ، نوڈیہا، مکتاپور کے مقامی اصحاب کی میٹنگیں ہوئیں اور ان کے سامنے ایس آئی آر کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی، اس کے بعد ہیلپ ڈیسک قائم ہوا، قاضی ضمیر الدین قاسمی صاحب نے گریڈیہہ کے منڈاٹانر اور بلائی ڈیہہ میں متعدد اجتماعات کئے۔ مولانا احمد حسین احمد قاسمی مدنی، مولانا عمران عالم قاسمی اور مولانا سرفراز عالم مظاہری نے ضلع دیوگھر کے کئی بستیوں میں پروگرام کیا اور ایس آئی آر کے تعلق سے رہنمائی کی، بستیوں میں نوجوانوں کی ٹیم بھی بنا دی گئی ہے کام بھی جاری ہے۔ مولانا قمر انیس قاسمی صاحب اور قاضی سعود عالم قاسمی صاحب نے اپنے معاونین کے ساتھ جمشید پور چائباسہ میں متعدد پرگرام کئے اور ہر جگہ ہیلپ ڈیسک تشکیل دی۔ مولانا کلیم اللہ مظہر قاسمی، مفتی عبدالباری قاسمی، مولانا رفیع احمد ندوی اور مولانا عبدالجبار حسامی کی معاونت میں ہزاری باغ کے بڑکا گاؤں بلاک کے مختلف علاقوں میں رہنمائی میں مستقل مصروف ہیں اور متحرک نوجوانوں کی ٹیم تشکیل دے کر ایس آئی آر مہم کو قوت بخش رہے ہیں اور ہر مقام پر رضاکاروں کو بھی توجہ دلا رہے ہیں۔ مولانا قیام الدین قاسمی، مولانا مسعود اللہ رحمانی، قاضی صدام حسین قاسمی اور مولانا ضیاء الاسلام قاسمی پاکوڑ کے مختلف علاقوں میں لوگوں کو ایس آئی آر کا فارم بھرنے کی طریقہ بتلایا اور اکثر مساجد کے دروازہ پر ہیلپ ڈیسک قائم کیا اور وہاں نامزد افراد بھی طے کر دیئے جس سے کاموں کو آگے بڑھانے میں سہولت پیدا ہوئی۔ مولانا اکرام الدین قاسمی صاحب، مولانا عبدالجبار قاسمی صاحب ضلع لاتیہار کے لاتین گنج کے مختلف دیہی و شہری آبادیوں میں مستقل ایس آئی آر کی اہمیت سے لوگوں کو واقف کرا رہے ہیں اور باہمی مشورہ سے ٹیمیں بھی تشکیل دے رہے ہیں۔

بہار: پٹنہ میں گِگ ورکرز کیلئے ۲۴ ر گھنٹے ایئر کنڈیشنڈ آرام گاہیں قائم

پٹنہ میں گِگ ورکرز کیلئے دو ۲۴ ر گھنٹے ایئر کنڈیشنڈ آرام گاہوں کا افتتاح کیا گیا ہے

پٹنہ میں گِگ ورکرز کیلئے دو ۲۴ ر گھنٹے ایئر کنڈیشنڈ آرام گاہوں کا افتتاح کیا گیا ہے، جہاں معمولی فیس پر آرام، پینے کے پانی، چارجنگ اور بیت الخلا جیسی بنیادی سہولتیں دستیاب ہیں۔ ورکرز نے اس اقدام کو شدید گرمی اور طویل اوقاتِ کار کے دوران ایک اہم سہولت قرار دیتے ہوئے شہر کے مختلف علاقوں میں مزید ایسے مراکز قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پٹنہ میں زیادہ تر گِگ ورکرز کیلئے وقفہ لینا تقریباً ناممکن تصور کیا جاتا تھا، چاہے انہیں فوری طور پر کوئی نئی ڈلیوری نہ بھی کرنی ہو۔ ایک ڈلیوری ورکر نے بتایا، ”پہلے ہم چند منٹ کیلئے اپنی بائیک درخت کے نیچے کھڑی کر کے بیٹھ جاتے تھے، لیکن شدید گرمی کی وجہ سے وہاں رکنا بھی مشکل ہوتا تھا۔ کئی بار ایسا لگتا تھا کہ آرام کرنے کے بجائے کام جاری رکھنا ہی بہتر ہے۔“ یہ صورتحال اس وقت تبدیل ہوئی جب پٹنہ میں پلیٹ فارم پر کام کرنے والے ورکرز کیلئے دو ۲۴ ر گھنٹے کھلی رہنے والی ایئر کنڈیشنڈ آرام گاہیں قائم کی گئیں۔ یہ سہولتیں پٹنہ اسمارٹ سٹی لمیٹڈ نے گاندھی میدان کے گیٹ نمبر ۴ ر اور انکم ٹیکس گولمبر کے قریب قائم کی ہیں۔ ان مراکز میں ایئر کنڈیشننگ، بیٹھنے کی مناسب جگہ، موبائل چارجنگ پوائنٹس، پینے کے صاف پانی اور بیت الخلا جیسی بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بہار میں ۶۸ ر ہزار ۲۰۷ ر رجسٹرڈ گیگ ورکرز موجود ہیں، جو ریاست کی پلیٹ فارم معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ اقدام بہار حکومت کی ان حالیہ کوششوں کا حصہ ہے جن کا مقصد پلیٹ فارم پر کام کرنے والے مزدوروں کو قانونی شناخت اور تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ۲۰۲۵ء میں ریاست نے بہار پلیٹ فارم بیسڈ گیگ ورکرز (رجسٹریشن، تحفظ اور بہبود) ایکٹ نافذ کیا، جس کا مقصد گیگ ورکرز کو فلاحی سہولتیں اور ادارہ جاتی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ دی انڈین ایکسپریس نے ایک دوپہر گاندھی میدان کے قریب واقع آرام گاہ کا دورہ کیا، جہاں تقریباً ۱۵ ر گِگ ورکرز آرام کرتے نظر آئے۔ کارکنوں نے بتایا کہ درختوں کے سائے یا پیٹرول پمپوں کے مقابلے میں یہ آرام گاہیں زیادہ محفوظ اور آرام دہ ہیں، جہاں وہ مختلف ڈلیوریوں کے درمیان کچھ دیر سکون سے بیٹھ سکتے ہیں۔ زیادہ تر ورکرز نے بتایا کہ وہ تقریباً چار گھنٹے مسلسل کام کرنے کے بعد ۳۰ ر سے ۴۰ ر منٹ کا وقفہ لیتے ہیں۔ ہر مرکز پر کم از کم دو ملازمین موجود رہتے ہیں، جو کارکنوں کے داخلے اور اخراج کو منظم کرتے ہیں۔ ان آرام گاہوں کے استعمال کی معمولی فیس ہر ۳۰ ر منٹ کیلئے صرف ۲ ر روپے مقرر کی گئی ہے۔ دن بھر مختلف علاقوں سے آنے والے کارکن یہاں آتے اور جاتے رہتے ہیں، جن میں سمستی پور، حاجی پور اور نالندہ کے افراد بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ورکرز نے ان مراکز کے مقامات کو مناسب قرار دیا، تاہم، ان کا کہنا تھا کہ پٹنہ جیسے بڑے شہر کیلئے صرف دو آرام گاہیں ناکافی ہیں۔ ان کے مطابق شہر میں ہر ۵ ر سے ۷ ر کلومیٹر کے فاصلے پر ایسے مراکز قائم کئے جانے چاہئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ کارکن ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ سمستی پور سے تعلق رکھنے والے ڈلیوری رائیڈر سوربھ نے کہا، ”اگر میری ڈلیوری گاندھی میدان یا انکم ٹیکس کے قریب ہوگی تو میں ضرور یہاں آؤں گا، لیکن اگر میں شہر کے دوسرے حصے میں ہوں تو صرف آرام گاہ تک پہنچنے کیلئے ۲۰ ر یا ۳۰ ر منٹ ضائع کرنا مناسب نہیں۔“ ایک اور ورکر نے کہا کہ اگر شہر کے مختلف علاقوں میں مزید ایسے مراکز قائم کئے جائیں تو کارکن انہیں باقاعدگی سے استعمال کر سکیں گے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ایپ پر مبنی ڈلیوری اور ٹرانسپورٹ خدمات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس نے شہری مزدور منڈی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی گِگ ورکرز کی کام کرنے کی شرائط، سماجی تحفظ، شدید گرمی میں کام کرنے کے مسائل اور بنیادی سہولتوں تک رسائی جیسے موضوعات پر بھی بحث میں اضافہ ہوا ہے۔ نیتی آیوگ کے اندازوں کے مطابق ہندوستان میں گیگ اور پلیٹ فارم ورکرز کی تعداد، جو ۲۰۲۰ء۔۲۱ء میں تقریباً ۷۷ ر لاکھ تھی، آئندہ برسوں میں نمایاں طور پر بڑھنے کی توقع ہے۔ اگرچہ یہ نئی آرام گاہیں اجرت، سماجی تحفظ یا ملازمت کے حقوق جیسے بڑے مسائل کا حل نہیں ہیں، تاہم، دی انڈین ایکسپریس سے گفتگو کرنے والے بیشتر کارکنوں نے انہیں ایک عملی اور بروقت اقدام قرار دیا۔

اسرو کے چیئرمین نارائنن نے اسکائی روٹ ایرو اسپیس کو وکرم۔ ا ر کے مدار میں کامیابی پر مبارکباد دی

نئی دہلی: ہندوستانی خلائی تحقیقی تنظیم (اسرو) کے چیئرمین وی نارائنن نے ہفتہ کو اسکائی روٹ ایرو اسپیس کو مبارکباد دی کہ اس کی وکرم۔1 ٹیسٹ فلائٹ-1 کامیابی کے ساتھ مدار میں پہنچ گئی، اور اسے ہندوستان کے نجی خلائی شعبے کیلئے ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ نارائنن نے کہا کہ کامیاب مشن نے پہلی بار ہندوستانی پرائیویٹ راکٹ کو مدار میں رکھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی ہندوستانی پرائیویٹ راکٹ کی طرف سے مدار تک پہنچنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ سب سے پہلے میں وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے 2020 کے خلائی شعبے کی اصلاحات کو زیادہ سے زیادہ نجی شراکت کو فعال کرنے کا سہرا دیا اور کہا کہ یہ کامیابی ان پالیسی اقدامات کی کامیابی کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، 2020 میں اعلان کردہ خلائی شعبے کی اصلاحات نے یہ ممکن بنایا ہے۔ وزیر اعظم نے ہمیشہ ہماری رہنمائی کی ہے، اور میں ان کی حمایت کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسکائی روٹ ایرو اسپیس ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے، نارائنن نے کہا کہ کمپنی اور اس کے ملازمین اس کامیابی کے لیے تعریف کے مستحق ہیں۔ انہوں نے سیکٹر میں نجی شرکت کی سہولت فراہم کرنے کے لیے انڈین نیشنل اسپیس پروموشن اینڈ آتھرائزیشن سینٹر (IN-SPACE) کے کردار کو بھی تسلیم کیا اور اس کی حمایت کے لیے اسرو ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ نارائنن نے کہا، جب خلائی شعبے میں نجی شراکت داری شروع ہوئی، تو ہمارے پاس صرف ایک اسٹارٹ اپ تھا۔ آج، ہمارے پاس 400 سے زیادہ خلائی اسٹارٹ اپ ہیں۔ یہ ہمارے وزیر اعظم کی قیادت میں صرف شروعات ہے کیونکہ ہم ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ IN-SPACe کے چیئرمین پون کے گوینکا نے بھی ہندوستانی نجی شعبے کے راکٹ کے ذریعہ پہلے لانچ کی کامیاب تکمیل کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ سکائی روٹ ایرو سپیس کے وکرم۔1 نے مدار میں کامیابی کے ساتھ پہنچ کر اپنے مشن کے مقاصد سے تجاوز کیا۔ خلائی وراثت کو خراجِ تحسین: یہ کامیابی ہندوستان کے تاریخی خلائی مشن ایس ایل وی-3 (SLV-3) کے 46 برس بعد سامنے آئی ہے، جو ملک کی خلائی تاریخ کو ایک شاندار خراجِ تحسین ہے۔ نجی شعبے کا عروج: یہ مشن ہندوستان میں جدید ٹیکنالوجی، نجی شعبے کی شمولیت اور تجارتی خلائی تحقیق کے لیے نئے اور وسیع امکانات روشن کرتا ہے۔ عالمی سطح پر مضبوطی: یہ پیش رفت نئی نسل میں جدت طرازی کا جذبہ پیدا کرنے اور عالمی خلائی مارکیٹ میں ہندوستان کے پوزیشن کو مزید مستحکم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اگر آپ وکرم۔ا راکٹ کی تکنیکی خصوصیات یا اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے مستقبل کے مشنز کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں، تو ضرور بتائیں۔

ہندوستان اور فرانس کے درمیان ٹیکسٹائل شعبے میں تعاون کو فروغ

بھارت ٹیکس ۲۰۲۶ ر میں اہم شراکت داری کا اعلان

نئی دہلی: بھارت اور فرانس نے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے میں تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے ایک اہم شراکت داری کا اعلان کیا ہے۔ بھارت ٹیکس ٹریڈ فیڈریشن اور فرانس کے معروف فیشن و ٹیکسٹائل پلیٹ فارم پریمیئر وژن کے درمیان ایک لیٹر آف انٹینٹ پر دستخط کیے گئے، جس کا مقصد بھارت اور یورپی یونین کے درمیان تجارتی روابط، سرمایہ کاری، جدت اور پائیدار ٹیکسٹائل سپلائی چین کو فروغ دینا ہے۔ یہ معاہدہ مرکزی وزیر برائے ٹیکسٹائل گری راج سنگھ کی موجودگی میں بھارت ٹیکس 2026 کے افتتاحی اجلاس کے دوران طے پایا۔ حکام کے مطابق یہ اقدام بھارت اور فرانس کے درمیان ٹیکسٹائل ویلیو چین میں ادارہ جاتی تعاون کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے، جبکہ حال ہی میں مکمل ہونے والے بھارت۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے مذاکرات کے بعد اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ معاہدے کے تحت بھارتی ٹیکسٹائل صنعت، بالخصوص ایم ایس ایم ایز، برآمد کنندگان، ڈیزائنرز اور ابھرتے ہوئے برانڈز کو پریمیئر وژن پیرس جیسے عالمی معیار کے پلیٹ فارم تک رسائی حاصل ہوگی، جہاں وہ اپنی مصنوعات، پائیدار ٹیکسٹائل، تکنیکی کپڑے اور جدید ڈیزائن عالمی خریداروں اور فیشن ہاؤسز کے سامنے پیش کرسکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یورپی برانڈز کو بھی بھارت کی مربوط ٹیکسٹائل سپلائی چین سے براہ راست رابطے کا موقع ملے گا۔ وزیر ٹیکسٹائل گری راج سنگھ نے کہا کہ یہ شراکت داری بھارت ٹیکس کو ایک حقیقی عالمی پلیٹ فارم بنانے کی جانب اہم قدم ہے، جس سے بھارتی صنعت کاروں کو یورپی خریداروں تک رسائی حاصل ہوگی اور بھارت کی ساکھ ایک قابل اعتماد، جدید اور پائیدار ٹیکسٹائل سپلائر کے طور پر مزید مستحکم ہوگی۔ بھارت ٹیکس 2026، جو 14 سے 17 جولائی تک نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقد ہوا، میں 130 سے زائد ممالک سے تقریباً 000,6 بین الاقوامی خریداروں اور ایک لاکھ سے زائد تجارتی شرکاء نے شرکت کی۔ حکام کے مطابق اس تقریب نے اربوں ڈالر کی کاروباری دلچسپی اور ہزاروں کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز حاصل کیں، جس سے عالمی ٹیکسٹائل صنعت میں بھارت کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی ہوتی ہے۔ ہندوستان اور فرانس نے جولائی 2026 میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے میں تجارتی روابط، سرمایہ کاری اور پائیدار سپلائی چین کو فروغ دینے کے لیے ایک تاریخی شراکت داری کا اعلان کیا ہے۔ یہ اہم پیش رفت بھارت ٹیکس 2026 کے افتتاحی اجلاس کے دوران سامنے آئی، جہاں مرکزی وزیر برائے ٹیکسٹائل گری راج سنگھ کی موجودگی میں دونوں ممالک کے متعلقہ اداروں نے ایک باضابطہ معاہدے پر دستخط کیے۔

انڈو پیسیفک میں بھارت کی طویل المدتی

حکمت عملی کے ثمرات نمایاں علاقائی تعاون میں اضافہ

نئی دہلی: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ انڈو پیسیفک خطے میں بھارت کی طویل المدتی سفارتی اور تزویراتی حکمت عملی اب نمایاں نتائج دینا شروع ہو گئی ہے، جہاں آسٹریلیا، انڈونیشیا، جاپان اور دیگر علاقائی ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہو رہے ہیں۔ تجزیے کے مطابق بھارت اب خطے کی ان درمیانی طاقتوں میں شامل ہے جو علاقائی استحکام اور توازن برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دوروں نے دفاع، سمندری سلامتی، اہم معدنیات، تجارت، توانائی اور جدید ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تعاون کو نئی رفتار دی ہے۔ تجزیے کے مطابق یہ پیش رفت بھارت کی "ایکٹ ایسٹ" پالیسی اور انڈو پیسیفک وژن کی عملی کامیابی کی عکاسی کرتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی تزویراتی رقابت کے ماحول میں ایشیا کی درمیانی طاقتیں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ قریبی تعاون کو ترجیح دے رہی ہیں۔ اس تناظر میں بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا اور جاپان جیسے ممالک دفاعی شراکت داری، سپلائی چین کے تنوع، اہم معدنیات اور سمندری سلامتی کے شعبوں میں تعاون کو وسعت دے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بھارت نے کسی فوجی اتحاد کی قیادت کے بجائے خودمختار خارجہ پالیسی برقرار رکھتے ہوئے مختلف ممالک کے ساتھ دوطرفہ اور کثیر الجہتی تعلقات کو مضبوط بنایا ہے، جس سے اسے خطے میں ایک قابل اعتماد اور متوازن شراکت دار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق انڈو پیسیفک میں بھارت کی بڑھتی ہوئی سفارتی سرگرمیاں اور علاقائی شراکت داروں کے ساتھ گہرے ہوتے تعلقات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خطے میں مستقبل کا تزویراتی توازن صرف بڑی طاقتوں ہی نہیں بلکہ باہمی تعاون کرنے والی درمیانی طاقتوں کے کردار سے بھی تشکیل پائے گا۔

بھارت اور فن لینڈ کا تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ پر اتفاق

اقتصادی تعاون مزید مضبوط بنانے کا عزم

ہیلسنکی: فن لینڈ اور بھارت نے دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون کو مزید فروغ دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ فن لینڈ کی نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ ریکا پورا اور بھارت کے وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل کے درمیان ہیلسنکی میں ہونے والی ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو وسعت دینے اور مجوزہ بھارت۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (FTA) سے پیدا ہونے والے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ فن لینڈ کی وزیر خزانہ ریکا پورا نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان ڈیجیٹلائزیشن، پائیداری اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں موجود تزویراتی شراکت داری اور بھارت۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ 2030 تک دوطرفہ تجارت کو دوگنا کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے دفاع، خلائی ٹیکنالوجی، اہم جدید ٹیکنالوجیز اور دیگر شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ پیوش گوئل نے ملاقات کے بعد کہا کہ دونوں رہنماؤں نے اقتصادی اور مالیاتی تعاون، تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹلائزیشن اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں اشتراک بڑھانے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور فن لینڈ نے بھارت۔ یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کے تناظر میں دوطرفہ تعلقات کو مزید وسعت دینے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا۔ بھارتی وزیر تجارت نے فن لینڈ کے وزیر برائے اقتصادی امور ساکاری پوئستو سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے 5G اور 6G ٹیکنالوجی، سیمی کنڈکٹرز، خلائی ٹیکنالوجی، صاف توانائی، ماحولیاتی ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت جیسے شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے پر زور دیا۔ فن لینڈ نے بھارتی مارکیٹ کو اپنی کمپنیوں کے لیے ایک اہم موقع قرار دیتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی روابط کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

آدھار ایپ کے ۴ ر کروڑ سے زائد ڈاؤن لوڈز

آسان اور سہل ڈیجیٹل شناختی خدمات کو فروغ

نئی دہلی: آدھار ایپ نے 4 کروڑ ڈاؤن لوڈز کا اہم سنگِ میل عبور کر لیا ہے، جو آسان اور ڈیجیٹل شناختی خدمات پر شہریوں کے بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ آدھار ایپ کے بڑھتے ہوئے استعمال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ آدھار سے متعلق مختلف خدمات تک رسائی کے لیے ایک جامع ڈیجیٹل پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ اس کے ذریعے گھر بیٹھے پتہ اپ ڈیٹ کرنا، موبائل نمبر تبدیل کرنا، ای میل اپ ڈیٹ کرنا، بایومیٹرک لاک ر اَن لاک کرنا اور ای-آدھار ڈاؤن لوڈ کرنا ممکن ہے۔ ایپ کے آغاز سے اب تک 11.65 لاکھ پتوں کی کامیابی سے تجدید کی جا چکی ہے، جس کے باعث شہریوں کو آدھار سینٹر جانے کی ضرورت کے بغیر اپنے آدھار کی معلومات تازہ رکھنے میں سہولت ملی ہے۔ اسی طرح، ایپ کے ذریعے تقریباً 49 لاکھ موبائل نمبروں کو بھی اپ ڈیٹ کیا جا چکا ہے، جس سے شہری اپنے آدھار سے منسلک رابطہ معلومات کو درست اور تازہ رکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یکم جولائی سے ای میل اپ ڈیٹ کی سہولت شروع ہونے کے بعد اب تک تقریباً 12.5 لاکھ ای میل پتے آدھار ایپ کے ذریعے شامل یا اپ ڈیٹ کیے جا چکے ہیں، جس سے جہاں ضرورت ہو، شہریوں اور یو آئی ڈی اے آئی کے درمیان رابطے کو مزید مؤثر بنایا گیا ہے۔ اس سہولت کی پہلے 75 روپے فیس تھی، تاہم اب آدھار ایپ پر 31 دسمبر 2026 تک یہ خدمت مفت فراہم کی جا رہی ہے۔ ایپ میں رازداری اور تحفظ سے متعلق خصوصیات کو بھی بھرپور پذیرائی ملی ہے۔ شہریوں نے بایومیٹرک لاک/ اَن لاک کی سہولت کو 1.91 کروڑ (19.1 ملین) سے زائد مرتبہ استعمال کیا ہے۔ یہ سہولت آدھار نمبر رکھنے والوں کو اپنی ذاتی معلومات پر زیادہ اختیار فراہم کرتی ہے، کیونکہ وہ ضرورت کے مطابق چند کلکس کے ذریعے اپنے بایومیٹرکس کو فوری طور پر لاک یا اَن لاک کر سکتے ہیں، جس سے سکیورٹی کی ایک اضافی سطح فراہم ہوتی ہے۔ آدھار ایپ کو اس انداز میں تیار کیا گیا ہے کہ آدھار نمبر رکھنے والے شہری اپنی شناخت کو آسان، محفوظ اور رازداری کو ترجیح دیتے ہوئے دکھا، شیئر اور تصدیق کر سکیں۔ یہ ایپ ترقی یافتہ بھارت کے وژن کے تحت ڈیجیٹل انڈیا مشن کے مطابق عوام کی زندگی کو مزید آسان بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

بھارت کے خلائی عزائم نئی بلندیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

وزیر خارجہ جے شنکر نے وکرم۔ ا ر لانچ کی تعریف کی

سری ہری کوٹا: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کو وکرم-1 کے کامیاب لانچ کی ستائش کی اور اسے ہندوستان کے خلائی شعبے کے لئے ایک تاریخی لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ راکٹ اس بات کا عکاس ہے کہ جب ہندوستان کے نوجوانوں کی اختراع اور کاروباری مہم کو وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کی جرات مندانہ اصلاحات کی حمایت حاصل ہو تو کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جتیندر سنگھ نے بھی اس کامیاب مشن کا جشن منایا اور اس کے پے لوڈز کو تقریباً 450 کلومیٹر زیریں زمین کے مدار میں داخل کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے پہلے نجی طور پر تیار کردہ مداری کلاس راکٹ اسکائی روٹ ایرو اسپیس کی وکرم-1 ٹیسٹ فلائٹ-1 کی کامیابی پر ناز ہے۔ بھارت کے پہلے نجی طور پر تیار کردہ مداری کلاس راکٹ کی پہلی پرواز کو نشان زد کرتے ہوئے کامیابی کے ساتھ مدار تک پہنچ گیا ہے۔ راکٹ نے اپنا آخری برن مکمل کیا اور اپنے پے لوڈز کو تقریباً 450 کلومیٹر کے مدار میں داخل کیا، جس سے ہندوستان دنیا کا تیسرا ملک بن گیا جس میں مدار میں نجی لانچنگ قابلیت ہے۔ مشن آگمان کے نام سے اس مشن کو ستیش دھون خلائی مرکز سے انجام دیا گیا تھا۔ 24 میٹر کاربن کمپوزٹ راکٹ نے پرواز کے تمام طے شدہ مراحل مکمل کیے، جن میں اسٹیج سیپریشن اور اس کے آربیٹل ایڈجسٹمنٹ ماڈیول (OAM) کی فائرنگ بھی شامل ہے۔

بھارت میں 5G پر جیو کی پکڑ مزید مضبوط ہوئی

نئی دہلی: جیو نے 5G اور ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی طاقت پر اپنی برتری کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ریلائنس کے سہ ماہی نتائج میں یہ تصویر صاف ہوگئی ہے۔ جیو کے کل سبسکرائبرز کی تعداد بڑھ کر 53.33 کروڑ ہوگئی، جبکہ جیو ٹرو 5 جی سبسکرائبر بیس جون 2026 تک 28.5 کروڑ تک پہنچ گیا۔ پچھلے 12 مہینوں میں جیو کے 5G سبسکرائبر بیس میں مجموعی طور پر 7.3 کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ نہ صرف 5G صارفین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے بلکہ جیو کے نیٹ ورک پر 5G ڈیٹا ٹریفک اب 4G ڈیٹا ٹریفک سے تقریباً 1.5 گنا زیادہ ہے۔ نتائج سے کچھ اور دلچسپ اعداد و شمار بھی سامنے آئے۔ جیو نیٹ ورک پر فی سبسکرائبر ڈیٹا کی کھپت 43.7 جی بی فی مہینہ تھی، جبکہ اس سہ ماہی کے دوران کل ڈیٹا ٹریفک 26.9 فیصد سال بہ سال بڑھ کر 69.4 بلین جی بی ہوگیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں اگلی نسل کے موبائل نیٹ ورکس پر جیو کی گرفت تیزی سے گہری ہوتی جا رہی ہے۔ جیو نے بھی موبائل کنیکشن کے محاذ پر اپنی رفتار کو برقرار رکھا۔ اس سہ ماہی کے دوران خالص صارفین کا اضافہ 8.9 ملین تھا۔ جون 2026 تک، کمپنی کے کل صارفین کی تعداد 533.3 ملین تک پہنچ گئی۔ صارفین کی تعداد میں یہ اضافہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب کمپنی اپنے 5G نیٹ ورک پر استعمال اور ڈیٹا کی کھپت دونوں میں مضبوط رفتار کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ فکسڈ براڈ بینڈ میں بھی جیو کی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے۔ جون 2026 تک، کل فکسڈ براڈ بینڈ صارفین کی تعداد 28.6 ملین تھی۔ پچھلے 12 مہینوں میں تقریباً 8.6 ملین نئے اضافے کیے گئے، جس سے جیو کا مارکیٹ شیئر 43٪ سے زیادہ ہوگیا۔ جیو ایئر فائبر کے کل صارفین کی تعداد 14 ملین سے تجاوز کر گئی ہے اور پچھلے 12 مہینوں میں فکسڈ براڈ بینڈ اضافے میں 75٪ سے زیادہ حصہ ڈالا ہے۔ ریلائنس جیو کے سہ ماہی نتائج کے موقع پر ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر مکیش ڈی امبانی نے کہا کہ ریلائنس نے مالی سال 27 کا ایک مضبوط آغاز کیا ہے۔ تمام کاروباروں نے مضبوط آپریٹنگ کارکردگی پیش کی۔ ہمارے متنوع کاروباری پورٹ فولیو نے ایک بار پھر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا، یہاں تک کہ ایک سہ ماہی میں بھی جو کہ مسلسل جغرافیائی سیاسی تناؤ اور غیر مستحکم اشیاء کی منڈیوں سے نشان زد ہے۔ جیو پلیٹ فارمز لمیٹڈ منیجنگ ڈائریکٹر نے آکاش ایم امبانی نے کہا کہ جیو نے خود کو ایک ڈیپ ٹیک کمپنی کے طور پر قائم کیا ہے اور کئی جدید ٹیکنالوجیز میں تیزی سے جدت طرازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہمارا مضبوط پیٹنٹ پورٹ فولیو، جسے عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ٹیکنالوجیز ہندوستان کے ہر شہری کے لیے مسلسل نئی ڈیجیٹل خدمات لائیں، اور جیو آنے والے برسوں تک صنعت کی صف اول کی ترقی کی فراہمی جاری رکھے۔ بھارت کے ٹیلی کام سیکٹر میں ریلائنس جیو کی پوزیشن فائیو جی (5G) نیٹ ورک کے پھیلاؤ اور صارفین کی تعداد کے لحاظ سے بدستور سب سے مستحکم اور مضبوط ہے۔ جیو کا 5G نیٹ ورک دنیا میں چین کے علاوہ کسی بھی ایک ملک میں سب سے بڑا اور تیز ترین سنگل کنٹری آپریشن بن چکا ہے۔

پروفیسر سرور ساجد کے اعزاز میں شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی میں تہنیتی نشست کا انعقاد

تقریب کی صدارت شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر محمد رضوان علی نے کی

رانچی: یونیورسٹی شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام شعبے کے سابق استاد اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر کے عہدے پر تقرری پانے والے معروف شاعر و نقاد پروفیسر سرور ساجد کے اعزاز میں یونیورسٹی ڈپارٹمنٹل سیمینار ہال میں ایک پروقار تہنیتی اور اعزازی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر محمد رضوان علی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر محمد رضوان علی نے کہا کہ پروفیسر سرور ساجد رانچی کی مٹی کی پیداوار اور رانچی یونیورسٹی کے قابلِ فخر سپوت ہیں کہ جن کو اس شعبہ نے جنم دیا۔ اور تب انھوں نے اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کے بل پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جیسے عالمی شہرت یافتہ ادارے میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ ڈاکٹر رضوان علی نے پروفیسر سرور ساجد کو پروفیسر کے عہدے پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے صدیق مجیدی، وہاب دانش، پرکاش فکری اور اظفر جمیل کی ادبی روایت کو اپنے شعری سفر میں آگے بڑھایا ہے۔ ڈاکٹر رضوان علی نے کہا کہ اگرچہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مقابلے میں رانچی یونیورسٹی کے وسائل محدود ہیں، تاہم یہاں کے طلبہ کو کسی احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ جھارکھنڈ قدرتی حسن، معدنی وسائل اور انسانی صلاحیتوں سے مالا مال خطہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح سونم وانگ چک نے محروم اور پسماندہ طبقے کے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کر کے انہیں کامیاب بنایا، اسی طرح رانچی یونیورسٹی بھی دیہی اور مضافاتی علاقوں کے طلبہ کو تعلیم کے ذریعے باصلاحیت اور خوداعتماد بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس موقع پر پروفیسر سرور ساجد کو بہ کثرت کی گل پوشی کی گئی اور انہیں گلدستے کے یادگار نذرانے پیش کر کے تہنیت پیش کی گئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شعبۂ اردو کے سابق صدر ڈاکٹر شکیل احمد نے ماضی کی علمی و ادبی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ سرور ساجد اپنے زمانۂ طالب علمی ہی سے علمی سنجیدگی اور ادبی ذوق کے باعث اساتذہ کے درمیان ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اور علم العروض کے اچھے جانکار بھی تھے۔ شعبۂ اردو کے دوسرے سابق صدر پروفیسر سید اسلم ارشد نے کہا کہ پروفیسر سرور ساجد ایک ایسے ادارے میں پروفیسر مقرر ہوئے ہیں جو عالمی سطح پر اپنی علمی روایت کے لیے معروف ہے۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخی و تہذیبی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ اور ترانہ علی گڑھ کے حوالے سے خوبصورت گفتگو کی۔ ڈاکٹر غالب نشتر نے پروفیسر سرور ساجد کی تصانیف اور ادبی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے ان کے علمی و ادبی سفر کا خاکہ پیش کیا، جبکہ ڈاکٹر اعجاز احمد نے کہا کہ سرور ساجد جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے اہم شعرا میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی شاعری فکری گہرائی اور عصری شعور کی آئینہ دار ہے۔ تقریب میں ڈاکٹر اشرف (مولانا ابوالکلام آزاد کالج)، ڈاکٹر محمد اقبال انصاری (آر ٹی سی کالج) سمیت متعدد اساتذۂ کرام نے شرکت کی۔ نشست کی نظامت ڈاکٹر محمد دانش اور شمس الحق نے مشترکہ طور پر انجام دی، جبکہ اظہارِ تشکر کے فرائض ڈاکٹر محمد اقبال نے ادا کیے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بی سی سی آئی نے اچانک کی ٹیم انڈیا میں تبدیلی

تیسرے ونڈے سے پہلے اسٹار آل راونڈر کی انٹری

ہندوستانی ٹیم جب 19 جولائی کو لارڈس میدان پر اترے گی تو 22 سال سے چلے آرہے ہار کے قحط کا خاتمہ کرنا

چاہے گی۔ دراصل، ہندوستانی ٹیم کو ونڈے میں لارڈس میدان پر آخری جیت سال 2004 میں ملی تھی۔ اس مقابلے میں روہت شرما سے اچھی انگ کی امید ہوگی، جو گزشتہ 8 ونڈے اننگوں میں صرف ایک نصف سنچری لگا پائے ہیں۔ انگلینڈ کے خلاف تیسرے ونڈے میچ کے لئے ہندوستانی اسکواڈ میں تبدیلی ہوئی ہے۔ بی سی سی آئی نے اعلان کرکے بتایا کہ تیسرے ونڈے کے لئے زخمی واشنگٹن سندر کی جگہ ہرش دوبے کو ٹیم انڈیا میں شامل کیا گیا ہے۔ سندر کو دوسرے ونڈے میچ کے دوران چوٹ آئی تھی، جس کے بعد انہیں سیریز سے باہر ہونا پڑا تھا۔ حالانکہ واشنگٹن سندر کی چوٹ کتنی سنگین ہے، اس پر کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ ہرش دوبے بائیں ہاتھ سے آف اسپن گیند بازی کرتے ہیں اور اسی سال افغانستان کے خلاف ونڈے میچ میں اپنا انٹرنیشنل ڈیبیو کیا تھا۔ انہوں نے اب تک 2 ونڈے میچوں میں 4 وکٹ حاصل کئے ہیں۔ ہندوستانی ٹیم جب 19 جولائی کو لارڈس میدان پر اترے گی تو 22 سال سے چلے آرہے ہار کے قحط کا خاتمہ کرنا چاہے گی۔ دراصل، ہندوستانی ٹیم کو ونڈے میں لارڈس میدان پر آخری جیت سال 2004 میں ملی تھی۔ اس مقابلے میں روہت شرما سے اچھی انگ کی امید ہوگی، جو گزشتہ 8 ونڈے اننگوں میں صرف ایک نصف سنچری لگا پائے ہیں۔ دوسری طرف، وراٹ کوہلی ونڈے میں انگلینڈ کے خلاف سب سے زیادہ 50 سے زیادہ اسکور کے ورلڈ ریکارڈ کی برابری کرنے سے صرف ایک نصف سنچری دور ہیں۔ وراٹ کوہلی نے اب تک ونڈے میں انگلینڈ کے خلاف 14 بار پچاس یا اس سے زیادہ اسکور کیا ہے، جبکہ کمار سنگاکارا نے 15 بار ایسا کیا تھا۔ ٹیم انڈیا کا اپڈیٹیڈ اسکواڈ: شبھمن گل (کپتان)، روہت شرما، وراٹ کوہلی، شریس ایئر (نائب کپتان)، کے ایل راہل (وکٹ کیپر)، ایشان کشن (وکٹ کیپر)، اکشر پٹیل، شیوم دوبے، کلدیپ یادو، جسپریت بمراہ، پرسدھ کرشنا، ارش دیپ سنگھ، گرنور براڑ، پرنس یادو، ہرش یادو۔

لارڈس وَنڈے روہت شرما کا آخری میچ نہیں

بی سی سی آئی نے ریٹائرمنٹ کی افواہوں پر لگائی لگام

بی سی سی آئی سکریٹری دیوجیت سیکیا نے کہا کہ ''روہت شرما کے مستقبل کو لے کر کئی طرح کی باتیں چل رہی ہیں۔ بورڈ کی سطح پر ایسی کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔'' ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے سکریٹری دیوجیت سیکیا نے روہت شرما کے ونڈے کرکٹ کے مستقبل کو لے کر جاری قیاس آرائیوں اور افواہوں پر روک لگا دی ہے۔ سیکیا نے کہا ہے کہ انگلینڈ کے خلاف لارڈس میں ہونے والا تیسرا اور آخری ونڈے روہت شرما کا آخری مقابلہ نہیں ہوگا۔ گزشتہ کچھ دنوں سے ایسی خبریں سامنے آرہی تھیں کہ انگلینڈ کے خلاف ونڈے سیریز کا آخری میچ روہت شرما کے ونڈے کیریئر کا آخری میچ ہوسکتا ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری نے ان خبروں کو محض قیاس آرائی قرار دیا ہے۔ بی سی سی آئی سکریٹری سیکیا نے خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس سے کہا کہ ''روہت شرما کے مستقبل کو لے کر کئی طرح کی باتیں چل رہی ہیں۔ بورڈ کی سطح پر ایسی کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے کہ روہت اتوار کو لارڈز میں اپنا آخری میچ کھیلیں گے۔'' سیکیا نے واضح لفظوں میں کہا کہ ''روہت ہندوستانی ونڈے ٹیم کے مستقل رکن ہیں اور جب تک وہ ٹیم کا حصہ ہیں، تب تک ملک کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔ لارڈس کا مقابلہ روہت شرما کے ون ڈے کیریئر کا اختتام نہیں ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ روہت شرما نے 2027 میں ہونے والے ونڈے عالمی کپ تک کھیلنے کی خواہش

ظاہر کی ہے۔ تاہم، انگلینڈ کے خلاف موجودہ سیریز کے ابتدائی 2 میچوں میں ان کے بلے سے بڑی اننگز نہیں نکل پائی۔ انہوں نے پہلے مقابلے میں 11 رن اور دوسرے ونڈے میں 26 رن بنائے۔ کارڈف میں کھیلے گئے دوسرے ونڈے میں انگلینڈ کے ہاتھوں ہندوستان کی شکست کے بعد ہندوستانی ٹیم کے بیٹنگ کوچ ستانشو کوٹک نے بھی روہت کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ روہت جیسے بڑے کھلاڑی پر کارکردگی یا مستقبل کو لے کر کسی طرح کا دباؤ نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے کہا کہ روہت ایک شاندار کھلاڑی ہیں اور ابتدائی 2 میچوں میں رن نہ بننے سے ان کی صلاحیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ دوسرے ونڈے میں ایسا لگ رہا تھا کہ روہت ایک بڑی اننگز کھیل سکتے تھے، لیکن ایسا نہیں ہو پایا۔ واضح رہے کہ روہت شرما کے ممکنہ ریٹائرمنٹ کی خبریں اس وقت تیزی کے ساتھ گشت کرنے لگی تھیں، جب ان کے والدین لندن پہنچے۔ کئی میڈیا رپورٹس نے بتایا تھا کہ روہت کے ماں-باپ لندن پہنچ گئے ہیں، اور عین ممکن ہے کہ وہ اپنے بیٹے کا آخری مقابلہ دیکھنے پہنچے ہوں۔ حالانکہ بی سی سی آئی اور روہت شرما کی جانب سے اس بارے میں کچھ بھی تصدیق نہیں کی گئی تھی۔ اب بی سی سی آئی سکریٹری کے ذریعہ بیان دیے جانے کے بعد ان افواہوں پر لگام لگ گئی ہے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے جوائنٹ سکریٹری دیوجیت سیکیا نے واشگاف الفاظ میں واضح کیا ہے کہ انگلینڈ کے خلاف لارڈز میں ہونے والا میچ روہت شرما کا آخری ون ڈے مقابلہ نہیں ہوگا اور بورڈ کی سطح پر ان کی ریٹائرمنٹ کو لے کر کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ کارڈف ون ڈے میں بھارت کی شکست اور روہت شرما کی حالیہ آؤٹ آف فارم کے بعد سوشل میڈیا پر ان کے ون ڈے کیریئر کے خاتمے کی افواہیں گرم تھیں۔ بی سی سی آئی کے تازہ ترین بیان نے ان تمام قیاس آرائیوں پر مکمل طور پر لگام لگا دی ہے۔ روہت شرما بھارتی ون ڈے ٹیم کے ایک انتہائی اہم اور مستقل ممبر ہیں۔ جب تک روہت شرما فٹ اور دستیاب ہیں، وہ مستقل بھارتی ٹیم کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔ لارڈز کا میچ ان کے کیریئر کا آخری باب ثابت ہونے کی خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو انگلینڈ کے خلاف جاری سیریز میں روہت شرما کی کارکردگی یا لارڈز کے فیصلہ کن میچ کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم کرسکتا ہوں۔

فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ نے سوشل میڈیا پر ۵ نوجوان فٹبالرز کو بخشی بے پناہ شہرت

ایک کھلاڑی کی فالوئنگ دوگنی ہوئی

وائکنگ بوٹ سب سے پیارے اور لوگوں سے وابستہ کھلاڑی ثابت ہوئے۔ میچ جیتنے کے بعد انسٹاگرام پوسٹس، اسنیپ چیٹ اسٹوریز، حتیٰ کہ ٹیکسی ڈرمی ریکون کو پلین میں ساتھ لے جانا بھی ان کی پہچان بن گیا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں 5 نوجوان فٹبال کھلاڑی خاص طور سے سوشل میڈیا کے اسٹار بتائے جارہے۔ یہ 5 کھلاڑی ایسے ہیں جنہوں نے ورلڈ کپ کے دوران اپنی میدان میں کی گئی کارکردگی اور دلکش انداز کی بدولت سوشل میڈیا پر اپنے فالوورز کی تعداد کو آسمان پر پہنچا دیا۔ کچھ پرانے ستارے پہلے ہی کافی مشہور تھے، لیکن اس بار کچھ نئے چہرے بھی وائرل ہوگئے۔ آئیے جانتے ہیں یہ 5 نوجوان کھلاڑی کون کون ہیں۔ 25 سالہ 6 فٹ 5 انچ کے وکنگ سب سے پیارے اور لوگوں سے وابستہ کھلاڑی ثابت ہوئے۔ میچ جیتنے کے فوراً بعد انسٹاگرام پوسٹس، اسنیپ چیٹ اسٹوریز، حتیٰ کہ ٹیکسی ڈرمی ریکون کو پلین میں ساتھ لے جانا بھی ان کی پہچان بن گیا۔ ان کے انسٹاگرام فالوورز گزشتہ چند دنوں میں تقریباً دوگنے ہو گئے

ہیں۔ اب ان کے 70 ملین سے زیادہ فالوورز ہو چکے ہیں۔ گزشتہ 30 دنوں میں ان کے 3.29 ملین سے زیادہ فالوورز ہوگئے ہیں۔ دوسرے شہرت حاصل کرنے والے کھلاڑی ووزنہا ہیں۔ اس 40 سالہ گول کیپر نے اپنی صلاحیتوں کی بدولت کیپ وردے اور اسپین کا میچ 0-0 سے ڈرا کرایا۔ میچ کے چند گھنٹوں کے بعد ان کے فالوورز کی تعداد 5 لاکھ سے بڑھ کر 3.29 ملین ہوگئی۔ جوڑ اچھی شکل وصورت، پیاری شخصیت اور گولڈن بوٹ کے دعویدار ہیں۔ شائقین 'ہے جوڈ' گاتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ انھوں نے گزشتہ 30 دنوں میں 9 ملین سے زیادہ فالوورز حاصل کیے۔ ان کے اس وقت مجموعی طور پر 50 ملین انسٹاگرام فالوورز ہو چکے ہیں۔ 'مینٹل ہیلتھ' کے حوالے سے کھل کر گفتگو کرنے کے سبب بھی ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ 19 سال کے اس نوجوان کھلاڑی کے تئیں نوجوانوں کی دیوانگی دیکھنے لائق ہے۔ یمال انسٹاگرام پر میچ کی تصاویر، فیملی مومنٹس اور برانڈ پارٹنرشپ سے جڑی پوسٹس شیئر کرتے رہتے ہیں۔ وہ 3 سالہ چھوٹے بھائی کے ساتھ اسٹیڈیم میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے، جس نے انھیں سوشل میڈیا پر خوب شہرت عطا کی۔ اس وقت ان کے فالوورز کی تعداد 49.6 ملین ہے اور فائنل مقابلہ میں یہ تعداد مزید بڑھنے کی امید ہے۔ ارجنٹائنا کے ایک انفلوئنسر نے ٹم کا تعارف نامعلوم کھلاڑی کے طور پر کرایا اور ایک ویڈیو بنائی۔ اس ویڈیو میں انھیں فالو کرنے کی گزارش بھی کی گئی۔ یہ ویڈیو وائرل ہوئی اور ان کے فالوورز کی تعداد 5000 سے بڑھ کر 5.8 ملین ہوگئی ہے۔ اس کے بعد ٹم نے خود ایک ویڈیو بنائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی ٹم نے انفلوئنسر سے ملاقات بھی کی۔

قومی نشانہ باز دمیانتی سین ۴۸ گھنٹے بعد گھر واپس

لاپتہ ہونے کی وجہ تلاش رہی ہے پولیس

کولکتہ: ہفتہ کی صبح ہاوڑہ ضلع کے رام کرشن پور فیری جیٹی کے قریب صبح کی سیر کرنے والے کچھ افراد نے دمیانتی کو بغیر کسی واضح مقصد کے اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے انہیں پہچان لیا اور فوراً ان کے اہل خانہ کو اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر ان کے والد دھرو جیوتی سین موقع پر پہنچے اور اپنی بیٹی کو بحفاظت گھر لے آئے۔ مغربی بنگال کی قومی سطح کی نشانہ باز دمیانتی سین، جو گزشتہ 48 گھنٹوں سے لاپتہ تھیں، ہفتہ کی صبح

بحفاظت اپنے گھر واپس پہنچ گئیں۔ حالانکہ، دو دن تک ان کے لاپتہ رہنے کی وجہ اب بھی معمہ بنی ہوئی ہے۔ اس معاملے میں اہل خانہ اور تفتیشی ایجنسیوں کی جانب سے ابھی تک کوئی آفیشل بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق دمیانتی سین جمعرات کی دوپہر اپنے گھر سے گھریلو سامان خریدنے کے لیے نکلی تھیں۔ اس وقت ان کے پاس موبائل فون بھی موجود تھا، لیکن اس کے بعد وہ واپس گھر نہیں لوٹیں۔ کافی دیر تک رابطہ نہ ہونے پر اہل خانہ نے پولیس کو ان کی گمشدگی کی اطلاع دی، جس کے بعد انہیں تلاش کرنے کے لیے خصوصی تفتیش شروع کی گئی۔ ہفتہ کی صبح ہاوڑہ ضلع کے رام کرشن پور فیری جیٹی کے قریب صبح کی سیر کرنے والے کچھ افراد نے دمیانتی کو بغیر کسی واضح مقصد کے اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے انہیں پہچان لیا اور فوراً ان کے اہل خانہ کو اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر ان کے والد دھرو جیوتی سین موقع پر پہنچے اور اپنی بیٹی کو بحفاظت گھر لے آئے۔ دمیانتی کے لاپتہ رہنے کے دوران انہیں دو مختلف مقامات پر دیکھا گیا تھا۔ سب سے پہلے جمعرات کے روز ہاوڑہ ریلوے اسٹیشن کے نگرانی کیمروں کی ریکارڈنگ میں وہ پلیٹ فارم نمبر چار اور پانچ کے درمیان گھومتی ہوئی نظر آئیں۔ اس کے بعد جمعہ کو ہگلی ضلع کے سیرام پور میں منعقد ہونے والی مشہور مہیش رتھ یاترا کے دوران بھی انہیں دیکھا گیا۔ یہ اطلاع سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل گئی، جس کے بعد پولیس نے ان کی تلاش کے لیے چار الگ الگ ٹیمیں سرگرم کردیں۔ دمیانتی سین حال ہی میں قومی ٹیم کے انتخابی ٹرائلز کے لیے منتخب ہوئی تھیں اور انہیں ابھرتی ہوئی باصلاحیت نشانہ بازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ فی الحال پولیس کی تشکیل کردہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم پورے معاملے کی ہر پہلو سے جانچ کر رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ تمام حقائق کی مکمل جانچ کے بعد ہی کسی حتمی نتیجے پر پہنچا جائے گا۔

رشمیکا مندانا کی محنت سے متاثر ہوئیں

برندا ماسٹر نے فلم 'مایسا' کے سیٹ سے شیئر کیا جذباتی نوٹ

ممبئی: فلم 'مایسا' ہندی کے علاوہ تمل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم زبانوں میں بھی ریلیز کی جائے گی۔ اگرچہ فلم کی ریلیز کی تاریخ کا باضابطہ اعلان ابھی نہیں کیا گیا، لیکن توقع کی جارہی ہے کہ اسے رواں سال کے آخر تک سینما گھروں میں پیش کردیا جائے گا۔ اداکارہ رشمیکا مندانا نے اپنی شاندار اداکاری کے ذریعے فلمی دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ وہ اپنے ہر کردار کو حقیقت کے قریب لانے کے لیے بھرپور محنت کرتی ہیں، جس سے متاثر ہوکر معروف کوریوگرافر برندا ماسٹر نے ان کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔ ہفتہ کے روز برندا ماسٹر نے انسٹاگرام پر رشمیکا مندانا کی آنے والی فلم 'مایسا' کا پوسٹر شیئر کرتے ہوئے لکھا، ''مجھے بے حد خوشی ہے کہ مجھے فلم 'مایسا' میں رشمیکا مندانا کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ریہرسل سے لے کر شوٹنگ تک آپ نے اس گانے کے لیے جس محنت، تیاری اور لگن کا مظاہرہ کیا، وہ واقعی قابلِ تعریف ہے۔ آپ کی محنت اور لگن ہی آپ کی کامیابی کی سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک ہیں۔ فلمی صنعت میں اتنے برس گزارنے کے بعد میں یہ اعتماد سے کہہ سکتی ہوں کہ میں نے بہت کم ایسی اداکارائیں دیکھی ہیں جن میں اتنی محنت، نظم وضبط اور وابستگی ہو۔'' برندا ماسٹر نے مزید لکھا، ''جب بھی میں آپ کو کسی بہتری کی تجویز دیتی ہوں، آپ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اسے قبول کرتی ہیں اور فوراً اس پر کام شروع کردیتی ہیں۔ یہاں تک کہ تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی آپ کی توجہ کبھی نہیں بھٹکتی اور آپ پہلے سے زیادہ محنت کرتی ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ناظرین اس فلم میں آپ کی محنت کو ضرور محسوس کریں گے۔ میں 'مایسا' کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار کررہی ہوں اور پوری دنیا بھی پردۂ سیمیں پر آپ کا جادو دیکھنے کے لیے بے تاب ہے۔'' ہدایت کار روِیندر پُلّے کی اس فلم 'مایسا' کو اجے اور انیل سیاپوڑی اپنے بینر انفار مووا فلمز کے تحت پروڈیوس کررہے ہیں۔ اس فلم میں رشمیکا مندانا اپنے سابقہ کرداروں سے بالکل مختلف اور چیلنجنگ کردار ادا کرتی نظر آئیں گی۔ وہ فلم میں گونڈ قبیلے کی ایک خاتون کا کردار نبھا رہی ہیں۔ فلم کے کئی اہم مناظر کیرالہ کی دلکش لوکیشنز پر فلمائے گئے ہیں۔ فلم 'مایسا' ہندی کے علاوہ تمل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم زبانوں میں بھی ریلیز کی جائے گی۔ اگرچہ فلم کی ریلیز کی تاریخ کا باضابطہ اعلان ابھی نہیں کیا گیا، لیکن توقع کی جارہی ہے کہ اسے رواں سال کے آخر تک سینما گھروں میں پیش کردیا جائے گا۔

جینیفر ونگیٹ نے بوائے فرینڈ ولیم اسماعیل سے دوسری شادی کرلی

خوبصورت تصاویر سوشل میڈیا پر شیئر۔ اس سے قبل ان کی شادی ٹیلی ویژن اداکار کرن سنگھ گروور سے ۹ اپریل ۲۰۱۲ کو ہوئی تھی۔

ممبئی: جینیفر ونگیٹ نے تقریباً 12 برس بعد اپنی زندگی کا نیا باب شروع کیا ہے۔ اس سے قبل ان کی شادی ٹیلی ویژن اداکار کرن سنگھ گروور سے 9 اپریل 2012 کو ہوئی تھی۔ دونوں کی ملاقات ڈرامہ 'دل مل گئے' کے سیٹ پر ہوئی تھی، جہاں سے ان کی دوستی محبت میں بدل گئی۔ لیکن یہ رشتہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا اور نومبر 2014 میں دونوں نے باہمی رضامندی سے طلاق لے لی۔ ٹیلی ویژن انڈسٹری کی معروف اداکارہ جینیفر ونگیٹ نے اپنے بوائے فرینڈ ولیم اسماعیل سے شادی کر لی ہے۔ اداکارہ نے ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پر اپنی شادی کی تصاویر اور ویڈیو شیئر کرتے ہوئے دوسری شادی سے متعلق گردش کرنے والی قیاس آرائیوں پر خود ہی مہر لگا دی۔ جینیفر ونگیٹ نے انسٹاگرام پر اپنی شادی کی جھلکیوں پر مشتمل ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں وہ سفید عروسی لباس میں نہایت خوبصورت دکھائی دے رہی ہیں، جبکہ ولیم اسماعیل نیلے رنگ کے سوٹ میں نظر آرہے ہیں۔

شیئر کی گئی ویڈیو میں دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، جبکہ ایک سین میں جینیفر اپنی شادی کی انگوٹھی بھی دکھاتی نظر آتی ہیں۔ ویڈیو کے ساتھ انہوں نے لکھا، ''آخرکار، ہم ایک ہو گئے۔'' جیسے ہی جینیفر نے اپنی شادی کا اعلان کیا، مداحوں اور شوبز شخصیات کی جانب سے مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سب نے کمنٹ سیکشن میں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اداکارہ ریم سمیر شیخ نے مبارکباد دیتے ہوئے مزید شادی کی تصاویر دیکھنے کی خواہش ظاہر کی، جبکہ جنت زبیر، سونو سود، انیری، رشمی دیسائی، مونی رائے، وتسل سیٹھ سمیت کئی معروف شخصیات نے بھی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ شادی کے اعلان سے ایک روز قبل جینیفر ونگیٹ کے عروسی لباس آزمانے کی پس پردہ ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھیں، جس کے بعد ان کی شادی کی خبریں گردش کرنے لگی تھیں۔ جینیفر اور ولیم اسماعیل نے اپنے تعلقات کو ہمیشہ عوامی نظروں سے دور رکھا اور شادی کے بارے میں کبھی کھل کر بات نہیں کی۔ حالانکہ، جون 2026 میں پہلی بار سوشل میڈیا پر ان کی شادی کی منصوبہ بندی سے متعلق خبریں سامنے آنا شروع ہوئی تھیں۔ جینیفر ونگیٹ نے تقریباً 12 برس بعد اپنی زندگی کا نیا باب شروع کیا ہے۔ اس سے قبل ان کی شادی ٹیلی ویژن اداکار کرن سنگھ گروور سے 9 اپریل 2012 کو ہوئی تھی۔ دونوں کی ملاقات ڈرامہ 'دل مل گئے' کے سیٹ پر ہوئی تھی، جہاں سے ان کی دوستی محبت میں بدل گئی۔ لیکن یہ رشتہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا اور نومبر 2014 میں دونوں نے باہمی رضامندی سے طلاق لے لی۔

نیشنل فلم ایوارڈ:

یامی گوتم بہترین اداکارہ، مموٹی، کارتک آرین بہترین اداکار

حکومت ہند نے ۷۲ ویں قومی فلم ایوارڈز کا اعلان کردیا، جن میں ۲۰۲۴ء میں سینسر بورڈ سے منظور ہونے والی فلموں اور فنکاروں کو اعزازات سے نوازا گیا۔ یامی گوتم نے فلم ''آرٹیکل ۳۷۰'' کے لیے بہترین اداکارہ کا قومی ایوارڈ اپنے نام کیا جبکہ کارتک آرین (چندو چیمپئن) اور مموٹی (برمایوگم) مشترکہ طور پر بہترین اداکار قرار پائے۔ حکومت ہند کی وزارت اطلاعات ونشریات نے آج ۷۲ ویں قومی فلم ایوارڈز کا اعلان کردیا، جن میں ۲۰۲۴ء کے دوران سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (CBFC) سے منظور شدہ بہترین فلموں، اداکاروں، ہدایتکاروں اور تکنیکی ماہرین کو اعزازات سے نوازا گیا۔ اس سال کے ایوارڈز میں ہندی، ملیالم، تمل، تیلگو اور دیگر علاقائی زبانوں کی فلموں نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ اداکاری کے شعبے میں یامی گوتم نے فلم ''آرٹیکل ۳۷۰'' میں شاندار کارکردگی پر اپنے کریئر کا پہلا قومی فلم ایوارڈ جیت کر بہترین اداکارہ کا اعزاز حاصل کیا۔ بہترین اداکار کا ایوارڈ مشترکہ طور پر کارتک آرین کو فلم ''چندو چیمپئن'' اور ملیالم سپر اسٹار مموٹی کو فلم ''برمایوگم'' میں یادگار اداکاری پر دیا گیا۔ اس سال بہترین فیچر فلم کا اعزاز ''آرٹیکل ۳۷۰'' کو ملا، جس نے متعدد اہم زمروں میں کامیابی حاصل کرکے تقریب کی نمایاں فلم ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ علاقائی سینما نے بھی اپنی مضبوط موجودگی کا احساس دلایا، جہاں مختلف ہندوستانی زبانوں کی فلموں کو بہترین فلم، ہدایت کاری، موسیقی، اسکرین پلے اور دیگر تکنیکی شعبوں میں قومی اعزازات سے نوازا گیا۔ ایوارڈز میں ملیالم فلم ''فیمینچی فاطمہ'' کو بہترین ملیالم فلم قرار دیا گیا، جبکہ دیگر علاقائی زبانوں کی نمایاں فلموں کو بھی مختلف زمروں میں اعزازات ملے۔ جیوری نے اس سال کہانی، اداکاری، ہدایت کاری اور تکنیکی معیار میں تنوع اور جدت کو خصوصی اہمیت دی۔ قومی فلم ایوارڈز کو ہندوستانی سینما کا سب سے باوقار سرکاری اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال ان فلموں اور فنکاروں کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے فنی معیار، تخلیقی صلاحیت اور سماجی اثرات کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔ اس سال بھی تقریب میں فیچر فلموں، غیر فیچر فلموں اور فلمی صحافت وتصنیف سمیت متعدد زمروں میں فاتحین کا اعلان کیا گیا۔ اعلان کے بعد فلمی صنعت سے وابستہ شخصیات اور شائقین نے فاتحین کو مبارکباد دی، جبکہ سوشل میڈیا پر یامی گوتم، کارتک آرین اور مموٹی کے قومی اعزازات سب سے زیادہ زیر بحث رہے۔ ناقدین کے مطابق اس سال کے نتائج نے مرکزی دھارے کی فلموں کے ساتھ علاقائی سینما کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔

زرینہ وہاب چہرے کے تاثرات سے اثر قائم کرنا جانتی ہیں

زرینہ وہاب ہندوستانی سنیما کی ایک انتہائی باصلاحیت اور سدابہار اداکارہ ہیں، جنہوں نے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں میں اپنی سادگی، قدرتی اداکاری اور معصومیت سے ناظرین کے دلوں پر راج کیا

زرینہ وہاب ہندوستانی سنیما کی ایک انتہائی باصلاحیت اور سدا بہار اداکارہ ہیں، جنہوں نے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں میں اپنی سادگی، قدرتی اداکاری اور معصومیت سے ناظرین کے دلوں پر راج کیا۔ زرینہ وہاب ہندوستانی سنیما کی ایک انتہائی باصلاحیت اور سدابہار اداکارہ ہیں، جنہوں نے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں میں اپنی سادگی، قدرتی اداکاری اور معصومیت سے ناظرین کے دلوں پر راج کیا۔ وہ روایتی چمک دمک والی ہیروئنوں کے برعکس ایک عام ہندوستانی لڑکی کے روپ میں پردے پر نمودار ہوئیں اور متوازی سنیما کو ایک نئی پہچان دی۔ زرینہ وہاب کی پیدائش ۱۷ جولائی ۱۹۵۹ء کو وشاکھاپٹنم، آندھرا پردیش میں ایک مسلم خاندان میں ہوئی۔ وہ بچپن ہی سے فلموں کی دلدادہ تھیں اور اداکارہ بننے کا خواب دیکھتی تھیں۔ انہوں نے فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (ایف ٹی آئی آئی)، پونے سے اداکاری کی باقاعدہ تربیت حاصل کی۔ ان کی مادری زبان تیلگو ہے، لیکن انہوں نے ہندی، اردو، ملیالم اور تمل زبانوں پر بھی مکمل مہارت حاصل کی۔ زرینہ وہاب کے فلمی کیریئر کا آغاز ۱۹۷۴ء میں فلم عشق عشق عشق سے ہوا، جسے دیو آنند نے ڈائریکٹ کیا تھا۔ تاہم، انہیں اصل پہچان اور ملک گیر شہرت باسو چٹرجی کی فلم چت چور (۱۹۷۶ء) سے ملی۔ اس فلم میں ان کی سادگی اور امول پالیکر کے ساتھ ان کی جوڑی کو بے حد پسند کیا گیا۔ ممبئی جیسے بڑے شہر میں مڈل کلاس طبقے کے گھر کے خواب اور جدوجہد پر مبنی فلم گھروندا (۱۹۷۷ء) کیلئے انہیں فلم فیئر بہترین اداکارہ کے لیے نامزد کیا گیا۔ فلم انپڑھ (۱۹۷۸ء) میں ان کی سنجیدہ اداکاری کو ناقدین نے خوب سراہا۔ فلم ساون کو آنے دو (۱۹۷۹ء) راجشری پروڈکشنز کی ایک اور سپرہٹ میوزیکل فلم۔ ہندی فلموں کے علاوہ زرینہ وہاب نے ملیالم سنیما میں بھی زبردست کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے مدھرم چوبناپ اور چامترم جیسی فلموں میں کام کر کے خود کو مالابار کے خطے میں ایک صفِ اول کی اداکارہ کے طور پر قائم کیا۔ زرینہ وہاب کی ملاقات فلم کلنک کا ٹیکا کے سیٹ پر ابھرتے ہوئے اداکار آدتیہ پنچولی سے ہوئی۔ دونوں میں محبت ہوئی اور انہوں نے ۱۹۸۶ء میں شادی کر لی۔ آدتیہ پنچولی عمر میں ان سے چند سال چھوٹے ہیں، لیکن دونوں کا رشتہ وقت کے ساتھ مضبوط رہا۔ ان کے دو بچے ہیں، ایک بیٹی ثناء پنچولی اور ایک بیٹا سورج پنچولی، جو بالی ووڈ میں بطور اداکار کام کررہے ہیں۔ شادی کے بعد زرینہ نے کچھ وقت کے لیے فلموں سے دوری اختیار کر لی تھی، لیکن بعد میں انہوں نے فلموں اور ٹیلی ویژن میں شاندار واپسی کی۔ انہوں نے جدید دور کی کئی بڑی فلموں میں ماں کے مضبوط کردار نبھائے، جیسے مائی نیم از خان (شاہ رخ خان کی ماں کا کردار)، رکت چرتر، اگنی پتھ، اور دل دھڑکنے دو۔ انہوں نے چھوٹے پردے پر بھی اپنی اداکاری کا لوہا منوایا۔ مائکا، یہاں میں گھر گھر کھیلی، اور مدھوبالا جیسے مشہور ڈراموں میں ان کے کرداروں کو بہت پسند کیا گیا۔ زرینہ وہاب کو ان کے پورے کریئر میں ایک ایسی اداکارہ کے طور پر دیکھا گیا جو بغیر کسی بھاری میک اپ یا گلیمر کے، صرف اپنی آنکھوں اور چہرے کے تاثرات سے گہرے جذبات بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہیں فلم فیئر نامزدگیوں کے علاوہ مختلف لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈز سے بھی نوازا جاچکا ہے۔